e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 321 Sunday , August 23 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۲۱) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۳-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۹-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

وزیر اعلیٰ یوگی کے ممکنہ رائے بریلی دورے کے تعلق سے تیاریاں تیز

رائے بریلی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا 24 اگست کو رائے بریلی کا ایک روزہ ممکنہ دورہ ہونا ہے۔ انتظامی ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ کے ہیلی کاپٹر سے پولیس لائنز پہنچنے کا امکان ہے۔ تاہم حکومت کی جانب سے ابھی تک سرکاری پروٹوکول جاری نہیں کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ کا پہلا پروگرام صبح تقریباً 10 بجے رانا بینی مادھو اسمرتی آڈیٹوریم کے افتتاح اور جلسہ عام کا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس کے بعد فیروز گاندھی ڈگری کالج احاطے میں رانا بینی مادھو بخش سنگھ کے مجسمے پر گلہائے عقیدت کرکے اور مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کے افتتاح کا بھی پروگرام ہے۔ وزیر اعلیٰ کے ممکنہ دورے پر پولیس اور انتظامیہ نے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ ذرائع کے مطابق پولیس انسپکٹر جنرل، لکھنؤ رینج کرن ایس نے پولیس کے سینئر افسران کے ساتھ میٹنگ کرکے سکیورٹی انتظامات کا جائزہ لیا۔

'صنعت کی تعریف سے متعلق سپریم کورٹ کا فیصلہ تشویش ناک'

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس نے سپریم کورٹ کے 'صنعت' کی تعریف سے متعلق حالیہ فیصلے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ہفتہ کے روز کہا کہ ایسے وقت میں اس فیصلے سے مزدور تعلقات میں غیر یقینی پیدا ہوئی ہے۔ جے رام رمیش نے الزام عائد کیا کہ مودی حکومت کا 'انڈسٹریل ریلیشن کوڈ، 2020' پہلے ہی مزدوروں کے لیے ضروری حفاظتی دفعات کو کافی حد تک کمزور کرتا ہے۔ دراصل سپریم کورٹ نے گزشتہ 20 اگست کو 3:6 کی اکثریت سے کہا تھا کہ 1978 کے اپنے فیصلے میں دی گئی مزدور دوست اور وسیع 'صنعت' کی تعریف کو صنعتی تعلقات سے متعلق ضابطہ، 2020 کی تشریح کے لیے بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ جے رام رمیش نے سپریم کورٹ کے فیصلے سے متعلق 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں کہا کہ اگست 2026 میں اکثریت کا یہ فیصلہ تشویش ناک ہے، کیونکہ یہ ایسے وقت میں مزدور تعلقات میں غیر یقینی پیدا کرتا ہے۔

'پنجرہ توڑو اور اپنے لیے آواز اٹھاؤ'! طالبات سے راہل گاندھی کی اپیل

پونے میں چھاتروں کی گونج: 'منوسمرتی کہتی ہے خاتون کبھی آزاد نہ ہو، وہ ہمیشہ کسی مرد کے تابع رہے'، حزب اختلاف رہنماء کا تلخ تبصرہ

پونے۔ (ایجنسی) کانگریس کے سینئر لیڈر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز پونے میں 'طلبہ کی گونج' پروگرام میں خواتین کی آزادی اور پدر شاہی کے مسئلے پر ایک گھنٹہ 16 منٹ تک گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی شناخت ان کے والد، شوہر یا بیٹے سے نہیں بلکہ ان کی اپنی شناخت سے ہوتی ہے۔ منوسمرتی کا حوالہ دیتے ہوئے راہل گاندھی نے خواتین کو والد، شوہر اور بچوں کی ملکیت سمجھنے والی سوچ کو شرمناک قرار دیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ خواتین کے خلاف تین طرح سے تشدد ہوتا ہے۔ پہلا، پیدا ہوتے ہی قتل، دوسرا، جسمانی ظلم اور تیسرا، معاشی پابندیاں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو تعلیم، ملازمت، جائیداد اور اپنے فیصلے خود لینے کی مکمل آزادی ملنی چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ خواتین کا اپنے والد، شوہر اور بیٹے سے رشتہ ضرور ہوتا ہے، لیکن ان کی شناخت ان سے نہیں ہوتی۔ خواتین کسی پر منحصر نہیں ہیں اور انہیں اپنی آزاد شناخت کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے۔

راہل گاندھی نے کہا کہ خواتین کو کنٹرول کرنے کے چار طریقے ہیں، تشدد، توہین یا بے عزتی، وقت اور کنٹرول۔ ان کے مطابق خواتین کو دیر تک باہر رہنے، کام کرنے اور اپنی پسند کے مطابق زندگی گزارنے پر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

راہل گاندھی نے تعلیم اور روزگار میں امتیاز کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے سوال کیا کہ وہ سوچ کہاں سے آتی ہے جس میں لڑکے کو تعلیم دلانے اور لڑکی کو پڑھائی یا ملازمت سے روکنے کی ذہنیت پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لڑکیوں کی شادی اور گھریلو کام کی وجہ سے ان کی تعلیم چھوٹ جاتی ہے۔ انہوں نے طالبات سے اپیل کی کہ وہ خوفزدہ یا دب کر نہ رہیں، اپنی آواز بلند کریں، فخر کے ساتھ اپنی بات رکھیں اور اپنے لیے لڑیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ پدر شاہی کے خلاف مل کر لڑنا ہوگا۔ انہوں نے طالبات سے کہا کہ انہیں اس 'پنجرے' کو توڑنا ہوگا جس میں معاشرہ انہیں قید کرتا ہے۔ ان کے مطابق لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے، ملازمت کرنے، گھر سے باہر نکلنے اور اپنی پسند کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔ اس دوران راہل گاندھی نے پانچ طالبات سے بھی بات چیت کی اور ان کے خیالات سنے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو خوف اور پابندیوں کے بجائے اپنی آزاد شناخت اور اپنے حقوق کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔

راہل گاندھی نے اس تقریب کے دوران خواتین کی سلامتی سے متعلق بات کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو ماں، بیوی یا بیٹی کے کردار تک محدود کرکے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ خواتین بذات خود اپنی ایک الگ شناخت رکھتی ہیں، وہ کسی کے تابع نہیں ہو سکتیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے منوسمرتی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ''اس میں لکھا ہے کہ بچپن میں عورت کو اپنے والد کے تابع رہنا چاہیے، جوانی میں اپنے شوہر کے تابع، اور جب اس کا شوہر مر جائے تو اپنے بیٹوں کے تابع۔ عورت کو کبھی خود مختار نہیں ہونا چاہیے۔'' انہوں نے صاف لفظوں میں کہا کہ منوسمرتی کے مطابق عورت کو کبھی آزاد نہیں ہونا چاہیے، لیکن ملک کی سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ خواتین آزاد ہوں، اپنے لیے کھڑی ہوں اور خود پر اعتماد کریں۔

ریاست میں چینی کا وافر ذخیرہ، لوگ پریشان نہ ہوں: سی ایم یوگی

چینی کی کالا بازاری اور مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی

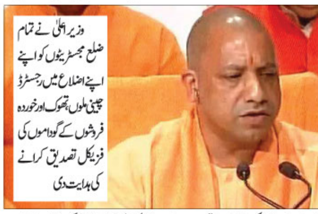

وزیر اعلیٰ نے تمام ضلع مجسٹریٹوں کو اپنے اپنے اضلاع میں رجسٹرڈ چینی ملوں، تھوک اور خوردہ فروشوں کے گوداموں کی فزیکل تصدیق کرانے کی ہدایت دی

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو ریاست میں چینی کی دستیابی کا جائزہ لیتے ہوئے عام لوگوں کو یقین دلایا کہ ریاست میں چینی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وافر مقدار میں چینی دستیاب ہے، اس لیے شہریوں کو کسی بھی طرح پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے افسران کو چینی کی کالا بازاری، ذخیرہ اندوزی اور مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ میٹنگ کے دوران وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ ریاست کی چینی ملوں میں کل 179.38 لاکھ کوئنٹل چینی کا ذخیرہ دستیاب ہے۔ اس میں کوآپریٹو چینی ملوں میں 23.60 لاکھ کوئنٹل، کارپوریشن کی چینی ملوں میں 5.28 لاکھ کوئنٹل اور نجی چینی ملوں میں 150.50 لاکھ کوئنٹل چینی شامل ہے۔ اس کے علاوہ جون اور جولائی میں چینی ملوں نے تقریباً 235 لاکھ کوئنٹل چینی فروخت کی ہے، جس میں زیادہ تر چینی اب بھی کھلی مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر چینی ملوں کا آپریشن 15 اکتوبر سے شروع کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بازار میں چینی کی دستیابی اور قیمت پر مسلسل نظر رکھی جائے، تاکہ کسی بھی سطح پر مصنوعی قلت یا غیر ضروری قیمت میں اضافہ نہ ہو۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے عام لوگوں سے اپیل کی کہ چینی کی قلت پر افواہیں پھیلانے والوں سے محتاط رہیں۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ کالا بازاری اور گمراہ کن اطلاعات پھیلانے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے حکومت ہند کی ہدایات پر سختی سے عمل کرانے کی بھی ہدایت دی۔ اس کے تحت کوئی ڈیلر 30 دن سے زیادہ کا چینی کا ذخیرہ نہیں رکھ سکے گا اور ایک وقت میں 400 ٹن سے زیادہ اسٹاک نہیں رکھ سکتا۔ وہیں، ہر ماہ 10 میٹرک ٹن چینی استعمال کرنے والے بڑے صارفین 15 دن سے زیادہ کا ذخیرہ نہیں رکھ سکیں گے۔ چینی ملیں بھی اپنے ماہانہ کوٹے کے تحت فروخت کی گئی چینی کو فروخت کی تاریخ سے سات دن سے زیادہ عرصے تک گودام میں نہیں روکیں گی۔ وزیر اعلیٰ نے تمام ضلع مجسٹریٹوں کو اپنے اپنے اضلاع میں رجسٹرڈ چینی ملوں، تھوک اور خوردہ فروشوں کے گوداموں کی فزیکل تصدیق کرانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ دستیاب اسٹاک کی اصل صورت حال کی رپورٹ حاصل کی جائے اور مقررہ حد سے زیادہ ذخیرہ یا ذخیرہ اندوزی پائے جانے پر سخت کارروائی کی جائے۔

اتر پردیش حکومت نے طلبہ کے احتجاج کے بعد 40 ہزار اسکولوں کے لیے 14 نکاتی چیک لسٹ جاری کی

لکھنؤ۔ (ایجنسی) بنیادی سہولیات اور تدریسی عملے کی مبینہ کمی کے خلاف طلبہ کے سلسلہ وار احتجاج کے بعد اتر پردیش کے محکمہ تعلیم نے ریاست بھر کے تقریباً 40 ہزار بیسک اور سیکنڈری اسکولوں کے لیے 14 نکاتی چیک لسٹ جاری کی ہے۔ محکمہ نے افسران کو طلبہ کی جانب سے اٹھائے گئے مسائل کی تصدیق کرنے اور انہیں حل کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ احتجاج کرنے والے اسکولی طلبہ سے بات چیت کے لیے نوجوان افسران کو تعینات کیا گیا ہے۔ چیک لسٹ میں پینے کا پانی، بیت الخلا، بجلی کی فراہمی، حفاظتی اقدامات اور 'پی ایم پوشن' منصوبہ کے تحت فراہم کیے جانے والے کھانے کے معیار کا معائنہ شامل ہے۔ لکھنؤ، اناؤ، ہمیر پور اور قنوج سمیت کئی اضلاع سے بنیادی سہولیات اور اساتذہ کی مبینہ کمی کے خلاف طلبہ کے احتجاج کی اطلاعات سامنے آئی تھیں۔ حکومت نے افسران کو سوشل میڈیا، ذرائع ابلاغ یا کسی بھی دوسرے پلیٹ فارم کے ذریعے موصول ہونے والی شکایات کی فوری تصدیق کرنے کی ہدایت دی ہے۔ شکایات کی صداقت اور حقائق کی صورت حال متعلقہ ضلع مجسٹریٹ کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے ذریعے شیئر کی جائے گی۔ یہ ہدایات ڈویژنل اور ضلعی سطح کے محکمہ تعلیم کے افسران کو سختی سے عمل درآمد کے لیے بھیجی گئی ہیں۔ افسران سے کہا گیا ہے کہ وہ اچانک معائنہ کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ اسکولوں میں ضروری سہولیات موجود ہیں۔ معمولی مرمت اور دیکھ بھال کے لیے کمپوزٹ گرانٹس کا استعمال کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ محکمہ نے اسکولوں کو یونیفارم کی دستیابی، اساتذہ کی باقاعدہ حاضری اور تدریس و تعلیم کی سرگرمیوں کو بلا تعطل جاری رکھنے کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت دی ہے۔ صفائی برقرار رکھنے اور مانسون کے دوران پانی جمع ہونے سے روکنے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ محکمہ ترقیات کی ٹیمیں اسکولوں کے احاطے کا معائنہ کریں گی اور خامیوں کو مقامی سطح پر دور کیا جائے گا۔ افسران کو اسکولوں تک جانے والی سڑکوں پر موجود حفاظتی خطرات کی نشاندہی کرنے اور انہیں دور کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ محکمہ نے اسکولوں میں تعمیراتی کام کی باقاعدگی سے نگرانی کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ معیار کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ اسکول مینجمنٹ کمیٹیوں (ایس ایم سی) سے کہا گیا ہے کہ وہ روزمرہ کے معیار کو برقرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کرتی رہیں۔ 'کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیوں' کے لیے الگ چیک لسٹ جاری کی گئی ہے۔ اس میں محفوظ ماحول، خواتین سکیورٹی گارڈز، حفظان صحت کے مطابق بیت الخلا، طبی سہولیات اور خواتین ڈاکٹروں کے دورے شامل ہیں۔

نئی ٹیم کے ساتھ پی ایم مودی کی ملاقات، بی جے پی کا نوجوانوں پر فوکس

آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے پیش نظر نئی ٹیم کے ساتھ مستقبل کی حکمت عملی پر غور، حکومت بھی جن-زی سے رابطے کے لیے رہنماؤں کو یونیورسٹی بھیجے گی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی ہفتہ کے روز دہلی میں واقع بی جے پی ہیڈ کوارٹر پہنچے۔ یہاں وزیر اعظم مودی نے پارٹی کے نئے قومی عہدیداروں سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ تصویر بھی کھنچوائی۔ اس موقع پر بی جے پی کی نئی ٹیم کے ارکان وزیر اعظم کے ساتھ نظر آئے۔ پارٹی ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی اس ملاقات کو تنظیمی نقطہ نظر سے اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ ملاقات اس میٹنگ کے بعد ہوئی جس میں بی جے پی نے 'وندے ماترم' کے احترام اور تاریخی ورثے سے متعلق ایک قرارداد منظور کی تھی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ تنظیم کی میٹنگیں نئے خیالات اور نقطہ نظر سامنے لانے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ ان کا مقصد پارٹی کو مضبوط بنانا اور عوام کے ساتھ اس کے رابطے کو مزید گہرا کرنا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر میٹنگ کی تصاویر شیئر کیں۔ انہوں نے لکھا کہ تنظیمی میٹنگیں پارٹی کو مضبوط بنانے اور لوگوں سے رابطہ بڑھانے کے لیے نئے خیالات اور نقطہ نظر پر تبادلہ خیال کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے پارٹی کے ساتھیوں اور نئی تنظیمی ٹیم کے ساتھ ہونے والی بات چیت کو بھی شاندار قرار دیا۔

بی جے پی اپنی آئندہ تنظیمی سرگرمیوں اور عوامی رابطہ مہمات کی تیاری کر رہی ہے۔ ان میں نوجوانوں سے رابطہ بڑھانے پر خصوصی زور دیا جا رہا ہے۔ ہفتہ کو اس سے قبل نتن نوین نے نئے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی اور 'یوا سمواد' کو مسلسل آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔

پارٹی 14 سال اور اس سے زیادہ عمر کے لوگوں تک رسائی کے لیے پروگرام تیار کر رہی ہے۔ اس کے لیے مختلف ریاستوں کے سینئر رہنماؤں کو شامل کرتے ہوئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی جا رہی ہیں۔ ان ٹیموں کی تشکیل اور ان کے کام میں بھارتیہ جنتا یوا مورچہ (بی جے وائی ایم) کا بھی کردار ہوگا۔ امکان ہے کہ مہم میں پارٹی کے سابق قومی عہدیداروں کو بھی ذمہ داریاں سونپی جائیں گی۔ بی جے پی کی تنظیمی تیاریوں میں آئندہ اسمبلی انتخابات بھی اہم موضوع ہیں۔ پارٹی زمینی سطح پر اپنے نیٹ ورک کو مضبوط بنانے اور انتخابی تیاریوں کو بہتر بنانے پر توجہ دے رہی ہے۔

معاہدے ناکام، امریکہ نے کناڈا پر 50 فیصد ٹیرف عائد کیا

واشنگٹن (ایجنسی) امریکہ اور کناڈا کے درمیان تجارتی معاہدے پر اتفاق نہیں ہو سکا ہے۔ دونوں ممالک کسی حتمی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے، جس کے باعث آج سے امریکہ نے 20 ارب ڈالر سے زائد مالیت کی کناڈا کی اشیاء پر 50 فیصد ٹیرف عائد کر دیا ہے۔ امریکہ کی جانب سے ٹیرف عائد کیے جانے کے جواب میں کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے بھی امریکہ پر اتنا ہی ٹیرف عائد کرنے کا عہد کیا ہے۔ وزیر اعظم کارنی نے کہا کہ حالیہ ہفتوں میں ہم نے امریکہ کے ساتھ کناڈا کے لیے دنیا کا بہترین معاہدہ کرنے کی سمت میں تیزی سے پیش رفت کی تھی، لیکن یہ کناڈا کے عوام کی توقعات کے مطابق اہداف پورے نہیں کر سکا۔ کارنی نے مزید کہا کہ کناڈا بھی امریکہ کے نئے ٹیرف کا ڈالر کے بدلے ڈالر کے حساب سے جواب دے گا۔

بی جے پی کا مطلب 'بھاگ جاؤ پاکستان': اکھلیش یادو

'ایک رنگی کیا جانیں پی ڈی اے کے بہو رنگ'، ایس پی سربراہ کا سی ایم یوگی کو جواب، چندہ چوری معاملے میں بی جے پی کو گھیرا

سماجوادی پارٹی کبھی اتحاد نہیں توڑے گی: یادو

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی (سپا) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے ہفتہ کے روز کہا کہ ان کی پارٹی کبھی اتحاد نہیں توڑے گی اور اس کی اصل لڑائی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے خلاف ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ برسر اقتدار جماعت ایسی پالیسیاں اختیار کر رہی ہے جن سے بڑے کاروباری گروپوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ سماجوادی پارٹی 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس کی قیادت والے اتحاد انڈین نیشنل ڈیولپمنٹل انکلوسیو الائنس (انڈیا) کا حصہ تھی۔ سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے رہنما مسلسل یہ کہتے رہے ہیں کہ دونوں جماعتیں 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات مل کر لڑیں گی۔ اکھلیش یادو نے سماجوادی پارٹی کے دفتر میں صحافیوں سے کہا، ''سماجوادی پارٹی کبھی اتحاد نہیں توڑتی۔ جب سماجوادی پارٹی کسی کے ساتھ آگے بڑھتی ہے تو اس کے ساتھ کھڑی رہتی ہے اور سماجوادیوں نے ہمیشہ اپنے وعدے پورے کیے ہیں۔

لکھنؤ۔ اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے درمیان پی ڈی اے کو لے کر سیاسی بیان بازی تیز ہو گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے پی ڈی اے میں 'پی' کا مطلب پاکستان بتائے جانے والے بیان پر سماج وادی پارٹی کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی پی ڈی اے سے گھبرائی ہوئی ہے، اسی لیے اس کی تعریف بدل رہی ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ 'ایک رنگی کیا جانیں پی ڈی اے کے بہو رنگ''۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی اے کا مطلب محبت، رحم اور اپنائیت ہے۔ انہوں نے بی جے پی پر اقتدار کے غلط استعمال، بدعنوانی اور سرکاری بجٹ کی مبینہ لوٹ کو ترجیح دینے کا الزام عائد کیا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے حال ہی میں ایس پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا تھا کہ ایس پی گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی ہے اور پی ڈی اے میں 'پی' کا مطلب ایک دن پاکستان کر دے گی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ایس پی کا 'پی' پہلے پسماندہ تھا اور بعد میں پنڈت ہو گیا۔ اکھلیش نے کہا، ''پی کا مطلب پاکستان، بی جے پی کا مطلب بھاگ جاؤ پاکستان۔'' انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی پی ڈی اے سے گھبرائی ہوئی ہے اور اسی وجہ سے اس کی تعریف بدلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جتنی تکلیف بڑھے گی، اتنا ہی پی ڈی اے مضبوط ہوگا۔

سماج وادی پارٹی کے صدر نے بی جے پی حکومت پر اپوزیشن اور پی ڈی اے سماج کو ہراساں کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ریاست میں فرضی انکاؤنٹر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ایودھیا میں رام مندر میں چڑھاوے کی مبینہ چوری کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ حکومت نے معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لیا اور اس میں شامل بڑے لوگوں کو بچانے کا کام کیا گیا۔ اکھلیش نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی کی مبینہ سازش کو ناکام کرنے کی طاقت صرف سماج وادی پارٹی کے پاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی کی حکومت بننے پر پرائمری اسکولوں کی حالت بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ مہنگائی کے مسئلے پر انہوں نے کہا کہ آج ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے۔ پٹرول میں ایتھنول ملانے اور چینی کی قیمتوں کو لے کر انہوں نے حکومت پر منافع خوری کا الزام عائد کیا۔

اکھلیش نے حکومت سے سوال کیا کہ اگر تقریباً 15 کروڑ لوگوں کو غریب مانا جا رہا ہے اور انہیں آیوشمان کارڈ ملا ہے تو ان کی فی کس آمدنی کتنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی اور اس کی اتحادی جماعتیں ریاست کی تمام 403 اسمبلی نشستوں پر تیاری کر رہی ہیں اور اس بار دوہری تیاری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ''ایس پی کسی کو چھوڑ کر نہیں جاتی، ایس پی کو لوگ چھوڑ کر جاتے ہیں۔' آج سچ بولنا مشکل ہو گیا ہے۔'' پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ کے الگ ہونے کی خبروں پر اکھلیش یادو نے کہا کہ خاندان پرستی بعض اوقات پارٹی کے لیے فائدہ مند بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ میں ایک ہی خاندان کے کئی افراد کی موجودگی کی مثال دیتے ہوئے کہا، ''کیا آپ نے کبھی سوچا کہ پوری پارٹی کیوں نہیں ٹوٹی؟ کیونکہ ایک ہی خاندان کے پانچ ارکان پارلیمنٹ تھے۔ ہمارے پاس کئی مسلم ارکان پارلیمنٹ اور کچھ پکے سماجوادی بھی تھے، اس لیے تعداد نہیں بڑھ سکی۔'' سپا سربراہ نے کہا، ''کبھی کبھی خاندان پرستی کے بھی اپنے فائدے ہوتے ہیں۔

این ٹی اے کو پھر طلبا کی ناراضگی کا سامنا

جے پور (ایجنسی) جے پور کے شری ستیہ سائی کالج میں آل انڈیا آیوش پی جی انٹرنس امتحان کے دوران بجلی کٹنے سے زبردست ہنگامہ مچ گیا۔ این ٹی اے کی جانب سے منعقد کیے گئے آن لائن امتحان کے دوران بجلی کٹنے کے سبب کچھ امیدوار پرچہ درمیان میں چھوڑ کر باہر آ گئے اور این ٹی اے کے خلاف اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ بعد میں این ٹی اے کی جانب سے ان طلبا کے لیے دوبارہ امتحان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جن کا امتحان چھوٹ گیا ہے۔

بتایا جا رہا ہے کہ پہلی شفٹ کا امتحان صبح 10 بجے سے 12 بجے تک ہونا تھا، لیکن 10.15 بجے ہی بجلی گل ہو گئی۔ بجلی نہ آنے کی وجہ سے امتحان متاثر ہوا۔ پہلی شفٹ میں بجلی کٹنے کے باوجود انتظامات درست نہیں ہو سکے، جس کا اثر دوسری شفٹ کے امتحان پر بھی پڑا۔ دوسری شفٹ میں بھی بڑی لاپروائی دیکھنے کو ملی۔ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے آن لائن امتحان وقت پر شروع نہیں ہو سکا۔ امیدواروں کی انٹری دوپہر 1 بجے سے 2.30 بجے تک ہونی تھی، لیکن تقریباً 3 بجے تک بھی امیدوار باہر بیٹھے رہے۔ حیرت کی بات یہ رہی کہ بجلی کٹنے پر کالج کے جنریٹر کو چلانے کی کوشش کی گئی، لیکن اس میں ڈیزل نہیں تھا۔ اس کے بعد دوسرا جنریٹر منگوایا گیا، لیکن وہ بھی تکنیکی وجوہات کی بنا پر شروع نہیں ہو سکا۔ پھر تیسرا جنریٹر منگوایا گیا، لیکن اس سے بھی کافی دیر تک بجلی کی سپلائی شروع نہیں ہو سکی۔ ان ہنگاموں کے درمیان این ٹی اے نے شری ستیہ سائی پی جی کالج میں بجلی گل ہونے سے متاثر ہونے والے امیدواروں کا دوبارہ امتحان کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

ملک کے صحت خدمات کے نظام کو علاج سے بچاؤ کی طرف تیزی سے بڑھنا چاہیے: راج ناتھ

نوئیڈا (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہفتہ کو کہا کہ ملک کے صحت خدمات کے نظام کو علاج سے بچاؤ کی طرف تیزی سے بڑھنا چاہیے اور صحت کی جانچ اور بیماری کی شناخت غیر متعدی بیماریوں کے بڑھتے بوجھ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مسٹر سنگھ نے اتر پردیش کے گوتم بدھ نگر ضلع کے نوئیڈا میں مہاجن امیجنگ اینڈ لیبز کے انٹیگریٹیڈ ڈائگناسٹک سینٹر کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ بیماریوں کا ابتدائی مرحلے میں علاج کر لینے سے نہ صرف مریضوں اور خاندانوں پر بوجھ کم پڑتا ہے بلکہ صحت خدمات کے نظام اور معیشت پر دباؤ بھی کم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آیوشمان بھارت جیسی پہل کے ذریعے ملک نے صحت خدمات تک رسائی بڑھانے میں کافی ترقی کی ہے۔ اس پروگرام سے پانچ کروڑ سے زیادہ لوگ جڑے ہیں اور اتر پردیش میں ہی 80 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو صحت خدمات سے متعلق مدد ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی صحت خدمات کے سفر کا اگلا مرحلہ اب لوگوں کو صحت مند رکھنے اور صحت کے لیے سنگین طبی صورت حال پیدا ہونے سے پہلے اس کی شناخت کرنے پر ہونا چاہیے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ملک کے پاس آج ایک بہتر موقع ہے، جس میں باصلاحیت ڈاکٹر اور سائنس دان، مضبوط تکنیکی صلاحیتیں اور صحت خدمات کا ایسا شعبہ ہے، جو تیزی سے اختراع کو اپنا رہا ہے۔

'وندے ماترم کے نام پر سیاسی تقسیم ملک کے مفاد میں نہیں'

وندے ماترم تنازعہ پر کھڑگے کا بی جے پی سے سوال، کیا گاندھی، نہرو، پٹیل اور بوس بھی ملک دشمن تھے؟

گلبرگہ: آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے وندے ماترم کی صرف دو بند گانے کے کانگریس کے فیصلے پر مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے حملے کا سخت جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ کانگریس اسی ورژن پر عمل کر رہی ہے جسے آزادی کی جدوجہد کے دوران ملک کے اہم قومی رہنماؤں نے منظور کیا تھا۔ کھڑگے نے سوال اٹھایا کہ اگر وندے ماترم کے مختصر ورژن کو اپنانا ملک دشمنی ہے تو پھر وہ قومی رہنما بھی کیا ملک دشمن تھے جنہوں نے اس سلسلے میں فیصلہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو، مہاتما گاندھی، سبھاش چندر بوس اور سردار ولبھ بھائی پٹیل سمیت کئی اہم رہنماؤں نے 1937 میں وندے ماترم کو چھ کے بجائے دو بندوں تک محدود رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کھڑگے نے سوال کیا کہ اگر یہ مسئلہ اتنا اہم تھا تو گزشتہ تقریباً 90 برسوں میں اس پر اعتراض کیوں نہیں اٹھایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی جب گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے تب انہوں نے مکمل وندے ماترم کیوں نہیں گایا، اور وزیر اعظم بننے کے بعد بھی اس معاملے پر اتنے برسوں تک کوئی فیصلہ کیوں نہیں کیا گیا۔ کھڑگے نے واضح کیا کہ کانگریس وندے ماترم گانے کی مخالف نہیں ہے۔ ان کے مطابق کانگریس اور اس کا سیوا دل طویل عرصے سے وندے ماترم گاتے رہے ہیں، تاہم پارٹی وہی طریقہ اختیار کر رہی ہے جو قومی رہنماؤں کے فیصلے کے مطابق رائج رہا ہے۔ انہوں نے وندے ماترم اور قومی ترانے جن گن من کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جن گن من بھی اصل میں پانچ بندوں پر مشتمل تھا، لیکن آج اس کا صرف ایک بند گایا جاتا ہے۔ ان کے مطابق وندے ماترم کے دو بند اور جن گن من کا ایک بند تقریباً یکساں وقت میں مکمل ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر کانگریس قومی رہنماؤں کے طے کردہ طریقے پر عمل کر رہی ہے تو اسے ملک دشمن کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے وندے ماترم کے معاملے کو ملک میں مبینہ تقسیم اور سیاسی پولرائزیشن کی سیاست سے جوڑتے ہوئے کہا کہ ایسے مسائل ملک کے لیے فائدہ مند نہیں۔ ان کے مطابق ملک، آئین اور جمہوریت کا تحفظ ہر سیاسی جماعت اور شہری کی ذمہ داری ہے۔

ایران کا فوجی نظریہ دفاع سے جارحانہ پالیسی کی طرف منتقل

تہران: امریکی فوجیوں کو ہلاک یا گرفتار کرنے پر انعام کا اعلان ★ ایران نے فوجی صلاحیت کو خفیہ رکھنے کے لیے ہتھیاروں کی سرعام نمائش روک دی: وزارت دفاع ★ ہمیں ہمسایہ ممالک سے سیکیورٹی اور اقتصادی تعاون کے پیغامات موصول ہوئے ہیں: قالیباف

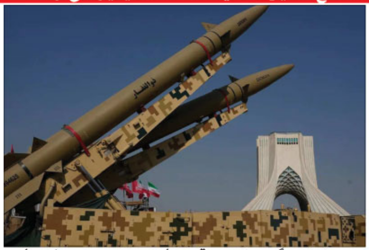

تہران، 22 اگست (یواین آئی) ایک فوجی ترجمان نے ہفتے کو کہا ہے کہ ایرانی فوج نے اپنے فوجی نظریے کو دفاع سے جارحانہ موقف کی طرف منتقل کر دیا ہے۔ اس نے اس کا حوالہ ملک کی حالیہ جنگوں سے حاصل شدہ اسباق بتایا ہے۔ بریگیڈیئر جنرل محمد اکرمینیا نے ریاستی خبر رساں ایجنسی ارنا کو بتایا کہ یہ تبدیلی بتدریج انہی دو جنگوں کے دوران ہوئی، جنہیں انہوں نے 12 روزہ اور 40 روزہ جنگیں قرار دیا۔ اکرمینیا نے کہا کہ ”ہمارے ملک کا فوجی نظریہ ماضی میں دفاعی تھا، لیکن بتدریج ان دونوں جنگوں کے دوران ہم نے دیکھا کہ فوجی نظریہ دفاعی موقف سے حملہ آور موقف کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔“ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی حملوں کے جواب میں تیز تر اور وسیع تر ردِعمل اور پیشگی کارروائیوں میں ظاہر ہوئی۔ اکرمینیا نے کہا کہ فوج نے ایک منصوبہ بھی تیار کیا ہے جو ایرانی سرزمین پر زمینی دراندازی کی صورت میں امریکی فوجیوں کو ہلاک یا گرفتار کرنے پر انعامات پیش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے کے تحت، مسلح افواج کے ارکان یا وہ شہری جو قانونی طور پر شکار کے اسلحے کے حامل ہوں، ایران میں داخل ہونے والے امریکی فوجیوں کو ہلاک یا گرفتار کرنے پر 5 بلین تومان، تقریباً $ 26,000، حاصل کریں گے۔ اکرمینیا نے مزید کہا کہ اگر یہ کارروائی کوئی عورت کرتی ہے تو انعام دوگنا کر کے 10 بلین تومان، تقریباً $ 53,000، کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ فوج اس کے علاوہ استعمال ہونے والے ہتھیار کو اس کی قیمت کے دوگنے پر خریدے گی، اسے مالک کے نام سے ایک فوجی میوزیم میں محفوظ کرے گی اور ہیرو کو ایک اسی قسم کے متبادل ہتھیار فراہم کرے گی۔ اکرمینیا نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ خطے میں امریکی اثر و رسوخ تیزی سے کم ہو گیا ہے، اور اس کی مثال کے طور پر انہوں نے سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کی جانب سے واشنگٹن سے آزاد طور پر قائم کردہ ایک دفاعی و سکیورٹی میکانزم کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں اس کے مؤثر ہونے سے قطع نظر، یہ میکانزم علاقے میں امریکی موقف میں آنے والے زوال کی نشاندہی کرتا ہے۔ اکرمینیا نے اسے پہلے علاقائی دفاعی و سکیورٹی میکانزم کے طور پر بیان کیا جو امریکی شرکت کے بغیر قائم کیا گیا ہے۔

☆ ایران نے اپنی نئی فوجی صلاحیتوں کو خفیہ رکھنے اور دشمن کے خلاف حیرت کا عنصر برقرار رکھنے کے لیے فوجی ساز و سامان کی سرعام نمائش اور رونمائی سے گریز شروع کر دیا ہے۔ ایرانی وزارت دفاع کے ترجمان رضا طلائی نیک نے کہا کہ گزشتہ اور رواں سال دفاعی صنعت کے دن کے موقع پر فوجی نمائش منعقد نہ کرنے اور ہتھیاروں کی رونمائی میں بڑی حد تک کمی کرنے کی ایک اہم وجہ دشمن کو حیران کرنا اور دفاعی معلومات و رازوں کا تحفظ ہے۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق انہوں نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا "، دشمن کو حیران کرنا اور دفاعی معلومات اور رازوں کا تحفظ "اس پالیسی کی بنیادی وجوہات میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایرانی فوجی کمانڈروں کو بیلسٹک اور کروز میزائلوں، ڈرونز، فضائی دفاعی نظام اور دیگر ہتھیاروں میں ہونے والی پیش رفت کے بارے میں مسلسل بریفنگ دی جا رہی ہے، تاہم وزارت دفاع نے ان صلاحیتوں سے متعلق عوامی سطح پر جاری کی جانے والی معلومات میں نمایاں کمی کر دی ہے۔ طلائی نیک نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران ایران میں ہتھیاروں اور فوجی ساز و سامان کی مجموعی پیداوار دوگنی ہو گئی ہے، جبکہ جنگ کے دوران درکار بعض اسٹریٹجک ہتھیاروں کی پیداوار میں تین گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تہران آئندہ

مجموعی ہتھیاروں کی پیداوار کو تین گنا کرنے کا ہدف رکھتا ہے، جبکہ بعض اقسام کے ہتھیاروں کی پیداوار میں چار سے پانچ گنا تک اضافہ کیا جائے گا۔ ترجمان کے مطابق ایران جنگ کے میدان میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں اور گولہ بارود کو تقریباً اسی رفتار سے دوبارہ تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس رفتار سے وہ استعمال ہو رہے ہیں۔ ان کے بقول اس حکمت عملی میں موجودہ ذخائر کے ساتھ ساتھ مسلسل پیداوار جاری رکھنا شامل ہے۔ طلائی نیک نے ایرانی دفاعی صنعت کو مسلح افواج، جامعات، تحقیقی اداروں اور ہزاروں نجی علم پر مبنی کمپنیوں پر مشتمل ایک وسیع اور منتشر نیٹ ورک قرار دیا۔ ان کے مطابق ملک کے دفاعی شعبے میں استعمال ہونے والے تقریباً دو تہائی پرزے، نظام اور خام مال اسی وسیع نیٹ ورک کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران دفاعی شعبے کے ساتھ تعاون کرنے والی نجی کمپنیوں کی تعداد تقریباً 8,000 سے بڑھ کر 9,300 سے زیادہ ہو گئی ہے، جبکہ تعاون کے حجم میں تقریباً 70 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ایرانی وزارت دفاع کے ترجمان نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بعض ایرانی ساختہ ہتھیاروں کی قیمت اسی نوعیت کے غیر ملکی نظاموں کے مقابلے میں دسواں سے بیسواں حصہ تک ہے، تاہم انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ کن ہتھیاروں یا غیر ملکی نظاموں کا تقابل کیا گیا ہے۔

☆ قالیباف نے سوشل میڈیا پر اپنی پوسٹ میں کہا ہے کہ خطے میں نئی سکیورٹی صورتحال کے قیام اور اقتصادی تعاون کے حوالے سے ہمیں پڑوسی ممالک کی جانب سے بہت سے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔“ ایرانی پارلیمانی اسپیکر نے اپنے پیغام میں مزید لکھا: امریکہ نے اسرائیل کے مفاد میں جو ظلم کیا اور اپنے حلیفوں کے مفادات کو مکمل طور پر نظر انداز کیا، اس کے نتیجے میں اس نے اپنے تمام حلیفوں کی سکیورٹی اتنے بڑے خطرے میں ڈال دی کہ حلیفوں نے مختصر عرصے کے لیے اپنے تمام اثاثے خطرے میں محسوس کیے۔“ قالیباف نے یہ بھی کہا کہ ”حقیقی معنوں میں امن اور سلامتی ایک علاقائی اور خود مختار نظام کے ذریعے ہی حاصل کی جائے گی۔“ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بیان میں اعلان کیا تھا کہ اس نے ایران کے خلاف کسی بھی ملک پر اب تک نافذ کی گئی سب سے سخت اقتصادی کارروائی " شروع کر دی ہے اور اسے اقتصادی ڈی ڈے " اور بے مثال سطح پر اقتصادی جنگ اور تنہائی " قرار دیا تھا۔ صدر ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ جو بھی ممالک ایران کو کسی بھی شکل میں مدد فراہم کریں گے، انہیں بھی سخت اقتصادی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ایران نے عراقی تیل بردار ٹینکروں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دے دی

بغداد کی بار بار اپیل پر فیصلہ، ہرمز میں بحری آمد و رفت جنگ سے قبل کی سطح سے 80 فیصد کم

تہران، 22 اگست (یواین آئی) ایران نے بغداد کی جانب سے بار بار درخواست کیے جانے کے بعد متعدد عراقی تیل بردار ٹینکروں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ایرانی سرکاری میڈیا نے ہفتے کو یہ اطلاع دی۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی ارنا کے مطابق یہ اجازت عراقی حکومت کی اپیلوں کے بعد دی گئی اور یہ ان اہم مطالبات میں شامل تھا جو ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف کے حالیہ دورہ عراق کے دوران اٹھائے گئے تھے۔ آبنائے ہرمز سے بحری آمد و رفت اب بھی جنگ سے قبل کی سطح کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے، جس کے باعث یہ اہم آبی گزرگاہ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری تنازع میں اہم دباؤ کے ذریعے کے طور پر سامنے آئی ہے۔ برطانیہ کے میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (یو کے ایم ٹی او) کے اعداد و شمار کے تجزیے کے مطابق گزشتہ ہفتے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے بحری جہازوں کی تعداد میں 27 فیصد اضافہ ہوا۔ اس دوران 103 جہاز آبنائے میں داخل ہوئے جبکہ 89 جہاز باہر نکلے۔ تاہم اس کے باوجود بحری آمد و رفت جنگ سے قبل سات روزہ اوسط کا صرف تقریباً 20 فیصد رہی۔ اس عرصے میں زیادہ تر جہاز پاناما اور لائبیریا کے پرچم تلے سفر کر رہے تھے، جبکہ کسی امریکی پرچم والے جہاز کی آمد و رفت ریکارڈ نہیں کی گئی۔ آمد و رفت میں سب سے بڑا حصہ پروڈکٹ ٹینکروں کا تھا، جو عموماً ریفائنڈ پٹرولیم مصنوعات کی نقل و حمل کرتے ہیں۔ امریکی وزیر توانائی کرس رائٹ نے اس سے قبل کہا تھا کہ امریکی بحریہ کی مدد سے آبنائے ہرمز کے راستے 15 ملین بیرل سے زیادہ تیل اور پٹرولیم مصنوعات منتقل کی جا چکی ہیں، جبکہ مزید 5 ملین بیرل تیل پائپ لائنوں کے ذریعے منتقل ہوا۔ رائٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا، ”اس میں کوئی شک نہیں، امریکی بحریہ کی بدولت آبنائے ہرمز سے تیل کی ترسیل جاری ہے۔“ آبنائے ہرمز عالمی توانائی کی ترسیل کے لیے انتہائی اہم راستہ ہے، اور اس کے ذریعے بحری آمد و رفت میں رکاوٹ کے عالمی تیل کی منڈیوں اور توانائی کی فراہمی پر نمایاں اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ دریں اثنا، ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اپنے عمانی ہم منصب سید بدر البوسعیدی سے ٹیلی فون پر بات چیت کی۔ جمعہ کی شب ہونے والی گفتگو میں دونوں وزرائے خارجہ نے خطے کی تازہ صورتحال، مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لیے موزوں حالات اور آبنائے ہرمز میں بحری آمد و رفت سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں رہنماؤں نے خطے میں جاری کشیدگی کے تناظر میں مذاکرات کی بحالی اور آبنائے ہرمز میں بحری نقل و حرکت سے متعلق صورتحال کا بھی جائزہ لیا۔

یوکرین پر روس کے تازہ حملوں میں دو افراد ہلاک

کیف، 22 اگست (یواین آئی) یوکرین پر روس کے تازہ حملوں میں ہفتے کے روز کم از کم دو افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ جمعہ کو کریوی ریہ میں ایک شاپنگ سینٹر پر ہونے والے مہلک حملے کے بعد بچاؤ اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ کیف شہر کی ملٹری اتھارٹی کے مطابق، دارالحکومت کے ڈارنیٹسکی ضلع میں ایک عمارت میں آگ لگنے سے ایک شخص ہلاک ہو گیا، جس کے فوراً بعد شہر میں فضائی حملے کا الرٹ جاری کیا گیا۔ سرکاری ریلوے کمپنی یوکرین ریلوے کے سربراہ اولیکسینڈر پرتسوفسکی نے کہا کہ روسی افواج نے بیلسٹک میزائلوں سے ریلوے کی تنصیب کو نشانہ بنایا۔

افغان نژاد عائشہ وہاب امریکی کانگریس کی پہلی افغان نژاد رکن بن گئیں

مشکلات بھرے بچپن سے سیاسی کامیابی تک، عائشہ نے کیلیفورنیا کے ضمنی انتخاب میں 1.53 فیصد ووٹ حاصل کیے

واشنگٹن۔ (ایجنسی) 'پروگریسیو ڈیموکریٹ' عائشہ وہاب نے 21 اگست کو بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ 39 سالہ عائشہ نے کیلیفورنیا کے ایک خصوصی ضمنی انتخاب میں جیت حاصل کی ہے۔ وہ امریکی کانگریس کی پہلی افغانستان نژاد امریکی ممبر بن گئی ہیں۔ انہوں نے اپنی ہی پارٹی کی میلیسا ہرنینڈز کو 1.53 فیصد ووٹوں سے شکست دی ہے۔ یہ سیٹ سابق کانگریسی ایرک سویل کی تھی۔ انہوں نے جنسی بدسلوکی کے الزام کی وجہ سے اپریل میں استعفیٰ دے دیا تھا۔ عائشہ جنوری تک اس عہدے پر فائز رہیں گی۔ عائشہ کو یہاں تک پہنچنے کے لیے بہت محنت کرنی پڑی۔ آیئے جانتے ہیں ان کا اب تک کا سفر کیسا رہا۔ عائشہ کا بچپن بہت ہی مشکلات میں گزرا ہے۔ ان کی پیدائش کوئنز میں ہوئی تھی۔ عائشہ وہاب بچپن ہی میں یتیم ہو گئی تھیں۔ ان کے والد کو قتل کر دیا گیا اور کچھ ہی عرصے بعد ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد کیلیفورنیا میں 'بے ایریا' کے ایک جوڑے نے انہیں گود لے لیا۔ انہوں نے پولیٹیکل سائنس میں ڈگری حاصل کی۔ پھر ایم بی اے اور سوشل ورک میں ڈاکٹریٹ کی تعلیم مکمل کی۔ 2011 میں انہیں ایک بار پھر مشکل دور سے گزرنا پڑا۔ ان کے خاندان کا گھر ضبط ہو گیا۔ مالی مشکلات بڑھ گئیں۔ ان کے والدین کا کاروبار بند ہو گیا۔ جنہوں نے گود لیا تھا، ان کی طبیعت خراب ہونے لگی اور عائشہ کی ملازمت بھی چلی گئی۔ اپنے علاقے میں رہنے سے قاصر ہونے کے بعد عائشہ اور ان کا خاندان ہیورڈ منتقل ہو گیا۔ یہاں انہوں نے کونسل کے اجلاسوں میں شرکت کرنا اور سستے مکانات کی فراہمی کے لیے آواز اٹھانا شروع کیا۔ عائشہ نے 2018 میں ہیورڈ سٹی کونسل کی نشست جیتی۔ انہوں نے سٹی کونسل میں کام کیا۔ سال 2022 میں وہ کیلیفورنیا کی اسٹیٹ لیجسلیچر کے لیے منتخب ہوئیں۔ ایسا کرنے والی وہ پہلی افغانستان نژاد امریکی اور پہلی مسلم خاتون بنیں۔ ان کی اس بڑی کامیابی کے پیچھے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے کھلے طور پر بائیں بازو کے ایجنڈے پر انتخابی مہم چلائی تھی۔

تیونس کے ساحل کے قریب کشتی ڈوب گئی، 13 افراد لاپتہ

تیونس، 22 اگست (یواین آئی) تیونس کے ساحل کے قریب اٹلی جانے والے تارکین وطن کی کشتی ڈوبنے سے کم از کم 13 افراد لاپتہ ہو گئے۔ تارکین وطن کے حقوق کے لیے کام کرنے والی ایک تنظیم کے مطابق کشتی جمعرات کی علی الصبح روانہ ہوئی تھی۔ تیونس آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے سربراہ مصطفیٰ عبدالکبیر نے ہفتہ کے روز بتایا کہ کشتی میں سوار دو افراد کو بچا لیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک نے امدادی کشتی کے عملے کو بتایا کہ کشتی الٹنے کے بعد وہ کئی گھنٹوں تک سمندر میں پھنسے رہے۔ دوسرے شخص کی حالت تشویشناک ہے۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران تیونس سے یورپ جانے کی کوشش کرنے والے تارکین وطن کی تعداد میں نمایاں کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ تیونس میں سخت کارروائی اور یورپی یونین کی حمایت سے سمندری نگرانی میں اضافہ بتایا جاتا ہے۔ اس سے قبل تیونس افریقہ کے مختلف علاقوں سے یورپ جانے والے تارکین وطن کے لیے ایک اہم روانگی کا مقام تھا، جہاں بہت سے افراد گنجائش سے زیادہ بھری اور غیر محفوظ کشتیوں کے ذریعے خطرناک سمندری سفر کرتے تھے۔

امریکہ اور کناڈا میں تجارتی معاہدہ نہ ہو سکا، ٹیرف جنگ مزید شدت اختیار کر گئی

20 ارب ڈالر سے زائد کینیڈین اشیا پر 50 فیصد امریکی ٹیرف، کارنی کا بھی جوابی اقدام کا اعلان

واشنگٹن (ایجنسی) امریکہ اور کناڈا کے درمیان تجارتی معاہدے پر اتفاق نہیں ہو سکا ہے۔ دونوں ممالک کسی حتمی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے، جس کے باعث آج سے امریکہ نے 20 ارب ڈالر سے زائد مالیت کی کناڈا کی اشیاء پر 50 فیصد ٹیرف عائد کر دیا ہے۔ امریکہ کی جانب سے ٹیرف عائد کیے جانے کے جواب میں کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے بھی امریکہ پر اتنا ہی ٹیرف عائد کرنے کا عہد کیا ہے۔ وزیر اعظم کارنی نے کہا کہ حالیہ ہفتوں میں ہم نے امریکہ کے ساتھ کناڈا کے لیے دنیا کا بہترین معاہدہ کرنے کی سمت میں تیزی سے پیش رفت کی تھی، لیکن یہ کناڈا کے عوام کی توقعات کے مطابق اہداف پورے نہیں کر سکا۔ کارنی نے مزید کہا کہ کناڈا بھی امریکہ کے نئے ٹیرف کا ڈالر کے بدلے ڈالر کے حساب سے جواب دے گا۔ دوسری جانب خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق امریکی تجارتی نمائندہ جیمیسن گریر نے جمعہ کو کہا تھا کہ کناڈا نے اس ہفتے کے آغاز میں طے شدہ شرائط کو آخری شکل دینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسٹیل اور ایلومینیم جیسے شعبوں پر ٹیرف کم کرنے کی امریکی تجاویز کے باوجود کناڈا نے اسے مسترد کر دیا۔ کناڈا کے وزیر اعظم کارنی نے جواب دیا کہ امریکہ کی طرف سے تجویز کردہ شرائط میں آخری وقت میں کی گئی تبدیلیاں غیر منصفانہ، نقصان دہ تھیں اور کسی بھی معاہدے کی ساکھ پر سوال کھڑے کرتی تھیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت آنے والے دنوں میں کینیڈین تاجروں اور کاروباروں کے لیے اضافی امداد کا اعلان کرے گی۔ واضح رہے کہ کناڈا امریکہ کی جانب سے آٹوموبائل، اسٹیل اور ایلومینیم پر عائد ٹیرف سے راحت کا مطالبہ کر رہا ہے، جس نے اس کی معیشت پر دباؤ ڈالا ہے، ملازمتوں کے نقصان میں اضافہ کیا ہے اور امریکہ کے ساتھ اس کے کبھی مضبوط تجارتی تعلقات میں کشیدگی پیدا کی ہے۔ کارنی نے بار بار کناڈا کے عوام کو خبردار کیا ہے کہ کسی بھی انفرادی تجارتی معاہدے کے نتائج کی پروہ کیے بغیر، امریکہ کے ساتھ تعلقات میں ایک مستقل تبدیلی آچکی ہے۔

برسلز کے پولیس اسٹیشن پر مسلح افراد کی فائرنگ، کوئی جانی نقصان نہیں

برسلز، 22 اگست (یواین آئی) بیلجیئم کے دارالحکومت برسلز کے اینڈرلخت ضلع میں جمعہ کی دیر رات دو نقاب پوش مسلح افراد نے ایک پولیس اسٹیشن پر فائرنگ کر دی، تاہم واقعے میں کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ بیلجیئم کے میڈیا نے یہ اطلاع دی۔ رپورٹس کے مطابق مشتبہ افراد رات تقریباً 11:30 بجے ڈیموسٹین اسٹریٹ پر واقع پولیس اسٹیشن پہنچے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں دیکھا گیا کہ ایک شخص نے مبینہ طور پر اے کے-47 طرز کے ہتھیار سے عمارت پر فائرنگ کی جبکہ دوسرا شخص اس حملے کی ویڈیو بناتا رہا۔ برسلز ساؤتھ پولیس زون کے مطابق افسران کو رات تقریباً 11:40 بجے پولیس اسٹیشن پر فائرنگ کی اطلاع ملی۔

الاسکا میں چارٹرڈ طیارہ گر کر تباہ، 2 پائلٹ سمیت 8 افراد ہلاک

الاسکا۔ (ایجنسی) امریکی ریاست الاسکا کے دور دراز فوجی ہوائی اڈے پر گھنے دھند کے دوران لینڈنگ کی دوسری کوشش کی وجہ سے چھوٹا طیارہ حادثے کا شکار ہو گیا، جس میں سوار سبھی 8 افراد ہلاک ہو گئے۔ 'نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ' نے بتایا کہ پائلٹ رن وے کو دیکھ نہیں پا رہے تھے اور انہیں مکمل طور پر آلات پر انحصار کرنا پڑا، جب وہ اینکریج سے تقریباً 450 میل (725 کلومیٹر) مغرب میں واقع کیپ نیونہم لانگ رینج ریڈار سائٹ ایئرپورٹ پر اترنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس حادثے میں ہلاک ہونے والے 2 پائلٹوں اور 6 مسافروں کی فوری طور پر شناخت نہیں ہو سکی۔ ہلاک شدگان میں 'امریکی آرمی کور پس آف انجینئرز' کے 2 ملازمین بھی شامل تھے۔ یہ ریڈار سائٹ 1950 کی دہائی میں سوویت یونین کی جانب سے میزائل حملے کی ابتدائی وارننگ دینے والے نیٹ ورک کے طور پر بنائی گئی تھی۔ آج یہ روس، شمالی کوریا اور چین کی سمت ساحل کے اوپر آسمان پر نظر رکھتی ہے۔ اس سائٹ پر پہاڑ کی ڈھلان پر بنی بجری کی ہوائی پٹی ہے۔ وفاقی ہوابازی انتظامیہ پائلٹوں کو یہاں لینڈنگ کرتے وقت جی پی ایس اور دیگر آلات استعمال کرنے کا مشورہ دیتی ہے۔ الاسکن کمانڈ، الاسکن نارتھ امریکن ایرو اسپیس ڈیفنس کمانڈ ریجن اور الیونتھ ایئر فورس کے کمانڈر، امریکی فضائیہ کے لیفٹیننٹ جنرل رابرٹ ڈیوس نے ایک بیان میں کہا کہ ”طیارے میں سوار افراد مشکل حالات میں اہم مشن انجام دینے والے پیشہ ور افراد تھے۔“ ڈیوس نے کہا کہ ”یہ ہمارے فوجی خاندان کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے، جن کی ہم خدمت کرتے ہیں۔“ ”جمعرات کے روز علاقے میں گھنے دھند کی وجہ سے موسم بدل رہا تھا۔ 'نیشنل ویدر سروس' کے الاسکا سیکٹر آپریشنز سینٹر کی انچارج ماہر موسمیات کیری بیسلی کے مطابق ہوائی اڈے سے کچھ فاصلے پر نصب ایک 'آٹومیٹڈ آبزرویشن سسٹم' نے حادثے سے چند منٹ پہلے نچلی سطح کے بادلوں، دھند اور تقریباً 10 میل (16 کلومیٹر) حد نگاہ کی اطلاع دی تھی۔ مگر حادثے کے تقریباً 15 منٹ بعد جاری ہونے والی اگلی رپورٹ میں حد نگاہ بہت کم ہو کر ایک چوتھائی میل (0.40 کلومیٹر) سے بھی کم رہ گئی تھی۔ یہ ایئرپورٹ ایک نجی فوجی سائٹ ہے، جسے پیسفک ایئر فورسز ریجنل سپورٹ سینٹر منظم کرتا ہے۔ الاسکا کمانڈ کے بیان کے مطابق یہ دور دراز ریڈار سائٹس کے ایک نیٹ ورک کا حصہ ہے، جو الاسکا کی فضائی حدود اور اس کی سرحدوں پر پرواز کرنے والے طیاروں پر نظر رکھتا ہے۔ کیپ نیونہم کی چوکی 1983 میں ایک نیا ریڈار نصب کیے جانے کے بعد بند کر دی گئی تھی، اور اب اس سائٹ پر کبھی کبھی ہی سویلین کنٹریکٹرز آتے ہیں، جو سسٹم کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ امریکی آرمی کور پس آف انجینئرز نے کہا کہ ہلاک ہونے والے 2 ملازمین امریکی فضائیہ کے سپورٹ میں ایک پروجیکٹ سائٹ پر جا رہی 'پروجیکٹ ڈلیوری ٹیم' کا حصہ تھے۔ نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ کے تفتیش کار جمعہ کے روز جائے حادثہ کے لیے روانہ ہوئے۔ تفتیش کار یہ جاننا چاہیں گے کہ کیا پائلٹوں نے ایمرجنسی کا اعلان کیا تھا، یا حادثے سے پہلے ہی طیارہ ریڈار سے غائب ہو گیا تھا، اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی جاننا چاہیں گے کہ اس وقت موسم کی صورتحال کیسی تھی۔ یہ بات مائیک اوڈونل نے کہی، جنہوں نے ایف اے اے میں اپنے 17 سالہ دور ملازمت کے دوران ایئرپورٹ سیفٹی پروگرام اور حادثات کی تحقیقات کی نگرانی کی تھی۔ الاسکا کی امریکی سینیٹر لیزا مرکووسکی نے آن لائن پوسٹ میں کہا کہ یہ پرواز اینکریج میں واقع ہوائی جہاز چارٹر کمپنی 'سکیورٹی ایوی ایشن' کے ذریعے آپریٹ کی جا رہی تھی۔ کمپنی نے جمعہ کے روز تبصرے کے لیے بھیجی گئی ای میل کا فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ مرکووسکی نے جمعرات کی رات پوسٹ کیا اور کہا کہ کیپ نیونہم میں ہوئے طیارہ حادثے کے بارے میں جان کر میں الاسکا کے لوگوں کو اظہار تعزیت پیش کرتی ہوں۔

جنگ سے متاثرہ لبنان کی معیشت 6.4 فیصد سکڑنے کا اندیشہ: عالمی بینک

بیروت، 22 اگست (یواین آئی) عالمی بینک نے کہا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ جاری تنازع کے باعث لبنان کی معیشت میں اس سال 6.4 فیصد سکڑاؤ متوقع ہے، جس سے ملک میں جاری معاشی بحالی کا عمل ایک بار پھر شدید بحران کا شکار ہو گیا ہے۔ عالمی بینک کی سمر 2026 لبنان اکنامک مانیٹر رپورٹ کے مطابق لبنان کی معیشت نے 2019 کے مالیاتی بحران کے بعد 2025 میں 4.2 فیصد حقیقی جی ڈی پی نمو حاصل کی تھی، جو اس عرصے کی بلند ترین شرح تھی، تاہم مارچ 2026 میں تنازع میں اضافے نے اس بحالی کو شدید متاثر کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تنازع کے نتیجے میں رہائشی عمارتوں اور بنیادی ڈھانچے کو مزید نقصان پہنچا، آبادی کی بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہوئی، سپلائی چین متاثر ہوئی جبکہ سیاحت اور ملکی طلب میں بھی نمایاں کمی آئی۔ عالمی بینک کے مطابق 2026 میں حقیقی جی ڈی پی میں 6.4 فیصد کمی متوقع ہے، جس کی بنیادی وجوہات میں سیاحت کا بحران، کمزور کھپت، سپلائی چین میں رکاوٹیں، بڑھتا ہوا عدم تحفظ اور طویل عرصے تک جاری رہنے والی نقل مکانی شامل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لبنان میں صارفین کی قیمتوں پر بھی دوبارہ دباؤ بڑھ رہا ہے اور مہنگائی کی شرح 17.5 فیصد تک پہنچنے کی توقع ہے۔ عالمی بینک نے اس کی وجہ سپلائی میں رکاوٹوں، شپنگ کے بڑھتے اخراجات اور ایندھن کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کو قرار دیا۔ عالمی بینک کے مشرق وسطیٰ کے شعبے کی ڈویژن ڈائریکٹر دالیہ خلیفہ نے کہا کہ بینکاری شعبے میں اصلاحات، مالیاتی انتظام اور دیگر ضروری اقدامات کو آگے بڑھانا اعتماد بحال کرنے، معاشی استحکام کے تحفظ اور تعمیر نو و بحالی کے لیے درکار مالی وسائل حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ لبنانی پارلیمنٹ نے حال ہی میں بینکوں سے متعلق قانون میں اہم ترامیم منظور کی ہیں، جن کا مقصد ناکام مالیاتی اداروں کی تنظیم نو اور ملک کے وسیع تر مالیاتی بحران سے نمٹنے کے لیے ایک فریم ورک تیار کرنا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے بھی قانون سازی میں ہونے والی پیش رفت کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے لبنان کی جانب سے بین الاقوامی بہترین طریقہ کار کے مطابق قوانین بنانے کی سمت میں اہم قدم قرار دیا ہے۔ آئی ایم ایف نے بتایا کہ وہ آئندہ ماہ بیروت میں لبنانی حکام کے ساتھ تکنیکی مذاکرات دوبارہ شروع کرے گا تاکہ مزید معاشی اور ساختی اصلاحات کا جائزہ لیا جا سکے۔ سابق لبنانی وزیر معیشت و تجارت الین حکیم نے کہا کہ خطے میں موجودہ افراتفری کے باوجود لبنان میں معاشی استحکام ممکن ہے۔

یوکرینی ڈرونز نے روسی علاقے تمارا میں ایک صنعتی تنصیب اور اوزون گودام کو نشانہ بنایا

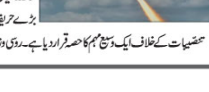

ماسکو، 22 اگست (یواین آئی) علاقائی گورنر نے ہفتہ کو کہا کہ یوکرینی ڈرونز نے تمارا علاقے میں روسی آن لائن ریٹیلر اوزون کے ایک صنعتی ادارے اور ایک گودام کو نشانہ بنایا۔ گورنر ویاچیسلاو فیڈورشیف نے ٹیلیگرام پر کہا کہ رات بھر کے حملوں میں کئی افراد زخمی ہوئے۔ فیڈورشیف نے صنعتی ادارے کی شناخت ظاہر نہیں کی۔ سمارا علاقہ متعدد تیل کی ریفائنریز کا گھر ہے جنہیں بارہا یوکرین نے نشانہ بنایا ہے۔ اوزون نے ٹیلیگرام پر جاری ایک بیان میں کہا کہ چاپایفسک قصبے میں اس کے لاجسٹکس سینٹر کی کارروائیاں اس حملے کے بعد معطل کر دی گئی ہیں، جس میں زخمی ہونے کی اطلاع دی گئی ہے۔ یہ حملہ اوزون کے کسی مرکز پر رپورٹ ہونے والا پہلا حملہ تھا، جو اس کے بڑے حریف وائلڈ بیریز کو نشانہ بنانے والے ہفتوں کے بعد ہوا۔ یوکرین نے روسی اقتصادی ڈھانچے پر حملوں کو ماسکو کی فوجی کارروائیوں کی معاونت کرنے والی تنصیبات کے خلاف ایک وسیع مہم کا حصہ قرار دیا ہے۔ روسی وزارت دفاع نے ہفتہ کو کہا کہ اس کی افواج نے رات بھر 457 یوکرینی ڈرونز مار گرائے۔

غمگین ماحول میں نکالا گیا چپ تعزیے کا جلوس، ہر آنکھ تھی اشکبار

آنکھوں میں اشک لیے کی جلوس کی زیارت٭سکیورٹی کے تھے سخت انتظامات

ناراض تو ہم سے نہیں، پھر آؤ گے مولا☆دیر رات تک انجمنوں نے نوحہ خوانی کی، سننے والوں کی بھیڑ رہی☆یاحسین الوداع کی صدائیں گونجیں

لکھنؤ۔ ''مومنو روکر کہو سبطِ پیمبر الوداع، الوداع ہے فاطمہ زہرا کے دلبر الوداع''۔ ''تعزیہ خانوں سے اب ہوتے ہیں رخصت امام، آخری ماتم ہے آج ہوتے ہیں رخصت امام''۔ یہ صدائیں آج دن بھر پرانے شہر کے علاقوں میں گونجتی رہیں۔ کربلا کے شہیدوں کی یاد میں دو ماہ آٹھ دن سے جاری مجالس و ماتم اور جلوسوں کا سلسلہ ہفتے کو چپ تعزیے کا جلوس نکلنے کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ جلوس بڑی عقیدت و احترام کے ساتھ نکالا گیا۔ جلوس پرانے شہر کے وکٹوریہ اسٹریٹ واقع امام باڑہ ناظم صاحب سے بڑی عقیدت، احترام اور آنسوؤں کے ساتھ روضۂ کاظمین لے جایا گیا۔ اس دوران سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ جلوس میں لکھنؤ سمیت مختلف شہروں سے آئے ہزاروں عزاداروں، جن میں مردوں کے ساتھ پردہ نشین خواتین اور بچے بھی شامل تھے، نے حضرت امام حسین (ع) اور ان کے ساتھیوں کو اپنے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کیا۔ آنسوؤں کے ساتھ جلوس اکبری گیٹ، نقاس، بلوچ پورہ سے دائیں مڑ کر گردھاری سنگھ انٹر کالج اور منصور نگر سے ہوتا ہوا روضۂ کاظمین پہنچا۔ جلوس میں راستے بھر بزرگ اور بچے نقابت پڑھتے ہوئے چل رہے تھے۔ جلوس میں سب سے آگے ہاتھی پر علم لیے عزادار، ذوالجناح، حضرت علی اصغر (ع) کا جھولا، حضرت عباس (ع) کے علم اور دو تعزیے شامل تھے۔ جلوس میں سب سے پیچھے اونٹوں پر سجی عماریاں تھیں۔ جلوس نکلنے سے قبل مجلس سے مولانا یاسوب عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد امام باڑہ سے جیسے ہی تعزیے باہر نکلے تو ہزاروں ہاتھ تعزیوں کو چومنے لگے۔ راستے بھر عقیدت مند تعزیوں، علم، تابوت اور جھولے پر پھولوں کی چادریں اور ہار ڈال رہے تھے۔ تعزیوں کے روضۂ کاظمین پہنچتے ہی یا حسین، یا حسین کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ جلوس کو عزادار روضۂ کاظمین کے اندر لے گئے اور قتل گاہ میں دونوں تعزیوں کو بڑی عقیدت کے ساتھ دفن کیا گیا۔ یہاں مجلس سے مولانا اعجاز اطہر نے خطاب کیا۔ اس موقع پر جگہ جگہ چائے، کافی اور لنگر وغیرہ کے انتظامات کیے گئے تھے۔

اداس اداس فضا ہے، حسینؑ جاتے ہیں☆یہ رنج حد سے سوا ہے، حسینؑ جاتے ہیں

دو ماہ آٹھ دن سے جاری محرم ختم☆یا حسینؑ الوداع کی صدائیں گونجیں

ذیشان حیدر

لکھنؤ۔ ''کریں گی انجمنیں راتوں کو کہاں ماتم، نہ ہوگی سینہ زنی سال بھر، یہی ہے غم، اسی سے اور بھی سینے میں گھٹ رہا ہے دم، کہ آج رو کے بڑھا دیں گے کربلا میں علم، یہ رنج حد سے سوا ہے، حسین جاتے ہیں۔'' پیغمبرِ اسلام (ص) کے نواسے حضرت امام حسین (ع) اور ان کے ساتھیوں کی دردناک شہادت کی یاد میں دو ماہ آٹھ دن سے جاری غم کا سلسلہ ہفتے کی دیر رات تھم گیا۔ گھروں میں سجے عزاخانے ویران ہو گئے اور پرانے شہر کے علاقوں میں سناٹا نظر آئے گا۔ رات دن آنے والی ''یا حسین، یا حسین'' کی صدائیں فی الحال سنائی نہیں دیں گی، لیکن محرم کا سماں عزاداروں کے ذہن میں ضرور بسا رہے گا۔ عزادار پھر سال بھر محرم آنے کا انتظار کریں گے۔ حضرت امام حسین (ع) اور ان کے ساتھیوں کو شہید ہوئے صدیاں بیت چکی ہیں۔ 10 محرم سنہ 61 ہجری کو جب ظالم یزید کی فوجوں نے امام (ع) اور ان کے ساتھیوں کو تین دن کا بھوکا پیاسا کربلا کے تپتے ریگستان میں شہید کر دیا تھا، جس میں معصوم بچے، بوڑھے اور جوان سب شامل تھے۔ اتنا وقت گزر جانے کے بعد بھی ان کی یاد میں منایا جانے والا غم کم نہیں ہوا بلکہ اس میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر سال محرم کا مہینہ آتا ہے تو امام کے چاہنے والے کربلا کے شہیدوں کے غم میں ڈوب جاتے ہیں، تعزیہ رکھتے ہیں، مجالس کرتے ہیں اور انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ آج کربلا کے شہیدوں کی رخصت کا دن ہے۔ اس موقع پر انجمنوں نے اپنے الوداعی علم اٹھا کر نوحہ خوانی و سینہ زنی کی اور الوداعی مجالس کا انعقاد کیا۔ اس دوران عزاداروں کے لبوں پر تاریخی نوحے رہے، جیسے:

''اے اہلِ عزا جاتا ہے مہمان تمہارا، دل درد سے تڑپتا ہے مہمان تمہارا۔ ہوتی ہے عزا ختم، چراغوں کو بجھاؤ، لاشوں کی طرح سر پر ذریحوں کو اٹھاؤ۔ اے صاحبِ ایمان خدا حافظ و ناصر، احمد کے دل و جان خدا حافظ و ناصر۔ مولانہ کوئی آپ کی خدمت ہوئی ہم سے، اے ہند کے مہمان خدا حافظ و ناصر۔'' گھروں میں ہونے والی خواتین کی مجالس میں بھی متعدد تاریخی نوحے پڑھے گئے۔ جیسے: ''اے حسینِ کربلا، اے مہمانِ لکھنؤ، دیکھ لو مڑ کر ذرا، یہ اپنی رخصت کا سماں، کس طرح اجڑا پڑا ہے ہر مکانِ لکھنؤ۔''

عزادار امام کی رخصت پر یہ نوحہ بھی پڑھتے ہیں:

''اداس اداس فضا ہے، حسین جاتے ہیں، دلوں میں درد بھرا ہے، حسین جاتے ہیں، یہ رنج حد سے سوا ہے، حسین جاتے ہیں۔'' بچے ہوں یا جوان، بزرگ ہوں یا خواتین، سب کے لبوں پر بس ایک صدا ہے: محرم جا رہا ہے، حسین جا رہے ہیں۔ امام کی رخصت کا ذکر سنتے ہی عزاداروں کی آنکھیں آنسوؤں سے چھلک جاتی ہیں۔

دیر رات تک انجمنوں نے نوحہ خوانی کی، سننے والوں کی بھیڑ رہی

لکھنؤ۔ ''ناراض تو ہم سے نہیں، پھر آؤ گے مولا، کرتے ہوئے ایک بار یہ تقریر سدھارو''۔ انہی الفاظ کے ساتھ دو ماہ آٹھ دن سے جاری محرم کے آخری دن ہفتے کو دیر رات تک غمِ حسین (ع) میں ڈوبے عزاداروں نے نوحہ خوانی و سینہ زنی کر کے حضرت فاطمہ زہرا (س) کو ان کے لال کا پُرسہ دیا۔ صبح سے کربلا دیانت الدولہ اور کاظمین میں 250 سے زائد انجمنوں نے اپنے الوداعی علم کے ساتھ سینہ زنی کر کے عزاداروں کو علم کی زیارت کرائی۔ کئی انجمنوں نے چھری اور کمان کا ماتم کیا، جس میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل تھے۔ خواتین نے بھی گھروں میں نم آنکھوں کے ساتھ امام کی رخصت کے نوحے پڑھے۔ ملک بھر سے آئے ہزاروں عقیدت مندوں نے انجمنوں کے نوحوں اور سلاموں کو خوب سنا۔ انجمنوں کی الوداع سن کر عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ انجمن کاظمیہ عابدیہ اور انجمن حسینیہ قدیم نے بھی الوداعی علم کی زیارت کرائی۔ امام باڑہ ابوطالب حسن پوریا میں انجمن غنچۂ مظلومیاں کے الوداعی علم کی زیارت کرائی گئی۔ انجمن نوحہ خوانی کرتی ہوئی کاظمین سے ہوتی ہوئی کربلا دیانت الدولہ گئی۔ انجمن کاظمیہ عابدیہ کی الوداعی مجلس سے روضۂ کاظمین میں مولانا یاسوب عباس نے خطاب کیا۔ انجمن حسینیہ قدیم کی کربلا دیانت الدولہ کی الوداعی مجلس سے مولانا غلام مہدی گلریز نے خطاب کیا۔ عزادار خانہ ابوالفضل العباس حسن پوریا میں گیارہویں امام حسن عسکری (ع) کی شہادت کے موقع پر نذر کا اہتمام کیا گیا۔ نذر کا سلسلہ رات تک جاری رہا۔

فضیلت، علم و تقویٰ کا کامل نمونہ ہیں امام حسن عسکریؑ: مولانا رضا حسین

امامباڑہ سرکار حسینی میں مقصد حسینی ٹرسٹ کے تحت منعقد خمسہ مجالس اختتام پذیر

لکھنؤ (پریس ریلیز)۔ کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام 4 تا 8 ربیع الاول خمسہ مجالس و شب بیداری الوداعی مجلس کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ کشمیری محلہ واقع امامباڑہ سرکار حسینی پیارے جانی میں شب 9 بجے ہونے والی ان مجالس کو عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ و شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی نے 'قیام مہدی قیام حسین کا تکملہ' عنوان سے خطاب کیا۔ ٹرسٹ کے ترجمان ایس ایم امن نے بتایا کہ 7 ربیع الاول کو مجلس کے بعد پوری شب انجمن ہائے ماتمی نے نوحہ خوانی و سینہ زنی کر کے کربلا کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ 8 ربیع الاول کو سہ پہر 3 بجے پروگرام کی آخری والوداعی مجلس ہوئی جس کے بعد شبیہ تابوت حضرت امام حسن عسکری و دیگر تبرکات کی زیارت کرائی گئی۔ ان خمسہ مجالس کی آخری والوداعی مجلس کا آغاز قاری جون نے تلاوت کلام پاک سے کیا جس کے بعد منتخب شعرا نے پیش خوانی کی جس کے بعد مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید رضا حسین نے کہا کہ تعلیمات و سیرت حضرت امام حسن عسکری پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مولانا نے امام حسن عسکری کی شخصیت کو فضیلت، علم اور تقویٰ کا کامل نمونہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی زندگی اور سیرت ہر انسان کے لیے، خصوصاً شیعیانِ علیؑ کے لیے ایک قیمتی نمونہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام عسکری نہ صرف ایک امام اور رہنما کے طور پر، بلکہ ایک دانشمند، فلسفی اور عارف کے طور پر بھی پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی زندگی سادگی اور زہد کا نمونہ تھی اور ان کا تقویٰ ہر خاص و عام کے لیے مثال بن گیا تھا۔ مولانا نے اس بات پر زور دیا کہ امام حسن عسکری نے اپنی مختصر زندگی میں بہت سی مشکلات اور سختیوں کا سامنا کیا، لیکن کبھی حق سے نہیں ہٹے۔ ان کی تعلیمات اور سیرت آج بھی انسانیت کے لیے ایک قیمتی مثال ہیں۔ مولانا نے امام عسکری کی سخاوت اور مہربانی کو ان کی نمایاں خصوصیات میں شمار کرتے ہوئے کہا کہ مولیٰ ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے ساتھ تمام انسانوں کو بھائی چارے کی نظر سے دیکھتے اور ان کے ساتھ محبت سے پیش آتے تھے۔ آخر میں مولانا نے کربلا سے کوفہ، کوفہ سے شام اور زندان شام میں اہل بیت اطہار پر ڈھائے گئے ظلم اور گیارہویں امام کی شہادت کا منظر پیش کیا اور ایام عزا کی رخصت بیان کی تو یہاں موجود عقیدت مند بیقرار ہو گئے اور اپنے آنسوؤں کے ذریعہ امام وقت حضرت محمد مہدی آخر الزماں کی خدمت میں ان کے جد امجد کی شہادت کا پرسہ پیش کیا۔

کربلا کے شہداء کی یاد میں 68 روزہ سوگ کا اختتام، عماری والوداعی ماتمی جلوس برآمد

جلال پور اور جعفر آباد میں عقیدت و احترام کے ساتھ نکلا جلوس، نوحہ خوانی و ماتم میں عزادار اشکبار

جلال پور۔ 8 ربیع الاول کو کربلا کے 72 شہداء کی یاد میں 68 دنوں کے سوگ کی تقریب کے آخری روز عماری جلوس اور الوداعی ماتم کا جلوس بڑی شان و شوکت سے نکالا گیا۔ اس سے ڈھائی ماہ طویل سوگ کے پروگرام کا اختتام پزیر ہوا۔ یوم شہادت پر شیعہ مسلمانوں کے گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا تابوت بھی برآمد کر لیا گیا۔ انجمن رونق اسلام کے زیر اہتمام تاریخی عامی جلوس صبح مولانا اطہر مہندی کے خطبہ کے بعد شروع ہوا۔ شام کو دیر گئے الوداعی تقریر کے ساتھ یہ جلوس بحفاظت اختتام پذیر ہوا۔ اسی سلسلے میں جعفر آباد کے علاقے علی گنج دربار حسینی میں انجمن رونق عزا کے زیر اہتمام ماسٹر مظفر حسین کی مجلس کے بعد الوداعی ماتم کا جلوس نکالا گیا۔ جلوس شام دیر گئے روضہ مبارک حضرت عباس پر مولانا مہدی حسن کے خطاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یہاں انجمن حسینیہ جعفر آباد، انجمن کاظمیہ، انجمن جعفریہ رجسٹر، انجمن ذوالفقاریہ، انجمن عزا حسین، انجمن عباسیہ، انجمن جعفریہ قومی، انجمن علی ایبہ، انجمن ظفر الایمان، اور انجمن حسینیہ عثمان پور نے نوحہ خوانی کی۔ جلوس کے دوران مولانا نور الحسن، مولانا سعید حسن رضائی، مولانا رئیس حیدر، مولانا فردوس، مولانا مہدی حسن واعظ نے حسینی قافلے کے مدینہ پہنچنے کی داستان سنائی تو عزاداروں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ محرم کمیٹی کے صدر ابن علی جعفری، حکیم ذوالفقار حسین، مجاہد حسین، علی اکبر، علی ظہیر وغیرہ نے پروگرام کے دوران امن و امان برقرار رکھنے میں تعاون کرنے پر ضلعی انتظامیہ، مقامی پولیس انتظامیہ بالخصوص انسپکٹر انچارج اجے پرتاپ یادو اور ان کی پوری ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔

عیدِ زہرا آج، منایا جائے گا جشن

پہنیں گے خوش رنگ لباس، منایا جائے گا جشن

لکھنؤ۔ دو ماہ آٹھ دن تک جاری رہنے والے کربلا کے شہیدوں کے غم کا سلسلہ ہفتے کو ختم ہو گیا۔ شیعہ برادری اتوار کو 9 ربیع الاول کے موقع پر عیدِ زہرا کا تہوار منائے گی۔ اس خوشی کے موقع پر شیعہ برادری ایک دوسرے کو عیدِ زہرا کی مبارک باد دے گی۔ محرم کا چاند نظر آتے ہی جہاں شیعہ برادری کے لوگ سیاہ لباس پہنتے ہیں اور نہ کوئی خوشی مناتے ہیں اور نہ ہی کسی خوشی میں شریک ہوتے ہیں، وہیں دو ماہ آٹھ دن تک غم منانے کے بعد 9 ربیع الاول کو عیدِ زہرا کے موقع پر لوگ خوش رنگ لباس پہنتے ہیں، عطر لگاتے ہیں، گھروں میں محفلوں کا اہتمام کر کے جشن مناتے ہیں۔ اس موقع پر گھروں میں طرح طرح کے پکوان بنائے جاتے ہیں۔ خواتین عام دنوں کی طرح زیورات پہن لیتی ہیں اور بناؤ سنگھار کر کے اس تہوار کی خوشی مناتی ہیں۔

ہرش دوبے نے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک سے ملاقات کی

ریزرویشن اور ملازمت کے مسائل پر کرائی یقین دہانی

لکھنؤ: 22 اگست (پی این ایس) 'ریزرویشن ہٹاؤ آندولن' پیج کے بانی اور جنتر منتر پر احتجاجی ہرش دوبے نے روزگار کے مواقع بڑھانے اور معاشی حالات کی بنیاد پر ریزرویشن کا مطالبہ کرتے ہوئے ہفتہ کو اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک سے ملاقات کی۔ دونوں کے درمیان پریس کانفرنس بھی ہوئی۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے دوبے کو یقین دلایا کہ وہ ان کے مطالبات مرکزی قیادت تک پہنچائیں گے اور کہا کہ دو دن میں مزید بات چیت کی جائے گی۔ دوبے نے امید ظاہر کی کہ مرکزی قیادت ان کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے گی۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے یہ واضح نہیں کیا کہ آیا نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک کی یقین دہانی کے بعد احتجاج ختم ہوا ہے۔ تحفظات کے خلاف احتجاج کرنے والے اور تعلیم میں مساوی مواقع کا مطالبہ کرنے والے ہرش دوبے کی طرف سے ملنے والی یقین دہانیوں نے اس معاملے پر مزید بات چیت کے دروازے کھول دیے ہیں۔ دوبے طویل عرصے سے ملازمت کے مواقع بڑھانے اور تحفظات کو معاشی حالات سے جوڑنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پریس کانفرنس کے دوران برجیش پاٹھک نے سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو پر بھی سخت نشانہ لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اکھلیش یادو کی پی ڈی اے کے بہت سے مضمرات ہیں۔ انہوں نے سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ اکھلیش یادو کو ریاست کی ترقی میں مسئلہ ہے۔ بلٹ پروف جیکٹس کے سوال کے بارے میں برجیش پاٹھک نے کہا کہ انہیں کوئی نہیں ملا ہے۔ تاہم سکیورٹی کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ اس بارے میں کسی سے پوچھ گچھ نہیں کی جانی چاہیے۔

اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے قبل 52 رہنماؤں کو بلٹ پروف جیکٹس

لکھنؤ: 22 اگست (پی این ایس) اگلے سال ہونے والے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے قبل ریاست میں سکیورٹی انتظامات کے تحت 52 رہنماؤں کو بلٹ پروف جیکٹس فراہم کی گئی ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس فہرست میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو اور بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی شامل ہیں۔ ریاستی حکومت کے 11 وزراء کو بھی بلٹ پروف جیکٹس فراہم کی گئی ہیں، جن میں سنجے نشاد، نند گوپال گپتا 'نندی'، اوم پرکاش راج بھر اور بی جے پی رہنما اپرنا یادو شامل ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ ہر بلٹ پروف جیکٹ کی قیمت تقریباً 10 لاکھ روپے ہے۔ پہلے مرحلے میں آٹھ رہنماؤں جبکہ دوسرے مرحلے میں 44 رہنماؤں کو یہ جیکٹس فراہم کی گئیں۔ ذرائع کے مطابق کئی دیگر بی جے پی رہنماؤں، جن میں سوتنتر دیو سنگھ، جے ویر سنگھ اور مہندر سنگھ شامل ہیں، کی سکیورٹی بھی بڑھائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش میں 98 رہنماؤں اور اہم شخصیات کو مختلف زمروں کی سکیورٹی فراہم کی جائے گی۔ دریں اثنا، بی جے پی نے 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی تیاری تیز کر دی ہے۔ اہم انتخابی ریاست کے انچارج کے طور پر قومی جنرل سکریٹری ونود تاوڑے کی تقرری کو پارٹی کے تجربہ کار قیادت پر اعتماد کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

رسول اللہؐ کے اہلبیت، صحابہ کرام عالم انسانیت کیلئے نجوم ہدایت ہیں: قاری صدیق

مسجد ایکمنارہ اکبری گیٹ میں 12 روزہ نبی آخر الزماں کا آٹھویں جلسہ

لکھنؤ: 22 اگست (پی این ایس) تاریخی یکمنارہ مسجد اکبری گیٹ میں مرکزی جمعیۃ الحفاظ کی جانب سے ہونے والے 12 روزہ نبی آخر الزماں کا آٹھواں جلسہ استاذ الحفاظ حافظ عبدالرشید صدر مرکزی جمعیۃ الحفاظ کی سرپرستی وقاری محمد حزقیل امام مسجد ایکمنارہ کی نگرانی وسید محمد اقبال کے زیر انتظام منعقد کیا گیا جس کا آغاز مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک کے قاری محمد حنظلہ وقاری محمد حسن کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری محمد صدیق نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ کی صحبت بہت بڑی چیز ہے اس امت میں حضرات اہلبیت وصحابہ کرام کا رتبہ سب سے بڑا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی جس کو رسول اللہؐ کی صحبت حاصل ہوگئی مابعد والوں میں بڑا سے بڑا بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے کہا کہ حضرات اہلبیت وصحابہ کرامؓ عالم انسانیت کے لئے نجوم ہدایت ہیں رسولؐ نے فرمایا کہ میرے اہلبیت وصحابہؓ کی شان میں گستاخی مت کرو ان سے عقیدت اور محبت رکھو ان کے نقش قدم پر چلو یہ ایمان کی علامت ہے۔ شعراء کرام محمد سمیر محمد بلال قاری محمد طہ محمد کیف نے نعت ومدح صحابہؓ کا منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ جلسے میں محمد معروف خاں گہنہ پیلس ذیشان جویلرس عیاض احمد صدیقی ثنا جویلرس قاری محمد نعمان ابوبکر وغیرہ موجود تھے۔

بی ٹیک ایڈمیشن: یوپی میں 74,000 سے زیادہ سیٹیں خالی، اسپیشل راؤنڈ 2 شروع

لکھنو: 22 اگست (پی این ایس) (اتر پردیش کے انجینئرنگ کالجوں میں BTech کی ہزاروں سیٹیں خالی ہیں۔ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹیکنیکل یونیورسٹی (اے کے ٹی یو) نے ان سیٹوں کو پُر کرنے کے لیے خصوصی راؤنڈ 2 کونسلنگ کا شیڈول جاری کر دیا ہے۔ پہلے اسپیشل راؤنڈ کے لیے 35,000 سے زیادہ طلبہ نے رجسٹریشن کروائی اور 26,000 سے زیادہ کو سیٹیں الاٹ کی گئیں۔ تقریباً 25,000 طلباء کو یونیورسٹی کے پانچ مرحلوں پر مشتمل اہم مشاورتی عمل میں داخلہ دیا گیا۔ اس کے بعد 74,000 سے زیادہ خالی سیٹوں کو پر کرنے کے لیے دو اسپیشل راؤنڈ منعقد کیے جا رہے ہیں۔ کون کرسکتا ہے درخواست؟: وہ امیدوار جنھوں نے ابھی تک رجسٹریشن نہیں کرایا ہے، جنھیں سیٹ نہیں ملی ہے، یا جنھوں نے اپنی سیٹ آن لائن واپس لے لی ہے وہ خصوصی کونسلنگ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ وہ طلباء جنھوں نے پہلے ہی سیٹ حاصل کرلی ہے لیکن اسے واپس نہیں لیا ہے وہ اہل نہیں ہوں گے۔ مرکزی کونسلنگ میں یوپی کے طلباء کو ترجیح دینے کے بعد، تمام ریاستوں کے امیدواروں کو خصوصی راؤنڈ میں موقع ملے گا۔ وہ طلبا جنھوں نے پہلے ہی جسمانی طور پر اطلاع دی ہے ان کے پاس چوائس اپ گریڈ کا اختیار بھی ہوگا۔ 2 ستمبر کو سیٹ الاٹمنٹ: اسپیشل راؤنڈ 2 کے لیے رجسٹریشن 19 سے 23 اگست 2026 تک ہوگا۔

درگاہ شاہ مینا میں بارہ روزہ جشن عید میلاد النبیؐ کا آٹھواں جلسہ منعقد ہوا

لکھنؤ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نعمت ورحمت کے ملنے پر مسرت وشادمانی کے اظہار کا حکم دیا اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت سراپا رحمت ہے اس لئے ہم غلامانِ رسول کا آپ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرنا فرمان خداوندی کے عین مطابق ہے کیوں کہ رب تعالیٰ نے خود آپ کو رحمت قرار دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اے محبوب! ہم نے تم کو سارے جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، خداوند قدوس کی صفت رب العالمین ہے اور حتمی مرتبت سرکارِ دو عالم ﷺ کی صفت رحمۃ اللعالمین ہے تو آیت کا صاف وصریح مطلب یہ ہوا کہ جس کا خدا رب ہے اس کے لئے حضور رحمت ہے۔ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا۔ مذکورہ خیالات کا اظہار درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام بارہ روزہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے آٹھویں جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری ظفیر الدین ناظم اعلیٰ مدرسہ رضویہ اصلاح المسلمین نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تاجدارِ کائنات ﷺ صرف رحمت ہی نہیں بلکہ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ یعنی تمام جہان والوں کے لئے وہ انسان ہوں یا جنات، حیوانات ہوں یا نباتات، سمندر ہوں یا جمادات، زمین ہو یا آسمان، حضور سب کے لئے رحمت ہیں۔ آپ کا نام بھی رحمت آپ کا دین بھی رحمت۔ جو آپ سے جتنا قریب ہوگا وہ اسی قدر زیادہ رحمت کا مستحق ہوگا اور جو آپ سے جتنا دور ہوگا وہ آقا کی رحمت سے اسی قدر محروم ہوگا۔ مولانا نے کہا کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ بیشک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی روشنی سے سرزمین شام میں بصرہ کے محلات روشن ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے ظہور پر اور آپ کی ولادت و پیدائش پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے۔

جلسے کی صدارت درگاہ کے سجادہ نشین ومتولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی نے کی اور آغاز حافظ محمد گلفام نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ نظامت کے فرائض قاری محمد اسلام قادری نے انجام دئے۔ قاری محمد اجمل، ڈاکٹر رضوان الرضا، قاری معین الدین، مسعود رضا، محمد سلیم، سعید اللہ، دار العلوم مخدوم شاہ مینا کے طلباء نے نعت ومنقبت کے اشعار پیش کئے۔ اس موقع پر محمد انیس، محمد اخلاق، احسن رئیس، ریحان مینائی، مظہر مینائی وغیرہ بطور خاص موجود رہے۔ صلوٰۃ وسلام وقل کے بعد مولانا قاری ظفیر الدین کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔

صحابہ کرامؓ نے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کی تبلیغ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی: مولانا محمد ہارون

اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام ''۱۲ روزہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ وسیرت صحابہؓ وتحفظ شریعت'' کا انعقاد

لکھنؤ: 22 اگست (پی این ایس) دار العلوم فرنگی محل میں ماہِ ربیع الاول کی مناسبت سے آٹھویں جلسے ''سیرت النبیؐ وسیرت صحابہؓ اور تحفظ شریعت'' کا اہتمام کیا گیا۔ جلسے کو خطاب کرتے ہوئے دار العلوم فرنگی محل کے استاد مولانا محمد ہارون نظامی نے کہا کہ حضور پاکؐ کی ذات اقدس تمام انسانوں کی رہبری کے لیے کامل و مکمل نمونہ ہے۔ دنیائے معلوم کے کسی بھی خطے کے باشندے خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمینؐ کے سچے اور اچھے صحابہ کرامؓ کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتے کہ ان نفوس قدسیہ نے اللہ رب العزت کے پسندیدہ دین اسلام کی دعوت وتبلیغ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انہوں نے کہا کہ اطاعت الٰہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو حکم جیسا دیا ہے ویسا ہی اس کو کیا جائے۔ اپنی طرف سے اس میں کچھ بھی کمی زیادتی نہ کی جائے۔ رسول اکرمؐ کے صحابہ کرامؓ نے سیرت رسولؐ کا ہر گوشہ ہم تک پہنچا دیا ہے۔ ہمیں اپنے اخروی اور دینی فائدے کے لیے اس کو اپنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سیرت نبویؐ کے تمام پہلوؤں کا باریکی سے مطالعہ کیا جائے اور دنیا کے بسنے والے سارے انسانوں تک اللہ کے رسولؐ کا پیغام پہنچایا جائے۔ بالخصوص مسلمانوں پر اس سلسلے میں بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو سیرت نبویؐ سے ہم آہنگ کریں اور دنیا کے سامنے اخلاق نبوی کا نمونہ پیش کریں۔ جلسے کا آغاز قاری تنویر عالم استاذ دار العلوم فرنگی محل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جلسہ مولانا محمد ہارون کی دعا پر ختم ہوا۔

سنبھل تشدد: کلیدی سازشی شارق ساٹھا کے خلاف لک آؤٹ نوٹس جاری، تلاش کے لیے انٹرپول

سنبھل: 22 اگست (پی این ایس) 24 نومبر 2024 کے سنبھل فسادات کے اہم سازشی دیپا سرائے کے رہنے والے گینگسٹر شارق ستھا کے خلاف ایک لک آؤٹ سرکلر (LOC) جاری کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی اس بات کی تصدیق کے بعد کی گئی ہے کہ وہ بیرون ملک فرار ہو گیا تھا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کرشنا کمار بشنوئی نے بتایا کہ انٹرپول اب ملزم کی تلاش کرے گا۔ اس کے دبئی میں ہونے کی اطلاع ہے اور اسے جلد ہی گرفتار کر لیا جائے گا۔ ادھر پولیس ذرائع کے مطابق اسے دبئی کی جیل میں رکھا گیا ہے۔ سنبھل فسادات پر مرکوز عدالتی انکوائری کمیشن کی رپورٹ مقننہ میں پیش کیے جانے کے بعد پولیس نے اپنی تحقیقات تیز کر دیں۔ جس کی وجہ سے ایل او سی کا اجراء ہوا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (SIT) نے فسادات کی تحقیقات کی، جس میں شارق ستھا کی شناخت ایک اہم سازش کار کے طور پر کی گئی۔ اس کے گینگ کے ارکان ملا افروز، غلام اور وارث نے فسادات کے دوران فائرنگ کی جس سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ قتل کیس میں تینوں ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایس آئی ٹی کی پوچھ گچھ کے دوران ان گرفتار ملزمان نے ہنگامہ آرائی کے دوران گولیاں چلانے کا اعتراف کیا۔ انہوں نے اس پورے واقعے میں شارق ستھا کو مرکزی سازش کار کے طور پر شناخت کیا۔ اس کے بعد سے پولیس مسلسل اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ دبئی میں ہونے کی اطلاع ملنے کے بعد اسے مفرور قرار دے دیا گیا۔ اس کے خلاف پہلے ہی لک آؤٹ نوٹس جاری کیا جا چکا ہے۔ اب ان کی گرفتاری انٹرپول کی مدد سے کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگامہ آرائی کے دوران پانچ افراد کی موت ہو گئی تھی لیکن ایک متوفی کے اہل خانہ نے کارروائی کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ پولیس ریکارڈ میں قتل کے صرف چار مقدمات درج ہیں۔ پولیس نے شارق ساٹھ کے خلاف متعدد کارروائیاں کیں۔ اس سلسلے میں ان کی دو کروڑ روپے سے زیادہ کی جائیداد ضبط کرنے کی کارروائی کی گئی ہے۔ یہ پراپرٹی اب حکومت کے کنٹرول میں ہے۔ یہ پراپرٹی سنبھل کے دیپا سرائے اور ہندو پورہ کھیڑا علاقوں میں واقع ہے۔ اس پر سی او اسمولی کا دفتر بنایا جانا ہے۔ ایس پی نے بتایا کہ گینگسٹر شارق ستھا سونے اور اسلحے کی سمگلنگ جیسے سنگین جرائم میں ملوث ہے۔ وہ جعلی کرنسی کے کاروبار میں بھی سرگرم تھا۔ اس کیس کے بعد ہی ان کے پاکستانی خفیہ ایجنسیوں سے روابط سامنے آئے۔

بھارت کی اقتصادی اور ترقیاتی ترجیحات

شفافیت ڈبلیوٹی او کے ادارہ جاتی فرائض کا ایک اہم حصہ ہے اور ٹی پی آر رکن ممالک کے درمیان باقاعدگی سے ہونے والے ایسے جامع جائزے کا بہترین نمونہ ہے، جس میں سکریٹریٹ کسی رکن ملک کی تجارتی پالیسیوں اور طریقۂ کار کا، اس کے مجموعی معاشی حالات سمیت، نہایت باریک بینی سے جائزہ لیتا ہے۔ اس دوران رکن ممالک کی جانب سے سوچ سمجھ کر، براہِ راست اور اکثر تنقیدی نوعیت کے سوالات بھی اٹھائے جاتے ہیں۔ رواں برس جولائی کے اواخر میں بھارت نے عالمی تجارتی تنظیم میں اپنے آٹھویں تجارتی پالیسی جائزے کا عمل مکمل کرلیا۔ اطلاع کے مطابق اس عمل کی تیاری کئی ماہ تک جاری رہی، جس میں ڈبلیوٹی او سکریٹریٹ کے اسٹاف کا بھارت دورہ بھی شامل ہے۔

اس دوران مختلف ڈیلیگیشن کی طرف سے ایک ہزار سے زائد سوالات اٹھائے گئے ۔ بھارت نے بھی وسیع بین وزارتی اور مختلف متعلقہ فریقوں کے ساتھ مشاورت کے ذریعے ان سوالات اور وضاحت طلب امور کے جوابات پیش کئے۔ یہ بھارت کے لیے ایک اہم موقع تھا کہ وہ عالمی تجارتی تنظیم کے تمام رکن ممالک کے سامنے اپنی اقتصادی اور ترقیاتی ترجیحات اور وژن کی وضاحت کرے اور یہ بتائے کہ بھارت عالمی دولت اور خوشحالی میں مزید اضافے کے لیے کس طرح اپنا کردار ادا کرسکتا ہے۔ بھارت کا گزشتہ تجارتی پالیسی جائزہ 2021 میں ایسے وقت میں کیا گیا تھا جب دنیا غیر معمولی کووِڈ-19 وبا کی گرفت میں تھی۔ اگرچہ صحت کا بحران قابو میں آچکا ہے، تاہم حالیہ عرصے میں اقتصادی کمزوریاں اور توانائی کے ذرائع سمیت ضروری اشیا کی شدید قلت میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ دنیا وبا کے عالمی بحران سے باہر ضرور نکل آئی، لیکن سپلائی چین میں خلل پڑنے سے نئے اور دوبارہ ابھرنے والے چیلنجز پیدا کردیے ہیں۔ ایسے حالات میں بھارت کے آٹھویں تجارتی پالیسی جائزے میں ایک نہایت حوصلہ افزا تصویر سامنے آئی۔ بھارت بڑی معیشتوں میں سب سے مضبوط شرحِ نمو رکھنے والے ممالک میں شامل ہوگیا ہے، اس نے عالمی تجارت میں اپنی موجودگی کو نہ صرف شناخت دی بلکہ اس میں وسعت بھی دی ہے جس کی بنا پر بھارت کو ایک اہم تجارتی شراکت دار کے طور پر تیزی سے تسلیم کیا جارہا ہے۔ عالمی تجارتی تنظیم کے رکن ممالک نے 'وکست بھارت 2047' کے حصول کے لیے بھارت کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ بھارت کی مضبوط اور مسلسل اقتصادی ترقی، عالمی سطح پر بڑھتا ہوا تعاون اور تیز رفتار ڈیجیٹل تبدیلی، مجموعی طور پر 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بننے کے اس کے وژن کی جانب مسلسل پیش رفت کی عکاسی کرتے ہیں۔ رکن ممالک نے مجموعی طور پر بھارت کی اقتصادی مضبوطی اور کثیر فریقی تجارتی نظام کے ساتھ اس کے تعمیری تعاون کو سراہا۔ اس جائزے میں رکن ممالک کی وسیع پیمانے پر شرکت محض نگرانی یا جانچ پڑتال کی علامت نہیں ہے، بلکہ یہ اس بات کا بھی واضح اشارہ ہے کہ بھارت کی اقتصادی تبدیلی اب عالمی سطح پر کس قدر گہری دلچسپی کا مرکز بن چکی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ 2021-22 سے 2025-26 کے دوران بھارت کی معیشت میں اوسط سالانہ شرحِ نمو تقریباً 8 فیصد رہی۔ 2025-26 میں بھارت کی مجموعی برآمدات ریکارڈ 863 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، جن میں 441.8 ارب امریکی ڈالر کی اشیا کی برآمدات اور 421.3 ارب امریکی ڈالر کی خدمات کی برآمدات شامل ہیں۔ ساتویں تجارتی پالیسی جائزے کے بعد کے عرصے میں بھارت نے کئی انتہائی اہم شعبوں میں مضبوط اور لچکدار نظام قائم کرنے کی سمت واضح پیش رفت کی، جبکہ اس کے تجارتی شراکت داروں کے لیے بھارت کی ترقی کی داستان کا حصہ بننے کے لیے ایک بے مثال موقع بھی پیدا ہوا۔ جائزے کے عرصے کے دوران بھارت نے اپنی اقتصادی رفتار دوبارہ حاصل کی اور عالمی منڈیوں کے لیے اشیا اور خدمات، دونوں کے ایک اہم ذریعۂ فراہمی کے طور پر اپنی پوزیشن مزید مستحکم کی۔ اگر ہم بھارت کے نواحی ممالک پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ڈیجیٹل معیشت کے علاوہ کہیں اور یہ تبدیلی اتنی نمایاں نظر نہیں آتی۔ ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے (ڈی پی آئی) نے بھارت کو بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل نظام قائم کرنے کے قابل بنایا ہے۔

بھارت کی تجارتی پالیسی اب زیادہ بیرونی رُخ اختیار کرچکی ہے، جس کے تحت ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں طرح کی معیشتوں کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدوں کا ایک وسیع ہوتا ہوا نیٹ ورک نافذ العمل ہے یا زیرِ غور ہے۔ جائزے میں یہ بات بھی واضح ہوئی کہ آزاد تجارتی معاہدوں کے حوالے سے بھارت کی سرگرمیاں عالمی تجارتی تنظیم کے کثیر فریقی تجارتی نظام کے ساتھ جاری ہیں۔ بھارت نے رکن ممالک کو یقین دلایا کہ عالمی منڈیوں کے ساتھ انضمام کے لیے اس کا نقطۂ نظر اپنے ترقیاتی حقائق سے نمٹنے کے لیے درکار پالیسی گنجائش کے ساتھ متوازن رہے گا۔ بھارت نے کسانوں کے معاشی مفادات کے تحفظ اور غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ''آتم نربھر بھارت'' یا خود کفالت کا مطلب عالمی معیشت سے خود کو الگ تھلگ کرنا ہرگز نہیں ہے۔ بھارت کے لیے اس کا بڑھتا ہوا مفہوم یہ ہے کہ ملکی صلاحیتوں، مضبوط اور لچکدار سپلائی چینز اور تکنیکی صلاحیت کو فروغ دیا جائے، تاکہ ملک زیادہ مضبوط پوزیشن کے ساتھ عالمی تجارت میں حصہ لے سکے۔

کہیں آپ 'دماغی نکسل' تو نہیں

معصوم مرادآبادی

یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ کی فصیل سے وزیراعظم نریندر مودی نے 'دماغی نکسل' کی جو اصطلاح استعمال کی ہے، اس نے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچادی ہے۔ 'نکسل ازم' تاریخی طور پر ایک ایسی مسلح جدوجہد سے عبارت ہے جو تشدد کے راستے سے حکومت کو چیلنج کرتی ہے۔ نکسلائٹ روایتی طور پر جنگلوں میں رہتے ہیں، بندوق استعمال کرتے ہیں اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے سب کچھ کر گزرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، لیکن وزیراعظم نے 'نکسل ازم' کے نظریے کو جنگل سے نکال کر جمہوری زندگی میں داخل کردیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اس بیان کو نئے معنی پہنائے جارہے ہیں ۔ اگر وہ 'دماغی نکسل' کی تشریح کردیتے تو لوگوں کو مغزماری نہیں کرنی پڑتی۔ اب ہر شخص اپنا دماغ ٹٹول ٹٹول کر دیکھ رہا ہے کہ کہیں اس میں کوئی 'نکسلی' تو چھپا ہوا نہیں بیٹھا ہے۔ اپنے سیاسی مخالفین کو زیر کرنے کے لیے موجودہ حکومت میں ایسی اصطلاحوں کا چلن کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس سے پہلے 'اربن نکسل'، 'ٹکڑے ٹکڑے گینگ'، 'ایوارڈ واپسی گینگ' اور 'خان مارکیٹ گینگ' کی اصطلاحیں آپ نے سنی ہوں گی۔ 'اربن نکسل' کی اصطلاح خاص طور پر انسانی حقوق کے ان کارکنوں کے لیے ایجاد کی گئی تھی جو لنچنگ کے خلاف آواز اٹھارہے تھے۔ یہ زیادہ تر سول سوسائٹی کے لوگ تھے، جو آج بھی انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف صف آراء ہیں اور حکومت کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرتے ہیں۔ لیکن جب ایک بار پارلیمنٹ میں یہ پوچھا گیا کہ اس ملک میں 'اربن نکسل' کون ہیں تو حکومت نے اس سے ہاتھ کھینچ لیے اور کہا کہ کسی سرکاری ایجنسی کے پاس اس قسم کے لوگوں کی کوئی تفصیلات موجود نہیں ہیں۔

درحقیقت اس حکومت کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ مخالفت کی آوازوں کو قطعی برداشت نہیں کرتی۔ اس حکومت میں مخالفت کی آوازوں کو دبانے اور درکنار کرنے کی روش کا اندازہ 'انڈین ایکسپریس' کی ایک تازہ رپورٹ سے بھی ہوتا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے کچھ عرصے سے حکومت اوسطاً ہر منٹ میں کسی نہ کسی پوسٹ کو ڈیلیٹ کرنے کا حکم سوشل میڈیا پلیٹ فارم دیتی رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق رواں سال کے دوران مارچ سے جولائی کے درمیان ایک لاکھ 95 ہزار سوشل میڈیا پوسٹ بلاک کی گئی ہیں۔ یعنی حکومت نے ہر اس آواز کو دبادیا جو اس کے حق میں نہیں تھی۔ سوال یہ ہے کہ جمہوری طور پر منتخب ایک حکومت اتنی خوفزدہ کیوں ہے؟

حکومت کا طرزِعمل یہ ہے کہ جو لوگ اس سے سوال پوچھتے ہیں وہ ان کا جواب دینے کی بجائے الٹے انھیں ہی کٹہرے میں کھڑا کرتی ہے۔ حالیہ دنوں میں اس حکومت کو جب اپنی سب سے بڑی آزمائش سے گزرنا پڑا تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے ۔ یہ آزمائش ان طلبہ کی طرف سے پیش کی گئی جنھیں بدعنوان سرکاری مشنری کے سبب اپنا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ اسی کے نتیجے میں 'کاکروچ جنتا پارٹی' کے نام سے طلبہ کی ایک پارٹی وجود میں آگئی۔ حالانکہ اس پارٹی کا قیام سی جی آئی کے اس بیان کے ردعمل میں ہوا تھا جس میں انھوں نے ملک کے بےروزگار نوجوانوں کو 'کاکروچوں' سے تشبیہ دی تھی لیکن اس پارٹی نے نیٹ کا پرچہ لیک ہونے کے بعد نوجوانوں میں پھیلی ہوئی مایوسی اور شدید ناراضگی کو ایک زبان دی۔ یہ سب جنتر منتر پر جمع ہوگئے اور انھوں نے وزیرتعلیم دھرمیندر پردھان کو مستعفی ہونے پر مجبور کردیا۔ اس طرح حکومت کو پہلی بار شرمندگی سے دوچار ہونا پڑا۔ اس شرمندگی کا انتقام لینے کے لیے احتجاجی طلبہ پر پارلیمنٹ مارچ کے دوران پولیس نے طاقت کا بےرحمانہ استعمال کیا، جس کی چوطرفہ مذمت ہوئی اور اب اس کی جانچ کیلیے سپریم کورٹ نے ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔

جہاں تک نکسلیوں کا تعلق ہے تو ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ اس ملک میں نکسل وادی یا نکسلائٹ ماؤوادی سیاسی فکر کی پیروی کرنے والوں کو کہا جاتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سرکار سے لڑنے اور سماجی ومعاشی نظام میں تبدیلی لانے کے لیے مسلح جدوجہد کا سہارا لیتے رہے ہیں۔ اس تحریک کا آغاز 1967 میں مغربی بنگال کے ایک چھوٹے سے گاؤں 'نکسل باڑی' سے ہوا تھا اور اسی مناسبت سے اسے نکسلی تحریک کہا جاتا ہے۔ غریب کسانوں اور آدی واسیوں نے دولت مند مقامی زمینداروں کے خلاف پرتشدد احتجاج کے طور پر یہ تحریک شروع کی تھی۔

وزیراعظم نے اسی پس منظر میں اپنی لال قلعہ کی تقریر میں کہا ہے کہ 'نکسل واد اور ماؤ واد نے لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل برباد کیا۔ متعدد ماؤں سے ان کے بیٹے چھین لیے اور خاندانوں کے خوابوں کو چکنا چور کردیا ۔ نکسل واد نے چار دہائیوں تک ملک کے بڑے حصے کو دبوچ کر رکھا اور آئین کی دھجیاں اڑائیں ۔' انھوں نے یہ بھی کہا کہ 'اس سنگھرش میں 3500 سے زیادہ سیکورٹی اہل کار شہید ہوئے جبکہ جنگ میں بھی اتنے فوجیوں کی موت نہیں ہوتی ۔' مودی نے کہا کہ '2014 میں جب ہمیں موقع ملا تو ہم نے ملک کو نکسل واد سے آزاد کرانے کا عہد کیا۔ آج خوشی ہے کہ نکسل واد کے پاس آخری سانس لینے کی بھی طاقت نہیں رہی۔'' وزیراعظم نے کہا کہ ''جن علاقوں میں کبھی نکسل وادیوں کی گولیاں چلتی تھیں، آج وہاں نکسل واد سے آزادی کے بعد ترقی اور اعتماد کا ترنگا لہرارہا ہے۔'' مودی نے کہا کہ ''ماؤوادی سوچ والے لوگ کبھی اقتدار کے گلیاروں میں بیٹھے تھے اور سرکاری کمیٹیوں میں مشیر کے طور پر رہ کر انھوں نے سرکاری پالیسیوں کو متاثر کیا۔' وزیراعظم کے اس بیان کے جس حصے پر سب سے زیادہ اعتراض درج کرایا جارہا ہے، اس میں انھوں نے کہا ہے کہ 'جہاں جنگل میں ہتھیار اٹھانے والے نکسلیوں کو ختم کردیا گیا ہے، وہیں دماغی نکسل اب بھی موجود ہیں، ان کی شناخت کرکے انھیں الگ تھلگ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ملک کے نوجوانوں کو ایک ترقی یافتہ ہندستان کے لیے متحد کیا جاسکے۔''

وزیراعظم نے اپنی تقریر میں حالانکہ کسی کا نام نہیں لیا ہے، لیکن ان کے اس بیان کو طلبہ کی اس تحریک کے پس منظر میں دیکھا جارہا ہے جس نے حکومت کے ہاتھ پاؤں پھلادیئے ہیں۔ سبھی جانتے ہیں کاکروچ جنتا پارٹی کی تحریک کو عروج پر لے جانے میں سب سے زیادہ بائیں بازو کی تنظیموں کے طلبہ کا ہاتھ رہا اور انھوں نے بڑے منظم طریقے سے طلبہ کے جذبات کو ایک زبان دی، اسی لیے سمجھا جارہا ہے کہ وزیراعظم کا روئے سخن ان ہی طرف ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ دانشور طبقے کو نکسلائٹ تحریک سے جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ 2014 سے جب بھی حکومت کے خلاف کوئی احتجاج ہوا ہے تو اسے ماؤ وادیوں سے جوڑ کر اس کی اہمیت کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور ان کے خلاف نت نئی اصطلاحیں ایجاد کی گئی ہیں۔ یہ بات سبھی معلوم ہے کہ موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد جمہوریت، سیکولرازم، اور بولنے کی آزادی خطرے میں ہے اور سماج کے کمزور طبقوں کی زندگی اجیرن کردی گئی ہے۔ خاص طور پر مسلمان اس حکومت کا سب سے بڑا نشانہ ہیں ۔ ان کا مذہب ، عبادت گاہیں اور جان ومال پر مسلسل خطرات منڈلارہے ہیں۔ گاؤکشی کے الزام میں ان کی لنچنگ ملک میں عام بات ہے۔ مسلسل ایسے قانون بنائے جارہے ہیں جن کی ضرب مسلمانوں پر پڑرہی ہے۔ ان پریشان کن حالات کے خلاف جب شہری حقوق کے کارکن آواز بلند کرتے ہیں تو انھیں 'اربن نکسل' اور 'دماغی نکسل' کہہ کر ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اب اس قسم کوششوں کا الٹا ہی اثر ہورہا ہے۔ ملک کے نوجوان بیدار ہوچکا ہے اور وہ اپنے حقوق کے لیے پوری طاقت کے ساتھ میدان میں ہے۔☆

masoom.moradabadi@gmail.com

ملک میں جمہوریت کے لیے جدوجہد ضروری

جاوید جمال الدین

ہندوستان کی موجودہ سیاست میں جاری نظریاتی کشمکش کو اگر ایک بنیادی سوال میں سمیٹا جائے تو وہ یہ ہے کہ کیا ڈیڑھ ارب آبادی والے ملک میں چند افراد یا کوئی ایک تنظیم یہ طے کرے گی کہ پورے ملک کے لیے سچ کیا ہے، یا ہر شہری کو اپنی زندگی، اپنے تجربات، اپنے خوابوں اور اپنی سچائی کو خود سمجھنے اور تلاش کرنے کا حق حاصل ہوگا؟ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے جمعرات کو جواہر بھون میں منعقدہ پروگرام ''ہرا بھرا سوراج: راجیو گاندھی کے ویژن کو خراج'' سے خطاب کرتے ہوئے اسی سوال کو ہندوستان کی موجودہ نظریاتی جنگ کا مرکزی نکتہ قرار دیا۔

راہل گاندھی کی تقریر محض بھارتیہ جنتا پارٹی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پر سیاسی تنقید تک محدود نہیں تھی، بلکہ اس میں فرد کی آزادی، سوراج، تعلیم، امتحانی نظام، معاشی مساوات، مذہبی وسماجی شمولیت اور جمہوری حقوق کے بارے میں ان کے سیاسی تصور کی جھلک بھی نمایاں تھی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ایک ایسا گروپ موجود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہر شخص کی سچائی جانتا ہے، حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان اپنے تجربات، دکھوں، خوابوں اور حالات کو خود سب سے بہتر جانتا ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی طالب علم ان کے پاس آتا ہے تو ان کا کام اسے یہ بتانا نہیں کہ اس کی سچائی کیا ہے، بلکہ اس کی بات سننا، اس کے تجربے کا احترام کرنا اور اسے سمجھنے کی کوشش کرنا ہے۔ ان کے مطابق اگر وہ خود یہ سمجھنے لگیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کی سچائی کو پوری طرح جانتے ہیں تو یہ غیر معقول بات ہوگی، کیونکہ انہوں نے وہ حالات نہیں جھیلے جو دوسرے شخص نے جھیلے ہیں، نہ وہ چیزیں دیکھی ہیں جو اس نے دیکھی ہیں۔ اسی بنیاد پر راہل گاندھی نے آر ایس ایس پر الزام عائد کیا کہ اس نے یہ فرض کرلیا ہے کہ وہ ہندوستان کے تقریباً ڈیڑھ ارب لوگوں کی سچائی جانتی ہے۔

یہاں راہل گاندھی نے ''سوراج'' کی بھی وسیع تشریح پیش کی۔ ان کے مطابق سوراج کا مطلب صرف بیرونی آزادی نہیں بلکہ ''اپنے اوپر راج'' ہے۔ یعنی انسان اپنی سوچ، اپنے فیصلوں اور اپنی زندگی کی ذمہ داری خود قبول کرے۔ کسی دوسرے شخص کو آزادی دی جاسکتی ہے، لیکن اسے سوراج نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ سوراج بنیادی طور پر فرد کے اندر سے پیدا ہونے والی آزادی، خودشناسی اور اپنی زندگی کے بارے میں خود فیصلہ کرنے کی صلاحیت کا نام ہے۔

اسی تصور کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر کوئی نوجوان انجینئر، باورچی، موچی یا خلاباز بننا چاہتا ہے تو اسے اپنی پسند کے مطابق زندگی کا راستہ اختیار کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ حکومت اور ریاست کی ذمہ داری یہ نہیں کہ وہ شہریوں کو ایک مخصوص سانچے میں ڈھالیں، بلکہ یہ ہے کہ ان کے تخیل اور خوابوں کے دروازے کھولے جائیں، انہیں تعلیم، مواقع اور ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق آگے بڑھ سکے۔

راہل گاندھی نے اس تصور کو مہاتما گاندھی کے ہندوستان اور سوراج کے نظریے سے جوڑا۔ ان کے مطابق گاندھی کا تصور ایسا ہندوستان تھا جہاں ہر انسان کو اپنی زندگی کا راستہ تلاش کرنے کی آزادی حاصل ہو۔ لیکن یہ تصور اس وقت تک عملی شکل اختیار نہیں کرسکتا جب تک ملک کا تعلیمی نظام عام آدمی کی پہنچ میں نہ ہو اور امتحانات کا نظام منصفانہ نہ بنایا جائے۔ اگر تعلیم انتہائی مہنگی ہو اور امتحانی نظام طلبہ کے ساتھ انصاف نہ کرے تو نوجوانوں کے خواب محض خواب بن کر رہ جاتے ہیں۔

ان کی تقریر کا ایک اہم پہلو معاشی نظام سے متعلق بھی تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ گاندھی کے ہندوستان کی تعمیر ایسے مالیاتی نظام کے تحت ممکن نہیں جس میں دولت اور وسائل چند افراد یا بڑے گروپوں کے گرد مرتکز ہوجائیں۔ اسی طرح سیاسی نظام بھی ایسا ہونا چاہیے جو عوام سے جڑا ہو اور عام شہری کو اپنی آواز بلند کرنے اور اپنے مستقبل کے فیصلوں میں حصہ لینے کا حقیقی موقع فراہم کرے۔

راہل گاندھی نے اس نظریاتی بحث کو ملک کے مختلف محروم اور کمزور طبقات سے بھی جوڑا۔ انہوں نے بی جے پی پر الزام عائد کیا کہ مسلمانوں، عیسائیوں اور سکھوں کو یہ احساس دلایا جارہا ہے کہ ان کی موجودگی اور شناخت کی اہمیت نہیں۔ قبائلی برادریوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ انہیں اپنی زمین اور وسائل سے محرومی کا خوف ہے، جبکہ دلتوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کو بھی وہ مناسب اہمیت نہ دینے کا الزام بی جے پی پر عائد کرتے ہیں۔

ان الزامات کی اپنی سیاسی تعبیر ہوسکتی ہے اور بی جے پی یقیناً ان سے اختلاف کرتی رہی ہے، لیکن راہل گاندھی کی تقریر میں ایک بنیادی سوال ضرور نمایاں ہوا: ہندوستانی قومیت کا دائرہ کتنا وسیع ہے؟ کیا ہندوستان صرف اکثریت کی شناخت سے تشکیل پاتا ہے یا اس میں مذہب، ذات، جنس اور علاقے سے قطع نظر ہر شہری کی یکساں شرکت ضروری ہے؟ راہل گاندھی کے مطابق ہندوستان کی تعمیر اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک ہر فرد کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ ملک اس کا بھی ہے، یہاں اس کی عزت ہوتی ہے اور اس کی سچائی کی تلاش بھی اہمیت رکھتی ہے۔

اسی نظریاتی بحث کا ایک عملی پہلو دہلی میں پیلٹ گن سے زخمی ہونے والے 19 سالہ ساحل لوچپ کے معاملے میں سامنے آیا۔ ساحل، جو 20 جولائی کو ایک احتجاج کے دوران زخمی ہوا تھا، کے بارے میں بتایا گیا کہ پیلٹ کے چھروں سے اس کی ایک آنکھ کی بینائی متاثر ہونے کا خطرہ ہے، جبکہ کچھ چھرے اس کے دل کے قریب موجود ہیں اور انہیں نکالنے میں بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔

ساحل کے معاملے میں ایف آئی آر درج نہ ہونے کے خلاف راہل گاندھی نے دہلی کے مندر مارگ پولیس اسٹیشن سے اپنی کوشش شروع کی۔ ساحل اور اس کی والدہ جیوتی بھی ان کے ساتھ تھیں۔ جب وہاں ان کی درخواست پر کارروائی نہ ہوئی تو وہ پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن پہنچے اور نئی دہلی ضلع کے ڈپٹی کمشنر پولیس سچن شرما سے ملاقات کی۔ بات چیت بےنتیجہ رہنے کے بعد راہل گاندھی نے پولیس اسٹیشن کے باہر دھرنا شروع کردیا۔

اس احتجاج میں پرینکا گاندھی، جے رام رمیش، وویک تنکھا، سپریا شرینیت اور پارٹی کے دیگر سینئر رہنما بھی موجود تھے۔ راہل گاندھی نے واضح کیا کہ ان کا مطالبہ صرف ایف آئی آر اور تفتیشی افسر کی تعیناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ کئی ماہ تک پولیس اسٹیشن کے باہر بیٹھے رہیں گے۔ ان کا الزام تھا کہ پولیس افسر ''اوپر سے'' ہدایات کا حوالہ دے رہے ہیں، جبکہ متاثرہ نوجوان اور اس کی والدہ کئی دنوں سے ایک پولیس اسٹیشن سے دوسرے پولیس اسٹیشن کے چکر لگارہے تھے۔

بعدازاں پولیس نے ساحل کے معاملے میں ایف آئی آر درج کی۔ پولیس کے مطابق کارروائی بھارتیہ نیائے سنہتا کی متعلقہ دفعات کے تحت کی گئی، جن میں خطرناک ہتھیار یا ذرائع سے چوٹ پہنچانے اور دوسروں کی زندگی یا ذاتی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے سے متعلق دفعات شامل ہیں۔ ایف آئی آر درج ہونے کے بعد راہل گاندھی نے اسے ''انصاف کی جانب پہلا قدم'' قرار دیتے ہوئے کئی گھنٹوں سے جاری دھرنا ختم کردیا۔

اس معاملے میں راہل گاندھی نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کو بھی براہ راست نشانہ بنایا، کیونکہ دہلی پولیس وزارت داخلہ کے ماتحت ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر جرم ہوا ہے، جسم سے پیلٹ برآمد ہوئے ہیں اور نوجوان شدید زخمی ہوا ہے تو پولیس کو ایف آئی آر درج کرنے میں تامل کیوں تھا؟ انہوں نے اسے آئینی حقوق اور انصاف کے بنیادی اصولوں سے جوڑا اور کہا کہ وہ ساحل اور اس جیسے دیگر متاثرہ طلبہ کے لیے انصاف کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

راہل گاندھی کے دھرنے پر بی جے پی نے سخت ردعمل ظاہر کیا۔ پارٹی کے سینئر رہنماؤں نے اسے ''انارکی کی سیاست''، سیاسی مایوسی اور میڈیا کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش قرار دیا۔ روی شنکر پرساد نے عدالتی عمل اور اعلیٰ سطحی کمیٹی کا حوالہ دیتے ہوئے احتجاج پر سوال اٹھایا، جبکہ جے پی نڈا نے اسے حقیقی انصاف کے بجائے سیاسی حکمت عملی قرار دیا۔ راج ناتھ سنگھ نے اسی دوران وندے ماترم کے معاملے کو بھی اٹھایا اور اسمرتی ایرانی نے احتجاج کو ''دکھاوا'' قرار دیا۔ بی جے پی کے ان حملوں کے باوجود امیت شاہ کی خاموشی سیاسی بحث کا موضوع بنی رہی۔

یہ پورا واقعہ راہل گاندھی کی وسیع تر سیاسی حکمت عملی سے بھی جڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایک طرف وہ فرد کے تجربے، آزادی اور خود اختیاری کی بات کررہے ہیں اور دوسری طرف ایسے معاملات کو اٹھا رہے ہیں جن میں ان کے مطابق ریاستی اداروں سے عام شہری کے حقوق کا تحفظ مطلوب ہے۔ اگر شہری اپنی زندگی اور سچائی کا خود تعین کرنے کا حق رکھتا ہے تو ریاستی اداروں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اس حق، عزت اور انصاف کی حفاظت کریں۔

آخرکار ہندوستانی جمہوریت کا اصل امتحان یہی ہے کہ اختلاف کے باوجود کیا ہر شہری کو برابر کی عزت، آواز اور مواقع حاصل ہیں؟ کسی سیاسی جماعت یا تنظیم کو اپنے نظریے کے مطابق ملک کی سمت متعین کرنے کا حق ضرور حاصل ہے، لیکن جمہوریت میں کسی فرد یا گروہ کی سچائی کو تمام شہریوں پر حتمی سچ کے طور پر مسلط نہیں کیا جاسکتا۔ ہندوستان کی طاقت اس کے تنوع میں ہے اور اس تنوع کی حفاظت صرف آئینی دفعات سے نہیں بلکہ سماجی رویوں اور سیاسی برداشت سے بھی ہوتی ہے۔

راہل گاندھی کا ''سوراج'' کا تصور اسی بڑے سوال کو سامنے لاتا ہے۔ سوراج اگر واقعی اپنے اوپر راج ہے تو پھر اس میں فرد کو اپنی شناخت، اپنی سوچ، اپنے خواب اور اپنی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق بھی شامل ہوگا۔ ریاست کا کام اس سفر کو روکنا نہیں بلکہ اسے آسان بنانا ہوگا۔ تعلیم سستی اور معیاری ہو، امتحانات منصفانہ ہوں، معاشی مواقع وسیع ہوں، سیاسی ادارے عوام کے سامنے جواب دہ ہوں اور مذہب، ذات، زبان یا جنس کی بنیاد پر کسی شہری کو یہ احساس نہ ہو کہ وہ اس ملک میں اجنبی ہے۔ ہندوستان کا مستقبل شاید اسی توازن میں پوشیدہ ہے: ایک ایسا ملک جہاں اکثریت کو اپنی شناخت کے اظہار کی آزادی ہو، مگر اقلیت کو اپنے وجود کے ثبوت کے لیے مسلسل جدوجہد نہ کرنی پڑے؛ جہاں حکومت طاقت کا استعمال کرے تو جواب دہ بھی ہو؛ جہاں طالب علم کی آواز کو اس کے مستقبل کا حصہ سمجھا جائے؛ اور جہاں ہر شہری کو یہ یقین ہو کہ اس کی زندگی، اس کا خواب اور اس کی سچائی بھی ہندوستان کی اجتماعی کہانی کا اہم حصہ ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں راہل گاندھی کا ''سوراج'' ایک سیاسی نعرے سے آگے بڑھ کر ہندوستانی جمہوریت کے بنیادی سوال سے جڑ جاتا ہے: کیا ہندوستان ایسا معاشرہ ہوگا جہاں چند لوگ سب کے لیے سچ طے کریں، یا ایسا جمہوری ملک جہاں ہر شہری کو اپنی زندگی کا راستہ خود تلاش کرنے کا حق حاصل ہو؟ اس سوال کا جواب صرف سیاست دان نہیں، بلکہ ہندوستان کے شہری اپنے اجتماعی عمل، جمہوری شعور اور آئینی اقدار کے ذریعے دیں گے۔

☆☆☆

عوامی شعور سے کس لی مٹھی

نوین جوشی

گاؤں رینی، ضلع چمولی، 26 مارچ 1974 ۔ ایک لڑکی دوڑتی، ہانپتی، چیختی ہوئی گورا دیوی کے آنگن میں پہنچی... ''جنگل کاٹنے آگئے وہ... ہمارا جنگل کاٹ رہے ہیں وہ!''

اس دن گاؤں کے تمام مرد کسی کام سے چمولی گئے ہوئے تھے۔ گورا پریشان ہوگئیں۔ مردوں کی غیر موجودگی میں گاؤں کی ذمہ داری انہی پر تھی۔ وہ 'مہیلا منگل دَل' کی صدر جو تھیں۔ انہوں نے گاؤں کی تمام عورتوں کو اکٹھا کیا اور فوراً جنگل کی طرف دوڑ پڑیں۔ تقریباً 50 مزدور درخت کاٹنے کی تیاری کررہے تھے۔ ٹھیکیدار کا منشی اور 2-4 بندوق بردار بھی ساتھ تھے۔

گورا نے مزدوروں سے کہا... ''دیکھو، ہم تم سے درخواست کرتے ہیں، ہمارا جنگل مت کاٹو۔ جنگل کے بغیر ہم، ہمارے گورو (مویشی) کیسے زندہ رہیں گے؟''

منشی چیخا... ''کٹائی شروع کرو... عورتو، تم یہاں سے بھاگو۔''

گورا ڈٹ گئیں... ''یہ جنگل ہمارا ہے۔ تم نے کیا سوچا، آج گاؤں کے آدمی باہر گئے ہیں تو تم جنگل کاٹ لوگے؟''

عورتوں کے سامنے بندوقیں تان دی گئیں۔ گورا جوش میں آگئیں۔ انہوں نے ساتھیوں سے کہا... ''چلو، سب ایک ایک درخت کو آغوش میں لے لو... دیکھیں، یہ کیسے درخت کاٹتے ہیں!'' مزدور جس درخت کو کاٹنے جاتے، عورتیں اس سے چمٹ جاتیں... ''درخت کاٹنے سے پہلے ہمیں کاٹو'''' خواتین کو بہت ڈرایا دھمکایا گیا، لیکن وہ ڈٹی رہیں۔ آخرکار بندوقیں جھک گئیں۔ مزدور واپس چلے گئے۔ جنگل بچ گیا۔ یہ 'چپکو' کے خیال کا زمین پر اترنا تھا۔ چندی پرساد بھٹ اور کئی کارکن 'چپکو' کا پیغام لے کر گاؤں گاؤں گھوما کرتے تھے۔ گورا دیوی نے بھی ان کی باتیں سنی تھیں۔ انہوں نے 'چپکو تحریک' کرکے دکھادی۔

28 نومبر 1977 ۔ نینی تال میں کماؤں کے جنگلوں کی نیلامی تھی۔ کچھ ماہ قبل چند لڑکوں نے ہنگامہ کیا تو نیلامی ملتوی کرنی پڑی تھی۔ اس لیے اس بار بھاری پولیس بندوبست تھا۔ مخالفت کرنے والوں کی گرفتاری کی تیاری تھی، لیکن وہ کہیں چھپ کر احتجاج کا طریقہ سوچ رہے تھے۔ صبح فلیٹس میں داڑھی والا ایک نوجوان ہڑکا بجا کر کماؤنی میں گیت گانے لگا... ''آج ہمالیہ تمھیں پکار رہا ہے، جاگو جاگو او میرے لال/ میری نیلامی مت ہونے دو، مجھے حلال مت ہونے دو۔''

پولیس-پی اے سی والوں نے سمجھا کہ کوئی بھکاری ہوگا، لیکن وہ گریش تیواری 'گردا' نام کے شاعر تھے، جنہوں نے رات ہی میں ایک پرانے گیت میں نئے بند جوڑ لیے تھے۔ گیت پہاڑ والوں کو للکار رہا تھا کہ جنگل بچاؤ، پہاڑ بچاؤ۔ پورے نینی تال میں خبر آگ کی طرح پھیل گئی۔ جب تک انتظامیہ سمجھ پاتی، نیلامی ہال میں عوام جمع ہوگئی۔ اتنی زبردست مخالفت ہوئی کہ نیلامی منسوخ کرنی پڑی۔

مزاحمت کے یہ طریقے عوامی زندگی سے ہی پیدا ہوسکتے تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عوامی ثقافتی شعور نے عوام کی عدم تشدد پر مبنی مزاحمت کو نئی آواز اور تیور دیے ہیں۔ آزادی کی جدوجہد کے دور میں جلوسوں اور دھرنا مظاہروں میں کتنے جوشیلے گیت گائے جاتے تھے! یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ کئی ریاستوں، خاص طور پر قبائلی اکثریتی ریاستوں کی عوامی تحریکوں میں لوک گیتوں اور خود تخلیق کردہ گیتوں کے ساتھ لوک سازوں نے ایسا سماں باندھا کہ دیکھنے اور سننے والے بھی تحریک کا رہنتے گئے۔ ترقی پسند تنظیموں، ان کی ٹریڈ یونینوں اور 'اپٹا' نے مزاحمت کے گیتوں کو پورے ملک میں مقبول بنایا۔ فیض، ساحر، جعفری، شیلندر، 'مشلھ'، 'گورکھ'، 'چیما' وغیرہ کے گیت ہر تحریک کو رفتار اور تیور دیتے ہیں۔ جلوسوں میں ترہی، نشان، ڈھول دماما وغیرہ لوک ساز حکمرانوں کے کان گونجادیتے ہیں۔ یہی دھارا مزاحمتی شعور بیدار کرنے والے نکڑ ناٹکوں، نعروں اور پوسٹروں تک جاتی ہے۔ یہ گاندھی کا ہی دکھایا ہوا راستہ ہے، جس میں عوامی شعور نے مزید طاقت بھردی ہے۔

جنتر منتر کے حالیہ مظاہرے میں 'جین-زی' کو بھی ڈپلی لے کر گیت گاتے دیکھنا خوش آئند تھا۔ ہاتھوں میں تخلیقی نعرے اور پوسٹر بھی تھے۔ طلبا کی اس مزاحمت نے آمرانہ اور تاناشاہی رجحان والی نریندر مودی حکومت کو جھکنے پر مجبور کردیا۔ اقتدار کا غرور چکنا چور ہوگیا۔ اسی وقت یہ حکومت مدھیہ پردیش میں کین-بیتوا لنک پروجیکٹ کی مخالفت کررہے قبائلیوں اور دیہی باشندوں کی علامتی 'چتا' اور 'پھانسی' تحریک کو کچل رہی تھی۔ ہزاروں قبائلیوں کو مناسب معاوضہ دیے بغیر بے گھر کرنے، جنگل کاٹنے اور پنا ٹائیگر پروجیکٹ کو بھی نقصان پہنچانے والے اس پروجیکٹ کی مخالفت کے لیے وہ 'جل سمادھی' لینے جیسی عدم تشدد پر مبنی مزاحمت کررہے تھے۔ ان کی تحریک اب بھی جاری ہے۔

نرمدا بچاؤ تحریک میں بھی ہم نے مزاحمت کے ایسے طریقے دیکھے۔ ہزاروں قبائلیوں نے بے دخلی اور ناکافی معاوضے کے خلاف اجتماعی جل سمادھی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اپنی اختراعی مزاحمت سے کئی محاذوں پر کامیابی حاصل کی۔ ایسی مزاحمتوں کی سب سے بڑی کامیابی سادہ لوح دیہی باشندوں اور قبائلیوں کا اپنے حقوق کے تئیں بیدار ہونا اور آخری دم تک جدوجہد کرنے کا عزم حاصل کرنا تھا۔ 'ہمارے پاس ایک دریا ہے اور تم ہمیں ہینڈ پمپ دے رہے ہو؟' ایک سادہ لوح قبائلی خاتون نے جب افسران کے سامنے کہا تھا تو ان کی بولتی بند ہوگئی تھی۔ ایسی بات کوئی شہری تحریک کار نہیں کہہ سکتا تھا۔ یہ مزاحمتی عوامی شعور تھا... 'دہلی میں بھی یمنا ندی ہے۔ آپ بجلی بنانے کے لیے اس پر باندھ کیوں نہیں بنالیتے؟ دہلی کو کیوں نہیں ڈبودیتے؟' اس معصوم لیکن طاقتور مزاحمتی سوال کا کسی کے پاس کوئی جواب ہوسکتا ہے بھلا؟

نرمدا تحریک کے ہی ایک اور عام کارکن، چمل کھیڑی (مہاراشٹر) کے قبائلی بچیا جوگل وساوے نے کہا تھا... ''ہم بھوک ہڑتال اور پیدل یاترا جیسی حکمت عملیوں کے بارے میں پہلے نہیں جانتے تھے۔ ہمارے پاس لڑنے کے لیے تیر کمان جیسے روایتی ہتھیار تھے۔ لیکن اب ہم نے وہ سب چھوڑ دیا اور گاندھی جی کے ستیہ گرہ کا راستہ اختیار کرکے اپنے اندر کی آواز اور اٹھی ہوئی مٹھی کو اپنا نیا ہتھیار بنالیا ہے۔'' اپنے جائز مطالبات کے لیے بھوک ہڑتال، پیدل یاترا اور گیت سنگیت کے ساتھ اٹھی ہوئی مٹھی سے زیادہ مؤثر طریقہ اور کیا ہوسکتا ہے! آج ہماری جمہوریت اور آئینی اقدار خطرے میں ہیں لیکن عوام کے پاس مزاحمت کے ایسے بےمثال عدم تشدد پر مبنی طریقے ہیں جن کے سامنے کتنی بھی ظالم اور طاقتور حکومت زیادہ دن نہیں ٹھہر سکتی۔☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ماکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

غِیبت کیا ہے

سید سرفراز عباس کراروی

غیبت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کی اس طرح برائی بیان کرے جو اس میں واقعاً موجود ہو ،علامہ مجلسی علیہ الرحمہ جو مذہب شیعہ کے ایک نہایت جلیل القدر علماء میں شمار ہوتے ہیں اس سلسلہ میں اپنی کتاب عین الحیات میں تحریر فرماتے ہیں کہ غیبت صرف قولی یا زبانی ہی نہیں ہوتی ہے بلکہ غیبت فعلاً بھی ہوتی ہے اور اشارہ وکنایہ سے بھی مثلاً اگر کوئی شخص لنگ کرتا ہے تو اس کی نقل کرنا یا کوئی ماؤف اللسان ہے یعنی کسی کی زبان درست تلفظ سے قاصر ہے تو اس کے تلفظ کی نقل اتارنا وغیرہ یہ سب غیبت میں داخل ہے اور تمام علماء و فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی انسان کی غیبت کرنا حرام ہے سوائے چند جگہوں کے۔

چند جگہوں پر غیبت کرنا جائز ہے:

۔۱ مظلوم اگر دادرسی کے لئے ظالم کا گلہ کرے تو اسے غیبت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

۔۲ مشورہ دینے کے موقع پر کسی کا کوئی عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔

۔۳ اگر استفتاء کے سلسلے میں کسی شخص خاص کو متعین کئے بغیر مسئلہ حل نہ ہوتا ہو تو ضرورت بھر اس کا عیب بیان کرنا غیبت نہ ہوگا۔

۔۴ کسی مسلمان کو ضرر سے بچانے کے لئے کسی خائن وبددیانت کی بددیانتی سے آگاہ کردینا غیبت نہیں ہے۔

۔۵ کسی ایسے شخص کے سامنے کسی کی برائی بیان کرنا جو اسے برائی سے روک سکتا ہو غیبت نہیں ہے۔

۔۶ روایت کے سلسلہ میں راویوں پر نقد وتبصرہ کرنا غیبت نہیں کہلاتا۔

۔۷ اگر کوئی شخص اپنے کسی عیب سے متعارف ہو تو اسے پہچنوانے کے لئے اس کا ذکر کرنا غیبت میں داخل نہیں، جیسے بہرا، گونگا، گنجا وغیرہ۔

۔۸ بغرض علاج طبیب (ڈاکٹر) کے سامنے مریض کے کسی عیب کو بیان کرنا غیبت سے مستثنیٰ ہے۔

۔۹ اگر کوئی غلط نسبت کا مدعی ہو تو اس کے نسبت کی تردید کرنا غیبت نہیں ہے۔

۔۱۰ اگر دو شخص آپس میں کسی ایسی برائی کا ذکر کریں کہ جو انہیں پہلے سے معلوم ہو تو یہ غیبت نہیں ہے تاہم زبان کو بچانا ہی بہتر ہے ممکن ہے ان میں سے ایک بھول چکا ہو۔

۔۱۱ جو علی الاعلان فسق وفجور کرتا ہو اس کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے۔

۔۱۲ اگر کسی کی جان مال اور عزت کا بچاؤ اسی صورت میں ممکن ہو جب اسے کسی عیب سے روشناس کیا جائے تو یہ بھی غیبت میں شمار نہیں ہوگا۔

۔۱۳ اگر ایک مجتہد کو کسی دوسرے مجتہد کی خطا کا پتہ چل جائے اور وہ اسکی رائے کے بطلان پر استدلال کرے تو یہ غیبت نہیں ہے۔

۔۱۴ کسی کی تعزیر وحدود اور قصاص کی خاطر ارباب حل وعقد کے سامنے جرائم کی شہادت دینا غیبت نہیں ہوگا۔

غیبت احادیث میں: سردست چند احادیث مذمت غیبت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

۔۱ کتب اخبار واحادیث میں ملتا ہے کہ جناب رسول خداؐ نے صحابیٔ خاص ابوذر غفاری سے ارشاد فرمایا اے ابوذر غیبت سے پرہیز کرو کیوں کہ غیبت زنا سے زیادہ شدید ہے ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہؐ ایسا کیوں، فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اللہ سے توبہ کرتا ہے اور خدا اس کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے مگر غیبت کے گناہ کو خدا اس وقت تک معاف نہیں کرتا ہے جب تک کہ وہ نہ معاف کرے جس کی غیبت کی ہے (جامع الاخبار، ص ۱۷۲ مطبوعہ نظامی پریس لکھنو ومواعظ المتقین، ص ۱۰۲)

۔۲ ایضاً فرمایا اے لوگو غیبت سے بچو اس لئے کہ غیبت جہنم کے کتوں کی غذا ہے۔

۔۳ نیز ارشاد فرمایا جو بھی کسی مسلمان مرد یا عورت کی غیبت کرے گا خداوند عالم اس کی چالیس دن ورات کی نمازیں اور روزے قبول نہیں فرمائیگا جب تک کہ جس کی غیبت کی ہے وہ معاف نہ کردے جو ماہ مبارک رمضان میں غیبت کریگا اس کے روزوں کا کوئی اجر نہیں ہے۔

۔۴ سعید بن جبیر نے جناب رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن موقف حساب میں دو ایسے اشخاص کو لایا جائے گا جن میں ایک کے ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال ہوگا جب وہ اپنے نامۂ اعمال کو دیکھے گا اور کوئی نیکی نہ ہوگی تو کہے گا پروردگارا یہی میرا نامۂ اعمال ہے جس میں کوئی بھی نیکی نہیں تو جواب آئے گا تمہارا رب نہ کسی کو گمراہ کرتا ہے نہ بھولتا ہے بات یہ ہے کہ تیرے تمام نیک اعمال لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے زائل ہوچکے ہیں اس کے بعد دوسرا شخص لایا جائے گا اور اس کے نامۂ اعمال کو اسے دے دیا جائے گا تو وہ دیکھے گا کہ اس کے نامہ میں طاعات ونیکیوں کی کثرت ہے کہے گا بارالہا کیا یہی میرا نامۂ عمل ہے میں نے تو کوئی بھی نیکی نہیں کی ہے پھر یہ کیسی نیکیاں میرے حق میں مرقوم ہیں تو آواز آئے گی فلاں شخص نے تیری غیبت کی تھی اس بنا پر اس کے تمام اعمال تیرے حق میں لکھ دئے گئے ہیں۔

۔۵ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے غلط ہے جو شخص اپنے کو ولد حلال تصور کرتا ہے درنحالیکہ وہ لوگوں کا گوشت غیبت کی وجہ سے کھاتا ہے آپؐ نے مزید فرمایا غیبت کرنے والا اور سننے والا گناہ میں دونوں شریک ہیں ۔(ابواب الجنان جلد اول، ص ۳۹۵ مصنفہ علامہ محمد رفیع واعظ قزوینی طبع نول کشور پریس لکھنو ۱۳۰۲ھ)

غیبت اور بہتان (الزام تراشی) میں تفریق:
بہتان اور غیبت میں فرق یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں ایسی برائی بیان کرے جو واقعاً اس میں نہ ہو تو وہ بہتان ہے اور اگر واقعاً ہو تو اس کا نام غیبت ہے (فروق اللغات قلمی مصنفہ حقیر) بہتان یا الزام کی مذمت میں حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جو کسی مؤمن یا مؤمنہ پر بہتان باندھے یا اس کے خلاف کوئی ایسی بات پیش کرے جو اس میں پائی نہ جاتی ہو تو خداوند عالم اسے آگ کے ایک ٹیلے پر کھڑا کردیگا یہاں تک کہ جو کچھ اس نے بہتان لگایا ہوگا وہ بیان کردیگا (جامع الاخبار، ص ۱۷۴)

ایضاً منقول ہے کہ جو اپنے کسی بھائی پر تہمت لگائے اس کے دل سے ایمان اسی طرح ختم ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں مخلوط ہو کر پگھل جاتا ہے (کتاب کافی از علامہ کلینیؒ)

آخر کلام میں رب العالمین کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ وہ جملہ مسلمانوں کو غیبت جیسی مہلک برائی سے اجتناب کی توفیق کرامت فرمائے اور ہم سبھوں کا انجام بخیر کرے، آمین!

☆☆☆☆☆☆

غَیبت کے اندھیروں میں انتظار کا چراغ وارثِ حسینؑ کے ظہور کی تیاری

مولانا سید علی ہاشم عابدی

شہادتِ امام حسن عسکری علیہ السلام؛ امامت کے نئے دور کا آغاز

8 ربیع الاول سنہ 260 ہجری کو گیارہویں امام، حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کو بھی شہید کردیا گیا۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے ساتھ ہی آپؑ کے فرزند ارجمند، منجیِ عالمِ بشریت، قطبِ عالمِ امکان، لنگر زمین وزمان حضرت صاحب الزمان امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی امامت کا آغاز ہوا۔

یہ وہ امامت تھی جس کے سامنے صرف ایک حکومت نہیں، پوری دنیا کی باطل طاقتیں صف آرا تھیں۔ بیرونی دشمنوں کے ساتھ نام نہاد اسلامی حکمران بھی آپؑ کے وجود سے خوف زدہ تھے۔ مختلف باطل گروہ آپؑ کے مقابلے میں کھڑے تھے اور بعض نے تو منصبِ امامت تک کا دعویٰ کر ڈالا۔

لیکن حق کو کسی دعوے کی ضرورت نہیں ہوتی؛ حق اپنی دلیل خود ہوتا ہے۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی امامت کے آغاز ہی کے ساتھ غیبتِ صغریٰ کا دور بھی شروع ہوا۔ تاہم جہاں ضرورت پیش آئی، حجتِ خدا نے اپنے وجودِ مبارک کا تعارف بھی کرایا تاکہ دشمنوں کی سازشیں ناکام ہوں اور اہلِ حق پر حجت تمام ہو۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد حکومت کی کوشش تھی کہ کسی سرکاری فرد کے ذریعہ نمازِ جنازہ پڑھوا کر یہ تاثر دیا جائے کہ سلسلۂ امامت ختم ہو چکا ہے۔ مگر اچانک ایک کم سن بچہ آگے بڑھا؛ عمر صرف چند برس تھی، لیکن اس کے وجود میں امامت کا جلال تھا۔

وہ حضرت حجت ابن الحسن امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔

آپؑ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور دشمنوں کی تمام سازشوں کو ایک لمحے میں ناکام بنادیا۔ جس امام کو دشمن دنیا سے چھپانا چاہتا تھا، وہ خود اپنے والدِ مظلوم کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے ظاہر ہوا اور پھر نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔

یہ منظر گویا تاریخ کو بتا رہا تھا کہ امامت ختم نہیں ہوئی؛ صرف نظروں سے پردہ اٹھالیا گیا ہے۔

اسی طرح میراث کے معاملات میں بھی جب جعفر نے اعتراض کیا اور اہلِ بیت علیہم السلام کے گھرانے کے حقوق کے معاملے میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں تو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف حسبِ ضرورت ظاہر ہوئے اور حق کی حفاظت فرمائی۔

غیبتِ صغریٰ سے غیبتِ کبریٰ تک

روایاتِ اہل بیت علیہم السلام میں غیبتِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو دو ادوار میں بیان کیا گیا ہے:

غیبتِ صغریٰ اور غیبتِ کبریٰ۔

غیبتِ صغریٰ کا آغاز 8 ربیع الاول 260 ہجری سے ہوا اور 15 شعبان 329 ہجری کو آخری خاص نائب، جناب محمد بن علی سمری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے ساتھ یہ دور اختتام پذیر ہوا۔

اس زمانے میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے چار خاص نائب رہے:

1. جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ تعالیٰ علیہ
2. جناب محمد بن عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہ
3. جناب حسین بن روح نوبختی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ
4. جناب محمد بن علی سمری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

ان کے بعد غیبتِ کبریٰ کا آغاز ہوا، جو آج تک جاری ہے اور ظہورِ پُرنور تک جاری رہے گی۔

یہ محض امام کی نظروں سے اوجھل ہونے کا نام نہیں؛ یہ انسانیت کے لئے ایک عظیم امتحان بھی ہے۔

غیبت کیوں؟

علمائے امامیہ نے غیبت کے متعدد اسباب بیان فرمائے ہیں۔ ان میں دو اہم اسباب قابلِ ذکر ہیں۔

پہلا: امامؑ کی جان کی حفاظت: شیخ صدوق رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے کمال الدین وتمام النعمۃ میں جناب زرارہ بن اعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ حجتِ خدا قتل نہ ہو۔

دوسرا: شیعوں کی آزمائش: غیبت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اہلِ ایمان آزمائے جائیں، خالص لوگ غیر خالص لوگوں سے جدا ہوں اور ایمان صرف دعوے کا نام نہ رہے۔

جناب جابر جعفی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فرج کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ فرج اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تمہاری آزمائش نہ ہو؛ پھر آزمائش، پھر آزمائش، یہاں تک کہ آلودگی دور ہو جائے اور پاکیزگی باقی رہ جائے۔

گویا غیبت صرف امامؑ کا انتظار نہیں، اپنے آپ کو انتظار کے قابل بنانے کا نام ہے۔

منتظر کون ہے؟

یہ سوال بہت اہم ہے کہ عصرِ غیبت میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

روایات میں مختلف ذمہ داریاں بیان ہوئی ہیں؛ تقیہ، دعائے غریق، کثرت سے دعائے فرج، انتظارِ فرج اور امامِ عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے وابستگی ان میں شامل ہیں۔

مگر انتظار کا سب سے گہرا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے کردار کو امامؑ کے ظہور کے قابل بنائے۔

ہم جس امام کے منتظر ہیں وہ وارثِ حسینؑ ہیں۔

وہ امام جن کے بارے میں ہمارے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں ظلم وباطل کے خاتمے اور عدل وحق کے قیام کے لئے ذخیرہ فرمایا ہے۔ لہٰذا جو شخص امام حسین علیہ السلام کے وارث یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لشکر میں شامل ہونے کا آرزومند ہے، اسے پہلے کربلا کے اصحاب کو پہچاننا ہوگا۔

امام حسین علیہ السلام کے اصحاب محض تاریخ کے کردار نہیں تھے؛ وہ انتظار، وفا، بصیرت، شجاعت اور قربانی کا معیار تھے۔

وہ جانتے تھے کہ سامنے موت ہے، مگر حق سے پیچھے نہ ہٹے، وہ جانتے تھے کہ تعداد کم ہے، مگر ایمان کو تعداد سے نہیں تولا، انہوں نے اپنی ذمہ داری بحسن وخوبی ادا کی۔

اسی لئے امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی وفاداری کو بے مثال قرار دیا اور حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا سے منسوب اس مضمون میں کہ اصحابِ حسینؑ موت سے ایسے مانوس تھے جیسے شیرخوار بچہ اپنی ماں کے سینے سے مانوس ہوتا ہے، دراصل ان کے ایمان کی وہ کیفیت بیان ہوتی ہے جس میں حق کی خاطر جان دینا خوف نہیں بلکہ سعادت بن جاتا ہے۔

کربلا سے غیبت تک؛ اور غیبت سے ظہور تک

آج ہم غیبت کے دور میں ہیں۔

ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھ نہیں سکتے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ امام ہمیں نہیں دیکھ رہے۔

ہم ان کی آواز نہیں سن سکتے، مگر ان کی ہدایت ہمارے لئے موجود ہے۔

ہم ان کے سامنے کھڑے نہیں، مگر اپنے اعمال کے ذریعہ ان کے سامنے ضرور ہیں۔

لہٰذا حقیقی منتظر وہ نہیں جو صرف ظہور کی تاریخ پوچھتا رہے؛ حقیقی منتظر وہ ہے جو اپنے کردار میں ظہور کی تیاری کرتا رہے۔

اگر امامؑ عدل کے قیام کے لئے آئیں گے تو ہمیں ظلم سے بیزار ہونا ہوگا۔

اگر امامؑ حق کے قیام کے لئے آئیں گے تو ہمیں حق کا ساتھ دینا ہوگا۔

اگر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف امام حسین علیہ السلام کے وارث ہیں تو ہمیں امام حسین علیہ السلام کے اصحاب سے وفا، بصیرت اور قربانی سیکھنا ہوگی۔

انتظار ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا نام نہیں؛ انتظار اپنے نفس کی اصلاح، معرفتِ امام، اطاعتِ حق، تقویٰ، وفاداری اور قربانی کے لئے آمادگی کا نام ہے۔

کربلا گزر چکی، مگر کربلا کا پیغام باقی ہے۔

عاشورا گزر گیا، مگر عاشورائی کردار آج بھی مطلوب ہے۔

غیبت جاری ہے، مگر انتظار زندہ ہے۔

اور جب ایک دن حجتِ خدا کا ظہور ہوگا تو تاریخ ایک بار پھر دیکھے گی کہ حق کے ساتھ کھڑے ہونے والے ہمیشہ تعداد میں زیادہ نہیں ہوتے، مگر وہی تاریخ کا رخ بدلتے ہیں۔

پس اے منتظرانِ امام زمانہؑ: اپنے دلوں کو کربلا بناؤ، اپنے کردار کو اصحابِ حسین علیہ السلام کا کردار بناؤ، اپنی زندگی کو انتظارِ حقیقی کی تصویر بناؤ۔

کیونکہ وارثِ حسینؑ کے لشکر میں صرف نام لکھوانے والے نہیں، کردار دکھانے والے شامل ہوں گے۔

خدایا! ہمیں اپنی معرفت عطا فرما، اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت عطا فرما، اپنی حجت حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی معرفت عطا فرما، اور ہمیں ان کے حقیقی منتظرین، وفاداروں اور یارانِ امامؑ میں قرار دے۔

آیت اللہ شہید محمد باقر الصدر کے نظریات کی روشنی میں اسلامی اقتصادی نظام: کیپٹلزم اور سوشلزم کا تقابلی مطالعہ

سی اے ایس آئی مہدی نہال

اگر میں یہ کہوں کہ اسلام کا اپنا ایک مستقل اور مکمل اکنامک نظام ہے، جو کیپیٹلزم اور سوشلزم دونوں سے مختلف ہے تو شاید کچھ لوگ اس بات پر حیران ہوں۔ کیونکہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام صرف عبادت، اخلاق، زندگی گزارنے کا طریقہ یا مدارس کی تعلیم تک محدود ہے۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ قرآنِ کریم، ہمارے نبی کریم، اہلِ بیت (علیہم السلام) اور صحابہ کرام نے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی کی ہے۔ اکنامی اور تجارت سے لے کر انصاف، دولت کی تقسیم اور معاشرے کی فلاح تک، اسلام نے ایسے اصول بیان کیے ہیں جو آج بھی مکمل رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ یعنی اسلام صرف روحانی یا عباداتی نظام نہیں، بلکہ ایک ایسا مکمل نظامِ حیات ہے جو انسان کی دینی اور دنیاوی دونوں ضروریات کو مدِنظر رکھتا ہے۔

سید محمد باقر الصدر نے اپنی مشہور کتاب اقتصادنا میں اسلامی اقتصادی نظام کے بارے میں کئی اہم باتیں بیان کی ہیں۔ آپ نے اقتصادنا میں جو اسلامی اقتصادی نظام پیش کیا ہے، وہ کسی ایک کتاب یا کسی ایک امام کی ایک حدیث پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے اسلامی اقتصادی نظریے کو قرآن، حدیث اور اہل بیت کی روایات سے حاصل کرکے اسے ایک منظم شکل دی ہے۔

معاشیات میں کیپیٹلزم اور سوشلزم دو الگ الگ اقتصادی نظام ہیں۔ سرمایہ داری (کیپیٹلزم) میں فرد کو ذاتی ملکیت رکھنے، کاروبار کرنے اور منافع کمانے کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ اس نظام میں بازار اور مقابلے کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے، جبکہ حکومت کا کردار نسبتاً کم ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، اشتراکیت (سوشلزم) میں پیداوار کے اہم ذرائع، جیسے بڑے کارخانے اور قدرتی وسائل، پر حکومت یا معاشرے کا زیادہ کنٹرول ہوتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد دولت کی منصفانہ تقسیم، سماجی انصاف اور اقتصادی نابرابری کو کم کرنا ہوتا ہے۔ محمد باقر الصدر کے مطابق اسلام ان دونوں نظاموں سے مختلف ایک ایسا اقتصادی نظام پیش کرتا ہے جو ذاتی ملکیت کو قبول کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ اخلاق، سماجی ذمہ داری اور انصاف کو بھی ضروری سمجھتا ہے۔

معاشیات اور تجارت کی بات کریں تو قرآن، حدیث اور اہل بیتؑ نے کئی مرتبہ قوم کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے۔

قرآن میں–سورۂ بقرہ (2:275–279) سود کی ممانعت کا ذکر ہے۔ سورۂ حشر (59:7) اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ دولت صرف امیروں کے درمیان گردش کرتی نہ رہے۔ سورۂ نساء (29:4) حلال تجارت اور ناجائز طریقوں سے مال کھانے کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔ سورۂ توبہ (9:60) زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

حدیثِ نبوی –باقر الصدر نے اپنی کتاب اقتصادنا میں اس حدیث کو لکھا ہے کہ "لوگ تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، چراگاہ اور آگ"۔ یہ حدیث اسلام کے اقتصادی نظام کے ایک بنیادی اصول کو بیان کرتی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پانی، چراگاہ اور دوسرے بنیادی قدرتی وسائل صرف کسی ایک شخص کے ذاتی فائدے کے لیے نہیں ہیں، بلکہ پورے معاشرے کی بھلائی کے لیے ہیں۔ اسلام نجی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے، لیکن ایسے ضروری وسائل کا استعمال اس طرح ہونا چاہیے کہ تمام لوگوں کو مناسب اور انصاف کے ساتھ فائدہ حاصل ہو۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان وسائل کا صحیح اور منصفانہ استعمال یقینی بنائے، تاکہ ہر شخص کو ان سے فائدہ مل سکے اور معاشرے میں برابری اور انصاف قائم رہے۔

تجارت میں ایمانداری، ناپ تول میں انصاف اور ظلم سے بچنے کے بارے میں کئی احادیث بھی اسلامی اقتصادی نظام کی بنیاد ہیں۔

اہل بیتؑ سے روایات:

اہل بیتؑ نے تجارت اور اقتصادی نظام کے بارے میں کئی مرتبہ ذکر فرمایا ہے۔ خاص طور پر امام جعفر صادقؑ کی روایات میں حلال کمائی، انصاف، تجارت اور مال کے حقوق پر زور دیا گیا ہے۔ امام علی ابن ابی طالبؑ کے خطبات اور مکتوبات، خاص طور پر نہج البلاغہ میں، حکمران کی ذمہ داری، غریبوں کے حقوق اور اقتصادی انصاف پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

باقر الصدر کے مطابق کیپیٹلزم میں فردی آزادی کو اتنی اہمیت دی جاتی ہے کہ کبھی کبھی ناانصافی پیدا ہوجاتی ہے، اور سوشلزم میں ریاست کا کنٹرول اتنا زیادہ ہوجاتا ہے کہ انسان کی آزادی متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے اسلام ان دونوں کے درمیان ایک متوازن نظام پیش کرتا ہے، جہاں انسانی حقوق اور سماجی ذمہ داری دونوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اسلام ایک ایسا اقتصادی نظام پیش کرتا ہے جو پرائیویٹ اونرشپ کو تسلیم کرتا ہے، لیکن اسے سماجی ذمہ داری اور شرعی اصولوں کے ساتھ قائم رکھتا ہے۔ اسلام کے مطابق اقتصادی گروتھ اور دولت کی تقسیم ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں، بلکہ دونوں کو ساتھ ساتھ چلنا چاہیے۔ کیپیٹلزم میں دولت پیدا کرنے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، جبکہ اسلام کہتا ہے کہ دولت کی پیداوار اسی وقت اہم ہے جب اس کا فائدہ معاشرے کے تمام لوگوں تک انصاف کے ساتھ پہنچے۔

اسلام میں اقتصادی گروتھ ایک ذریعہ ہے، آخری مقصد نہیں۔ اس کا مقصد ہر انسان کی زندگی کے معیار، سہولتوں اور مادی بہتری کو بہتر بنانا ہے۔ صرف دولت جمع کرنا یا دولت کو خود ایک مقصد بنا لینا اسلام کے مطابق درست نہیں ہے، بلکہ اسے ایک طرح کی "آئیڈلٹری" (دولت کی پوجا) سمجھا گیا ہے۔

امام علیؑ نے مصر کے گورنر مالک اشتر کو لکھے گئے اپنے خط میں فرمایا کہ ایک اچھے معاشرے کی پہچان بہت زیادہ دولت جمع کرنا نہیں، بلکہ تمام لوگوں کے لیے خوشحالی، سہولتیں اور ایک اچھا معیارِ زندگی یقینی بنانا ہے۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے بھی خبردار فرمایا کہ دینار اور درہم کی حد سے زیادہ لالچ انسان کو تباہ کرسکتی ہے، جس طرح پہلے لوگوں کو تباہ کر چکی ہے۔ اس لیے اسلام کہتا ہے کہ اقتصادی گروتھ اسی وقت قابلِ قبول ہے جب اس کے ساتھ دولت کی منصفانہ تقسیم بھی ہو۔ اگر کسی نئی ترقی یا ٹیکنالوجی کی وجہ سے پیداوار تو بڑھ جائے، لیکن ہزاروں لوگ بے روزگار یا پریشان ہوجائیں، تو اسلام پہلے ان مسائل کا حل چاہے گا، اس کے بعد ہی اس ٹیکنالوجی کو اختیار کرنے کی اجازت دے گا۔

اسلام کا اقتصادی نقطۂ نظر یہ ہے کہ ترقی اور منصفانہ تقسیم دونوں ایک ساتھ ہونی چاہییں، تاکہ معاشرے کے ہر فرد کو اس کا مناسب حصہ ملے اور سب کی زندگی بہتر بن سکے۔ اسلامی نظریے کے مطابق ریاست اللہ کے احکام کے مطابق معاشرے کو چلاتی ہے اور دولت کی مناسب تقسیم کو یقینی بناتی ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ دولت صرف چند لوگوں کے پاس جمع نہ ہو، بلکہ معاشرے کے تمام طبقوں کو مناسب اقتصادی مواقع ملیں۔ حکومت غریبوں، یتیموں، بیواؤں، بزرگوں، بے روزگار افراد اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کرے اور ان کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرے۔ ایسی پالیسیاں بنائی جائیں جو روزگار کے مواقع پیدا کریں اور لوگوں کو محنت کے ذریعے حلال روزی کمانے کا موقع ملے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ہر شخص کو بنیادی ضروریات، جیسے کھانا، کپڑا، مکان، تعلیم اور صحت کی سہولتوں تک مناسب رسائی حاصل ہو۔

آخر میں ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اسلامی اقتصاد صرف پروڈکشن اور پروفٹ تک محدود نہیں ہے۔ اس کا بنیادی مقصد انصاف، سماجی بھلائی اور اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ ایک متوازن معاشرہ قائم کرنا ہے۔ محمد باقر الصدر کے نزدیک زکوٰۃ، خمس، ریاستی ذمہ داری اور شرعی اصول مل کر ایسا نظام بناتے ہیں جہاں ہر فرد کی آزادی اور معاشرے کی بھلائی، دونوں کا توازن برقرار رہے۔

محمد باقر الصدر کون تھے:

آپ ایک عظیم اسلامی مفکر، فقیہ، فلسفی اور اقتصادی ماہر تھے، جو عراق کے نمایاں علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ اکنامکس، فلسفہ اور اسلامی نظامِ حیات پر گہری تحقیق کی، اور اقتصادنا جیسی مشہور کتاب لکھی، جس میں انہوں نے اسلامی اقتصادی نظام کو کیپیٹلزم اور سوشلزم کے مقابلے میں واضح انداز سے پیش کیا۔

سن 1980 میں صدام حسین کی حکومت نے شیعہ رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف سخت کارروائی شروع کردی تھی۔ اس وقت آیت اللہ سید محمد باقر الصدر ایک بہت بااثر اسلامی عالم اور سیاسی رہنما کے طور پر سامنے آچکے تھے۔ وہ صدام کے ظلم کے خلاف تھے۔ صدام حسین کو یہ خوف تھا کہ ایران میں آنے والے اسلامی انقلاب کی تحریک عراق کے شیعہ عوام میں بھی پھیل سکتی ہے۔ آیت اللہ محمد باقر الصدر کی امام خمینی اور اسلامی انقلاب کے لیے حمایت نے صدام کی حکومت کی پریشانی مزید بڑھا دی تھی۔ صدام کے نزدیک آیت اللہ باقر الصدر ایک بڑا سیاسی اور فکری خطرہ بن چکے تھے۔ 5 اپریل 1980ء کو صدام کی حکومت نے آیت اللہ سید محمد باقر الصدر اور ان کی بہن بنت الہدیٰ کو گرفتار کرلیا۔ چند دن بعد، 9 اپریل 1980ء کو دونوں کو شہید کردیا گیا۔

آیت اللہ محمد باقر الصدر نے اپنی پوری زندگی اسلام، عدل، آزادی اور مظلوموں کی حمایت کے لیے وقف کی۔ ان کی شہادت کے باوجود ان کی علمی اور فکری خدمات آج بھی لوگوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

قوم کی تعمیر حکومت اور سماج دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے: لوک سبھا اسپیکر

جے پور، (یواین آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج جے پور کی مہیشوری برادری کو مہیشوری انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اینڈ ریسرچ سینٹر کے قیام کے ذریعے انسانیت کی خدمت کے اپنے سفر میں ایک نئے اور اہم باب کا آغاز کرنے پر مبارکباد دی اور انسٹی ٹیوٹ کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ مہیشوری برادری کے پاس خدمت، قربانی، لگن اور سماجی ذمہ داری کی ایک قابل فخر اور گہری متاثر کن میراث ہے۔ یہ ایک میراث ہے جس نے معاشرے کو روشن کیا اور نسلوں کو متاثر کیا۔

تعلیم کے پھیلاؤ میں کمیونٹی کی تاریخی شراکت کا ذکر کرتے ہوئے، مسٹر برلا نے کہا کہ 1926 میں جب ہندوستان برطانوی راج کے تحت تھا اور شہروں اور دیہاتوں دونوں میں تعلیمی مواقع انتہائی محدود تھے، مہیشوری برادری کے بصیرت مند اراکین روشن خیال، مہذب اور ترقی پسند معاشرے کی تعمیر میں تعلیم کی اہمیت کو پوری طرح سمجھتے تھے۔ محدود وسائل اور بے شمار مشکل چیلنجوں کے باوجود، انہوں نے شاندار عزم کا مظاہرہ کیا، اپنے وسائل کو جمع کیا اور اسکول اور تعلیمی ادارے قائم کیے۔

تہواروں سے قبل چینی کی مٹھاس میں مودی حکومت کی پالیسیوں کی کڑواہٹ گھل گئی ہے: ملکارجن کھڑگے

نئی دہلی (ایجنسی) تہواری سیزن میں چینی کی بڑھتی قیمتوں نے عام لوگوں کے ساتھ ساتھ کاروباریوں کی تشویش میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اس بے تحاشہ مہنگائی پر کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے چینی کی قیمت کے حوالے سے حکومت سے 3 اہم سوالات پوچھے ہیں۔ کانگریس صدر اپنی پوسٹ میں لکھتے ہیں کہ ''تہواروں سے قبل چینی کی مٹھاس میں مودی حکومت کی پالیسیوں کی کڑواہٹ گھل گئی ہے۔'' کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں مودی حکومت سے 3 براہ راست سوال کرتے ہیں کہ ''دنیا کے بڑے چینی پیدا کرنے والے اور برآمد کنندہ ہندوستان میں آج چینی کا اسٹاک 9 سال کی کم ترین سطح پر کیوں ہے؟ نوبت برآمد روکنے اور 10 لاکھ ٹن چینی ڈیوٹی فری درآمد کرنے تک کیسے پہنچ گئی؟ 3 ماہ میں چینی تقریباً 40 فیصد مہنگی ہو گئی ہے، تہواروں سے قبل عوام پر پڑنے والی اس مہنگائی کی مار کا ذمہ دار کون ہے؟ جب ملک میں چینی کی کمی ہے اور حکومت بیرون ملک سے چینی منگوا رہی ہے، تو گنے اور اناج کو ای-20 کے لیے ایتھنول بنانے میں جھونکنے کی پالیسی پر نظرثانی کیوں نہیں کی جا رہی؟'' کانگریس صدر مزید لکھتے ہیں کہ ''یہ کیسا 'آتم نربھر بھارت' ہے؟ پہلے چینی کی پیداوار کم ہوئی، پھر چینی کا ذخیرہ 9 سال کی کم ترین سطح پر پہنچ گیا، اب بیرون ملک سے چینی درآمد کی جا رہی ہے، اور دوسری طرف گنے کو پٹرول میں ملانے کے لیے ایتھنول میں جھونک رہے ہیں!''

اس سے قبل جمعہ (21 اگست) کو کانگریس کے راجیہ سبھا رکن اور سینئر رہنما جے رام رمیش نے بھی چینی کی بڑھتی ہوئی قیمت اور ایتھنول بنانے کے لیے گنے کے استعمال پر حکومت کو ہدف تنقید بنایا تھا۔ انہوں نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر جاری بیان میں کہا کہ جب گنے اور اناج سے تیار کیا جانے والا ایتھنول پٹرول میں 20 فیصد تک ملایا جائے گا تو اس کا براہ راست اثر ان اشیا کی دستیابی پر پڑے گا جو گنے اور اناج سے تیار ہوتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دوسری طرف وہ گاڑیاں، جو 20 فیصد ایتھنول کے استعمال کے لیے تیار نہیں ہیں، ان کے خراب ہونے کا خطرہ بھی رہے گا۔ ان کے مطابق مناسب جانچ کے بغیر ای-20 استعمال کرنے والی گاڑیوں میں مائلیج کم ہونے کا خدشہ ہے۔ کانگریس لیڈر نے دعویٰ کیا کہ اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ 25 لاکھ ٹن چینی تیار کرنے لائق گنّا ایتھنول بنانے میں استعمال ہو گیا، جس کے نتیجے میں صرف گزشتہ 3 ماہ کے دوران چینی کی قیمت 48 روپے سے بڑھ کر 67 روپے فی کلو اور گڑ کی قیمت 50 روپے سے بڑھ کر 65 روپے فی کلو ہو گئی۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ چاول اور مکئی کا آٹا بھی بالترتیب 16 فیصد اور 11 فیصد مہنگا ہو گیا ہے، جبکہ جانوروں کی خوراک کی قیمت میں 10.34 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

این ٹی اے کو پھر طلبا کی ناراضگی کا سامنا

جۓ پور سنٹر پر بجلی کٹنے کے سبب چھوٹ گیا امتحان

جۓ پور (ایجنسی) جۓ پور کے شری ستیہ سائی کالج میں آل انڈیا آیوش پی جی انٹرنس امتحان کے دوران بجلی کٹنے سے زبردست ہنگامہ مچ گیا۔ این ٹی اے کی جانب سے منعقد کیے گئے آن لائن امتحان کے دوران بجلی کٹنے کے سبب کچھ امیدوار پرچہ درمیان میں چھوڑ کر باہر آ گئے اور این ٹی اے کے خلاف اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ بعد میں این ٹی اے کی جانب سے ان طلبا کے لیے دوبارہ امتحان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جن کا امتحان چھوٹ گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ پہلی شفٹ کا امتحان صبح 10 بجے سے 12 بجے تک ہونا تھا، لیکن 10.15 بجے ہی بجلی گل ہو گئی۔ بجلی نہ آنے کی وجہ سے امتحان متاثر ہوا۔ پہلی شفٹ میں بجلی کٹنے کے باوجود انتظامات درست نہیں ہو سکے، جس کا اثر دوسری شفٹ کے امتحان پر بھی پڑا۔ دوسری شفٹ میں بھی بڑی لاپروائی دیکھنے کو ملی۔ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے آن لائن امتحان وقت پر شروع نہیں ہو سکا۔ امیدواروں کی انٹری دوپہر 1 بجے سے 2.30 بجے تک ہونی تھی، لیکن تقریباً 3 بجے تک بھی امیدوار باہر بیٹھے رہے۔

حیرت کی بات یہ رہی کہ بجلی کٹنے پر کالج کے جنریٹر کو چلانے کی کوشش کی گئی، لیکن اس میں ڈیزل نہیں تھا۔ اس کے بعد دوسرا جنریٹر منگوایا گیا، لیکن وہ بھی تکنیکی وجوہات کی بنا پر شروع نہیں ہو سکا۔ پھر تیسرا جنریٹر منگوایا گیا، لیکن اس سے بھی کافی دیر تک بجلی کی سپلائی شروع نہیں ہو سکی۔ ان ہنگاموں کے درمیان این ٹی اے نے شری ستیہ سائی پی جی کالج میں بجلی گل ہونے سے متاثر ہونے والے امیدواروں کا دوبارہ امتحان کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ این ٹی اے کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 22 اگست کو اے آئی اے پی جی ای ٹی امتحان کی پہلی شفٹ میں ملک بھر کے 200 مراکز پر 35,837 امیدوار شامل ہوئے، جن میں سے 35,788 نے امتحان مکمل کیا۔ تاہم، جۓ پور کے شری ستیہ سائی پی جی کالج مرکز پر امتحان میں شامل 192 امیدواروں میں سے 49 امیدوار بجلی گل ہونے کی وجہ سے امتحان مکمل نہیں کر سکے۔ این ٹی اے نے اس پریشانی کے لیے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان 49 امیدواروں کا دوبارہ امتحان یکم ستمبر 2026 کو صبح 10 بجے راجستھان کالج آف انجینئرنگ فار ویمن، جۓ پور میں منعقد کیا جائے گا۔ اس سے متعلق مزید معلومات ترمیم شدہ ایڈمٹ کارڈ کے ذریعے دی جائیں گی۔

حیدرآباد میں سات منزلہ عمارت منہدم، دو مزدور ہلاک

علاقہ میں خوف و ہراس، کئی مزدوروں کے ملبے میں دبے ہونے کا خدشہ

حیدرآباد: (ایجنسی) حیدرآباد کے گچی بولی کے انجیا نگر میں زیر تعمیر سات منزلہ عمارت اچانک گرنے سے دو مزدوروں کی موت ہو گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ اور ڈی آر ایف کے اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچے اور ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ ریسکیو آپریشن کے دوران ملبے سے دو لاشیں نکال لی گئیں۔ یہ عمارت 50 مربع گز کے پلاٹ پر طوفانی پانی کے نالے کے ساتھ بنائی گئی تھی۔ عمارت کے اچانک گرنے سے وہاں موجود لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ پولیس نے مرنے والوں کی شناخت امیش کرے اور موپٹ کے طور پر کی ہے۔ دونوں ٹائلیں لگانے والے مزدور مدھیہ پردیش سے تھے اور کونڈاپور میں رہتے تھے۔

دریں اثنا، گرنے والی عمارت کا ملبہ قریبی اپارٹمنٹ کمپلیکس پر گرنے سے دو بزرگ زخمی ہو گئے۔ قریبی ہاسٹل کے طلبہ خوف و ہراس میں چیختے ہوئے باہر بھاگے۔ اس دوران ایم ایل اے اریکاپوڈی گاندھی اور سائبرآباد میونسپل کمشنر سریجنا نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے حادثے کی وجہ دریافت کی اور عملے کو امدادی سرگرمیاں تیز کرنے کی ہدایت کی۔ امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ ملبے تلے کچھ لوگوں کے دبے ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ مقامی لوگوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر حادثہ شام کے وقت پیش آیا ہوتا تو جانی نقصان اس سے بھی زیادہ ہو سکتا تھا۔ این ڈی آر ایف کی ٹیمیں، فائر فائٹرز اور پولیس اس وقت جائے وقوعہ پر موجود ہیں، جو بچاؤ کی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔

ہائیڈرا کمشنر رنگناتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور میڈیا سے بات کی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ 50 مربع گز کے پلاٹ پر سات منزلہ عمارت بنائی گئی ہے جس کے اوپر پینٹ ہاؤس بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گرنے کے نتیجے میں دو اموات ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ انجیا نگر میں ایسی کئی عمارتیں ہیں۔ رنگناتھ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والی عمارتوں کو منہدم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ان عمارتوں کو ہاسٹل کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا اور بتایا کہ مقامی رہائشی بلڈر ساجد کی تعمیر کردہ تمام عمارتوں کے ساتھ ایک جیسے مسائل کی اطلاع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام عمارتوں کو چند دنوں میں گرا دیا جائے گا۔ حکام نے کہا کہ وہ مالکان کو انہیں خالی کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ رنگناتھ نے غصے کا اظہار کیا کہ عمارتیں بے ترتیبی سے تعمیر کی جا رہی ہیں، طوفانی پانی کے نالوں پر تجاوزات کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ انجیا نگر میں خصوصی مہم چلائی جائے گی۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ یہ عمارت بغیر اجازت کے، جی ایچ ایم سی کے ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور معیار کے معیارات کو پوری طرح نظر انداز کرتے ہوئے تعمیر کی گئی تھی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ عمارت تاش کے گھر کی طرح منہدم ہوئی کیونکہ اسے جلد بازی میں اور مناسب حفاظتی ضوابط پر عمل کیے بغیر تعمیر کیا گیا تھا۔

این ٹی اے کی بنیادی اصلاح ضروری ہے: سابق یو جی سی چیئرمین

محض بوجھ کم کرنے کے لیے مختلف امتحانات کو کئی الگ الگ اداروں میں تقسیم کرنا مناسب نہیں ہوگا: جگدیش کمار

نئی دہلی: (ایجنسی) سابق چیئرمین یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور این ای پی 2020 کی جائزہ کمیٹی کے چیئرمین ممدالا جگدیش کمار نے کہا ہے کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی یعنی این ٹی اے کو ختم کرنا مسئلے کا بہترین حل نہیں، بلکہ امتحانی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ادارے میں گہری اور بنیادی سطح کی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق بار بار سامنے آنے والے پیپر لیک اور امتحانی بے ضابطگیوں کو محض ایک ادارے کی ناکامی کے طور پر نہیں بلکہ پورے امتحانی نظام کے تحفظ سے متعلق چیلنج کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ پی ٹی آئی سے گفتگو کرتے ہوئے جگدیش کمار نے کہا کہ این ٹی اے ہر سال ایک کروڑ سے زائد امیدواروں پر مشتمل امتحانات منعقد کرتی ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر امتحانات کی سلامتی محض سوالیہ پرچے کی تیاری تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس میں مضمون کے ماہرین، ڈیجیٹل نظام، پرنٹنگ پریس، نقل و حمل، سوالیہ پرچوں کی محفوظ ذخیرہ کاری، امتحانی مراکز، نگران عملہ اور مختلف سروس فراہم کرنے والے ادارے شامل ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ رادھا کرشنن کمیٹی نے امتحانی عمل کے پورے نظام کا جائزہ لیتے ہوئے مضبوط معیاری عملی طریقہ کار، بہتر ڈیٹا سکیورٹی، ذمہ داریوں کی واضح تقسیم اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ زیادہ مؤثر تال میل کی سفارش کی تھی۔ ان کے مطابق حکومت اور این ٹی اے نے ان سفارشات پر متعدد اقدامات شروع کیے ہیں، تاہم امتحانی نظام کو محفوظ بنانے کے لیے مسلسل خطرات کا جائزہ، حساس معلومات تک رسائی رکھنے والے افراد کی تعداد میں کمی، ڈیجیٹل ٹریس ایبلٹی اور ہر مرحلے پر آزادانہ جانچ ضروری ہے۔

جگدیش کمار نے این ٹی اے پر امتحانات کے مبینہ حد سے زیادہ بوجھ کے سوال پر کہا کہ ادارے کا کام یقیناً بہت وسیع ہے، تاہم صرف امتحانات کی تعداد کو بنیاد بنا کر یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ این ٹی اے حد سے زیادہ بوجھ تلے دب چکی ہے۔ اصل مسئلہ ہر امتحان کے پیچھے موجود پیچیدہ انتظامی اور تکنیکی عمل ہے۔ انہوں نے ایک شراکت داری پر مبنی ماڈل کی حمایت کی، جس میں امتحان منعقد کرانے کی درخواست کرنے والی وزارت، ریگولیٹری اتھارٹی یا تعلیمی ادارہ نصاب، مضمون کے ماہرین، سوالات کے معیار اور تعلیمی توثیق کی ذمہ داری سنبھالے، جبکہ این ٹی اے محفوظ پلیٹ فارم، امتحانی مراکز کا نیٹ ورک، امیدواروں کی تصدیق، امتحان کے انعقاد اور نتائج کی تیاری جیسے کام انجام دے۔ ان کا کہنا تھا کہ محض بوجھ کم کرنے کے لیے مختلف امتحانات کو کئی الگ الگ اداروں میں تقسیم کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ ان کے مطابق ایک قومی سطح کا امتحانی ادارہ مشترکہ سکیورٹی معیار، ٹیکنالوجی، امیدواروں کی خدمات اور نتائج کے یکساں طریقہ کار کو یقینی بنا سکتا ہے، جبکہ متعدد نئے اداروں کے قیام سے اخراجات بڑھنے اور سکیورٹی کے معیار میں تفاوت پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ سابق یو جی سی چیئرمین نے امتحانی نظام کے ہر مرحلے کا جامع جائزہ لینے پر زور دیا۔ ان کے مطابق سوالات کی تیاری، ترجمہ، جانچ، ڈیجیٹل اسٹوریج، پرنٹنگ یا ترسیل، امتحانی مراکز اور نگرانی، سبھی مراحل میں ہر منتقلی اور رسائی کا مکمل ریکارڈ موجود ہونا چاہیے۔

انہوں نے ٹیسٹ ڈیزائن، سائبر سکیورٹی، زبانوں، معیار کے تجزیے، لاجسٹکس اور وینڈر مینجمنٹ جیسے شعبوں میں مستقل ماہر افرادی قوت تیار کرنے کی ضرورت بھی اجاگر کی۔ جگدیش کمار کے مطابق رادھا کرشنن کمیٹی کی 46 بڑی سفارشات میں سے حکومت کے مطابق جولائی تک 35 پر عمل درآمد ہو چکا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ این ٹی اے نے امتحانات کے انعقاد، ٹیکنالوجی، ریکارڈ اور ملک گیر مراکز کے حوالے سے قابل قدر تجربہ حاصل کیا ہے، اس لیے ادارے کو ختم کرنے کے بجائے اسے مزید مضبوط بنایا جانا چاہیے۔ جگدیش کمار نے سوالیہ پرچوں کی جانچ کے لیے ماہرین کے پینل میں تبدیلی، نئے ماہرین کی شمولیت اور چار سطحی سوالیہ پرچہ جانچ کے نظام کو اہم اصلاحی اقدامات قرار دیا، تاہم ساتھ ہی واضح کیا کہ کسی ایک اقدام سے پورے ادارے کی اصلاح مکمل نہیں ہو سکتی۔ ان کے مطابق این ٹی اے کو مستقبل میں ایک انتہائی اہم اور پیشہ ور قومی ادارے کے طور پر تیار کرنا ہوگا۔ انہوں نے فوری ترجیحات میں امتحانی عمل کے مکمل دور کو محفوظ بنانا، مستقل پیشہ ورانہ ماہرین کی صلاحیت پیدا کرنا اور امتحانی مراکز و امیدواروں کے لیے قابل اعتماد سہولیات فراہم کرنا شامل کیا۔ ان کے مطابق امتحانی مراکز میں سی سی ٹی وی نگرانی، بایومیٹرک تصدیق، قابل اعتماد بجلی اور انٹرنیٹ، رسائی کی سہولت اور تربیت یافتہ عملہ لازمی اہمیت رکھتے ہیں۔

راہل کا ایف آئی آر کیلئے احتجاج افسوسناک: پریانک کھرگے

بنگلورو، (یواین آئی) کرناٹک کے وزیر داخلہ پریانک کھرگے نے ہفتہ کو بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو مظاہرین کے خلاف مبینہ طور پر پیلٹ گنوں کے استعمال کے معاملے میں ایف آئی آر درج کرانے کے لیے آٹھ گھنٹے تک دھرنے پر بیٹھنا پڑا، جو انتہائی تشویش کی بات ہے اور انصاف تک رسائی پر سوالات کھڑے کرتا ہے۔ کھرگے نے کہا کہ اس واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام شہریوں کے لیے پولیس کارروائی کرانا کس قدر مشکل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایف آئی آر کا اندراج شکایت کنندہ کے سیاسی قد پر منحصر نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے یہاں نامہ نگاروں سے کہا کہ ''پیلٹ گن کس نے چلائی اور حکم کس نے دیا؟ سب جانتے ہیں۔

یہاں تک کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر کو بھی نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کرانے کے لیے آنا پڑا، لیکن انہیں رات آٹھ بجے تک انتظار کرنا پڑا۔ یہ افسوسناک ہے۔'' راہل گاندھی نے جنتر منتر پر احتجاج کرتے ہوئے ان مظاہرین کے خلاف مبینہ طور پر پیلٹ گنوں کے استعمال کے معاملے میں ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا تھا، جو نیٹ سوالیہ پرچہ لیک معاملے کی تحقیقات اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

گورکھا مسائل کے حل کے لیے مذاکرات کار پنکج سنگھ کی صدارت میں اعلیٰ سطحی کمیٹی کی تشکیل

نئی دہلی، (یواین آئی) حکومت نے برسوں سے زیر التوا گورکھا مسائل کے حل کا خاکہ تیار کرنے کے لیے سابق نائب قومی سلامتی مشیر اور مذاکرات کار پنکج کمار سنگھ کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ مغربی بنگال کے دورے پر گئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کے روز ایک جائزہ میٹنگ کے بعد سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں یہ معلومات دی۔ مسٹر شاہ نے کہا،'' وزارت داخلہ نے آئین کے دائرے میں گورکھا مسائل کے سلسلے میں ایک مستقل سیاسی حل کے لیے جامع خاکہ تیار کرنے کی غرض سے سابق نائب قومی سلامتی مشیر اور مذاکرات کار پنکج کمار سنگھ کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ فیصلہ کن قدم اس اہم زیر التوا معاملے کے حل کی سمت میں ایک بڑی اور طویل عرصے سے متوقع پیش رفت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس سے پہلے مسٹر شاہ نے سلی گوڑی میں مغربی بنگال کے پہاڑی علاقے کے نمائندوں اور دیگر فریقوں کے ساتھ ایک میٹنگ میں ان کی الگ شناخت اور دیگر مطالبات کا آئین کے دائرے میں مستقل سیاسی حل کی یقین دہانی کرائی تھی۔ گورکھا مسئلہ بنیادی طور پر مغربی بنگال کے دارجلنگ اور ڈوارس علاقے میں ہندوستانی گورکھا برادری کے طویل عرصے سے چلے آ رہے۔

بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین منن کمار مشرا کی کرسی خطرے میں!

شریک چیئرمین نے مانگا استعفیٰ، 15 روز کا دیا الٹی میٹم

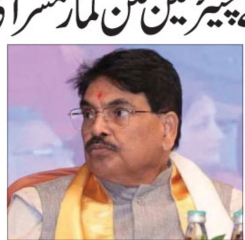

نئی دہلی۔ (ایجنسی) بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) کے چیئرمین منن کمار مشرا کا نام ان دنوں سرخیوں میں ہے۔ اسی دوران بی سی آئی کے شریک چیئرمین اور سینئر ایڈوکیٹ وائی آر سداشیو ریڈی نے منن کمار مشرا کے استعفیٰ کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انہوں نے چیئرمین پر کئی الزامات عائد کیے ہیں۔ ساتھ ہی انہیں 15 روز کا الٹی میٹم بھی دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سداشیو ریڈی نے بی سی آئی کی قیادت سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے منن کمار مشرا سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے مطابق بار کونسل بہتر کا حقدار ہے۔ انہوں نے منن مشرا کی قیادت میں کونسل کے کام کاج کے حوالے سے کئی سنگین الزامات عائد کیے اور سوالات اٹھائے ہیں۔ واضح رہے کہ سداشیو ریڈی نے چیئرمین منن مشرا کے استعفیٰ کے پیچھے 150 کروڑ روپے کا غلط استعمال، خاندان کے افراد کی تقرریاں اور نلسار کے طلبہ کے خلاف غیر قانونی کارروائی جیسی وجوہات بتائی ہیں۔ ریڈی نے چیئرمین منن مشرا کو 6 صفحات پر مشتمل ایک خط لکھ کر ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے مشرا کو لکھا ہے کہ بار کونسل کا معیار برقرار رکھنے کے لیے انہیں استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ استعفیٰ کے لیے انہوں نے منن مشرا کو 15 روز کا وقت بھی دیا ہے۔ بار کونسل کے چیئرمین سداشیو ریڈی نے اپنے خط میں چیئرمین کے خلاف کئی سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ان میں فنڈز کی ہیرا پھیری کا الزام سب سے نمایاں ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ کونسل کے فنڈز سے 150 کروڑ روپے چیئرمین کے زیر کنٹرول ٹرسٹ میں ٹرانسفر کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ان پر یہ بھی الزام ہے کہ انہوں نے اپنے خاندان کے افراد کو کونسل میں شامل کیا۔ ریڈی نے بی سی آئی کی ویب سائٹ پر کونسل کے ملازمین کی مکمل تفصیلات عام کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ادارے کے کام کاج میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے ایسی معلومات کا عام ہونا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی خط میں نلسار یونیورسٹی کے طلبہ کے خلاف غیر قانونی اور یکطرفہ کارروائی کرنے کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ گزشتہ کچھ دنوں سے وکلاء مسلسل منن کمار مشرا کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ وکلاء نے بار کونسل آف انڈیا کے دفتر کا گھیراؤ کر کے ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مشرا گزشتہ 14 سالوں سے اس عہدے پر ہیں اور انہوں نے وکلاء کی فلاح و بہبود کے لیے کام نہیں کیا۔ دوسری جانب بامبے بار ایسوسی ایشن نے بھی نلسار طلبہ کے معاملے پر ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔

مرکز گورکھا لینڈ مسئلے کے حل کے لیے کمیٹی تشکیل دے گا

سلی گوڑی، (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ، گورکھا رہنماؤں اور مغربی بنگال حکومت کے نمائندوں کے درمیان ہونے والے اعلیٰ سطحی اجلاس کے بعد مرکزی حکومت نے گورکھا مسئلے پر مسودہ تیار کرنے کے لیے انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے ریٹائرڈ افسر پنکج کمار سنگھ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ تین فریقی اجلاس میں مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری، راجیہ سبھا رکن ہرش وردھن شرنگلا، دارجلنگ کے رکن پارلیمنٹ راجو بستا، دیگر ارکان اسمبلی، سرکاری افسران اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے وابستہ مختلف سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے نمائندے شامل ہوئے۔ جی این ایل ایف اور مارکسی کمیونسٹ پارٹی (مکاپا) کے نمائندے بھی اجلاس میں موجود تھے۔

پیلیٹ گن سے زخمی ساحل لوچب معاملہ

ایف آئی آر میں تاخیر کیوں ہوئی؟ دہلی پولیس سے چدمبرم کا سوال

نئی دہلی۔ (ایجنسی) جنتر منتر پر طلبہ احتجاج کے دوران پولیس کی کارروائی میں پیلیٹ گن سے زخمی ہونے کا دعویٰ کرنے والے ساحل لوچب کی شکایت پر دہلی پولیس نے 30 دن بعد ایف آئی آر درج کی۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا رکن پی چدمبرم نے پیلیٹ گن سے زخمی ہونے کے معاملے میں ایف آئی آر درج کرنے میں ہوئی تاخیر کو لے کر دہلی پولیس پر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ شخص کی شکایت پر ایف آئی آر درج کرنے میں 30 دن لگ گئے اور اس کے لیے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو 7 گھنٹے تک دھرنے پر بیٹھنا پڑا۔ کانگریس راجیہ سبھا رکن پی چدمبرم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''متاثرہ شخص کی شکایت پر دہلی میں ایف آئی آر درج ہونے میں 30 دن اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف کے 7 گھنٹے کے دھرنے کا وقت لگا۔ یہ تب ہوا ہے جب سپریم کورٹ کا قانون کہتا ہے کہ ہر شکایت پر فوراً ایف آئی آر درج کی جانی چاہیے۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''متاثرہ شخص ساحل لوچب کو ان کی ثابت قدمی پر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کو ستیہ گرہ کی طاقت ثابت کرنے پر مبارکباد۔''

واضح رہے کہ دہلی پولیس نے جمعہ (21 اگست) کو پیلیٹ گن سے زخمی ہونے کے معاملے میں ایف آئی آر درج کی۔ یہ کارروائی پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس تھانے کے باہر راہل گاندھی کے دھرنے کے بعد ہوئی۔ راہل گاندھی نے ساحل لوچاب کی شکایت پر کارروائی اور ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے یہ احتجاج کیا تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 118 اور 125 کے تحت کیس درج کیا ہے۔ دفعہ 118 خطرناک ہتھیار یا ذرائع کے ذریعے جان بوجھ کر چوٹ یا شدید چوٹ پہنچانے سے متعلق ہے، جبکہ دفعہ 125 ایسے عمل سے متعلق ہے، جن سے کسی شخص کی زندگی یا ذاتی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ متاثرہ شخص ساحل لوچب نے دعویٰ کیا تھا کہ 20 جولائی کو کناٹ پلیس میں پیلیٹ گن سے فائرنگ کے دوران وہ زخمی ہوئے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ زخمی ہونے کے باوجود ان کی شکایت پر ایف آئی آر درج نہیں کی جا رہی تھی۔ لوچب کے مطابق ان کا علاج ایمس میں ہوا اور ان کی سرجری بھی کی گئی، لیکن اس کے باوجود ان کی ایک آنکھ کی بینائی متاثر ہوئی ہے۔ انہوں نے پولیس سے واقعے کی تحقیقات کر کے کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

صرف دالوں کی پیداوار ہی نہیں، پوری ویلیو چین کو مضبوط بنانا ہوگا: شیوراج سنگھ چوہان

نئی دہلی، (یواین آئی) مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے کہا ہے کہ گزشتہ سال دالوں کے رقبے اور پیداوار میں ہونے والا اضافہ ایک اچھا اشارہ ہے لیکن صرف پیداوار بڑھانا ہی کافی نہیں ہے، بلکہ پروسیسنگ، اسٹوریج اور مارکیٹ کی پوری ویلیو چین کو ایک ساتھ مضبوط کرنا ہوگا تاکہ کسانوں کو ان کی پیداوار کی مناسب قیمت مل سکے۔ مسٹر چوہان یہاں ہفتہ کے روز پوسا میں منعقدہ ڈیجیٹل ایگری کلچر مشن اور دالوں کے شعبے میں خود کفالت کے مشن کی پیش رفت نیز آئندہ حکمت عملی پر جائزہ کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وزیر اعظم کی ترجیحات کے مطابق انتہائی اہم کام ہے، جس کا بنیادی مقصد کسانوں کی آمدنی بڑھانا، دالوں کی پیداوار میں ملک کو خود کفیل بنانا اور زرعی خدمات کو ڈیجیٹل و شفاف بنا کر ان کا واقعی فائدہ براہ راست کھیتوں اور کسانوں تک پہنچانا ہے۔ مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے زور دے کر کہا کہ اب وقت آ گیا ہے جب اسکیموں کا اثر صرف کاغذی رپورٹوں میں نہیں، بلکہ کھیتوں میں اور کسانوں کی جیب میں واضح طور پر دکھائی دینا چاہیے۔ انہوں نے ریاستوں سے پوری ذمہ داری اور وقت کی پابندی کے ساتھ کام کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جہاں سنجیدگی اور مہارت سے کوششیں کی گئی ہیں، وہاں سو فیصد سے بھی زیادہ ہدف حاصل کیا گیا ہے۔ انہوں نے فارمر آئی ڈی (کسان شناختی کارڈ) کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے ذریعے ادائیگی براہ راست کسانوں کے بینک کھاتوں میں پہنچ رہی ہے، جس سے طریقہ کار تیز اور شفاف ہوا ہے۔ مہاراشٹر اور چھتیس گڑھ کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ کیمپ لگا کر ایک ماہ کے اندر تکنیکی طور پر فارمر آئی ڈی بنانا ممکن ہے۔

ڈیجیٹل میپنگ اور سروے پر بات کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ نقشوں کی جیو ریفرینسنگ اور ڈیٹا کی تصدیق اس مشن کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ تکنیکی وجوہات سے ڈیٹا میں آنے والے فرق کا میدانی سطح پر عملی حل نکالا جائے تاکہ ڈیجیٹل ریکارڈز زمین کی واقعی صورتحال سے میل کھائیں۔ قابل ذکر ہے کہ ڈیجیٹل ایگری کلچر مشن (ایگری اسٹیک) میں ملک میں اب تک 26 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو شامل کرتے ہوئے 10.41 کروڑ فارمر آئی ڈی بنائی جا چکی ہیں، جو پی ایم کسان کوریج کا 84.68 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ 5.9 لاکھ گاؤں کی جیو ریفرینسنگ مکمل کی جا چکی ہے، جو نشان زد گاؤں کا 93.05 فیصد ہے۔

اے ایم یو کے ایس ٹی ایس اسکول میں طلبہ کو اعزاز سے نوازا گیا

علی گڑھ، 22 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے ایس ٹی ایس اسکول میں منعقدہ ایک تقریب میں تعلیمی، ادبی، ثقافتی اور ٹکنالوجی سے متعلق مختلف مقابلوں اور پروگراموں میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو اعزازات سے نوازا گیا۔ نمایاں دستیابیوں میں دسویں جماعت اے 5 کے منیش سنگھ دھنگر نے اسکول کی جانب سے منعقدہ کوئز مقابلے میں پہلا مقام، محمد راشد اور شوریہ چوہان نے مشترکہ طور پر دوسرا مقام، جبکہ طلحہ منہاج نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ کوئز کا انعقاد مس ریشا نواز نے کیا۔ نویں جماعت اے 2 کے محمد احتشام علی نے عالمی یومِ انسدادِ تمباکو کے موقع پر شعبہ پبلک ہیلتھ ڈنٹسٹری، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد ڈینٹل کالج، اے ایم یو کے زیرِ اہتمام منعقدہ نعرہ نویسی مقابلے میں دوسرا مقام حاصل کیا۔ انہوں نے بین الاقوامی یومِ یوگ کے موقع پر شعبہ فزیکل ایجوکیشن کے زیر اہتمام "صحت مند ضعیفی کے لیے یوگ" موضوع پر منعقدہ پوسٹر پرزنٹیشن مقابلے میں بھی دوسرا مقام حاصل کیا۔ ان کی رہنمائی مسٹر محمد شاکر اور مسز محسنہ رحمان نے کی۔ نویں جماعت اے 1 کے ابو ہریرہ نے البرکات پبلک اسکول میں سیرت النبیؐ تقریبات کے دوران منعقد ہونے والے قرأت مقابلے کے سینئر گروپ میں دوسرا مقام حاصل کیا۔ ان کی رہنمائی مسٹر محمد عرفان نے کی۔ نویں جماعت اے 1 کے جاویر خان کو آئی آئی ٹی بمبئی میں منعقدہ ٹیک فیسٹ میں کالج ایمبیسیڈر کی حیثیت سے شرکت پر توصیفی سند سے نوازا گیا، جہاں انہوں نے علی گڑھ خطے میں 16000 سے کم رینک حاصل کیا۔ اسی جماعت کے جنید خان کو ریفے ایم فائیبر کی جانب سے منعقدہ مکمل طور پر اسپانسر شدہ رہائشی سمر کیمپ میں شرکت پر توصیفی سند دی گئی۔ کیمپ کے دوران ان کی ٹیم نے ڈرون ٹکنالوجی اور تھری ڈی امیج ڈیزائن سے متعلق ایک پروجیکٹ پر کام کیا۔ بارہویں جماعت ہیومینٹیز کے محمد شفیق خان کو "سنسد یوتھ پارلیمنٹ 2026" میں نمایاں کارکردگی پر اعزاز سے نوازا گیا، جہاں انہیں شرکت کی سند اور تمغے حاصل ہوئے۔ ان کی رہنمائی مسٹر نور الزماں ارشد نے کی۔ ایس ٹی ایس اسکول کی ٹیم کو کرشنا انٹرنیشنل اسکول، علی گڑھ میں منعقدہ "مرنالنی: پرفارمنٹ آرٹ کی سالانہ انٹر اسکول تقریب-2026" کے انگریزی ادب کے مزاحیہ زمرے میں پہلی رنر اپ پوزیشن حاصل کرنے پر بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ ٹیم کی رہنمائی مسٹر ملک محمد ارشد، محترمہ سیدہ فاطمہ ہاشمی اور مسٹر مدثر علی رضوی نے کی۔ اسکول کے پرنسپل مسٹر فیصل نفیس نے کامیاب طلبہ کو اعزازات سے نوازا اور ان کی محنت، لگن اور ثابت قدمی کو سراہا۔ انہوں نے کامیاب طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مقابلوں میں شرکت سے طلبہ میں خود اعتمادی، تخلیقی صلاحیت، قیادت اور صحت مند مسابقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ پروگرام کا انعقاد ڈاکٹر محمد عالمگیر، نائب پرنسپل محترمہ غزالہ تنویر، جناب محمد عدنان، جناب محمد عاصم اور جناب فرحان حبیب کے تعاون سے کیا گیا۔ محترمہ نسرین فاطمہ نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ دوسری طرف، دسویں جماعت کے ماسٹر جنید علی کو ریاستی سطح کے انڈر-16 اتھلیٹک مقابلے کے لیے منتخب کیا گیا ہے جو اسکول کی دستیابیوں میں ایک اہم اضافہ ہے۔ جناب فیصل نفیس نے جنید کو یادگاری تمغہ پیش کر کے اعزاز سے نوازا۔ انہوں نے جنید کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے طلبہ کو یاد دلایا کہ کھیل اور تعلیم ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہیں۔ اسپورٹس کے اساتذہ جناب محمد عدنان خان، جناب محمد عاصم اور جناب وسیم خان کی رہنمائی اور تربیتی خدمات کو بھی سراہا گیا۔ اسکول برادری نے جنید کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ریاستی سطح کے مقابلے میں ان کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

پروفیسر سیدہ آمنہ ناز، اے ایم یو کی فیکلٹی آف یونانی میڈیسن کی ڈین مقرر

علی گڑھ، 22 اگست: اجمل خاں طبیہ کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ نسواں و قبالت کی پروفیسر سیدہ آمنہ ناز کو 23 اگست 2026 سے آئندہ دو سال کی مدت کے لیے اے ایم یو کی فیکلٹی آف یونانی میڈیسن کا ڈین مقرر کیا گیا ہے۔ پروفیسر ناز نے ہمدرد طبی کالج، دہلی یونیورسٹی سے بی یو ایم ایس کی ڈگری حاصل کی، جہاں انہوں نے دوسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ انہوں نے گورنمنٹ نظامیہ طبیہ کالج، این ٹی آر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، حیدرآباد سے امراضِ نسواں و قبالت میں ایم ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ وہ جولائی 2000 سے پوسٹ گریجویٹ سطح پر تدریس سے وابستہ ہیں اور اب تک 7 پوسٹ گریجویٹ اسکالرز کی نگراں جبکہ 11 دیگر اسکالرز کی شریک نگراں رہ چکی ہیں۔ انہوں نے 2004 میں اجمل خاں طبیہ کالج، اے ایم یو میں امراضِ نسواں وقبالت کی کنسلٹنٹ کی حیثیت سے خدمات کا آغاز کیا اور شعبہ امراضِ نسواں واطفال کی چیئرپرسن بھی رہ چکی ہیں۔ خواتین کی صحت، تولیدی عوارض، ماہواری اور سنِ یاس سے متعلق مسائل اور یونانی طریقہ علاج کے شعبوں میں پروفیسر ناز کی نمایاں تحقیقی خدمات ہیں۔ ان کی تحقیقی کاوشوں میں قبل از سنِ یاس کثرتِ حیض، بانجھ پن، عنقِ رحم کے امراض، متعدد کیمیاتی بیضہ دانی کے مرض، سنِ یاس سے متعلق صحت اور دیگر امراضِ نسواں پر مطالعات شامل ہیں۔ انہیں حسنِ یاس سے وابستہ عوارض کے علاج کے لیے نباتاتی مرکب" کے عنوان سے ایک ہندوستانی پیٹنٹ بھی حاصل ہے، جو 2007 میں منظور ہوا۔ انہوں نے قومی اور بین الاقوامی اہمیت کے حامل جرائد میں 60 سے زائد تحقیقی مقالے شائع کیے ہیں اور متعدد قومی و بین الاقوامی کانفرنسوں، سیمیناروں، ورکشاپ اور تربیتی پروگراموں سے خطاب کیا ہے۔ ان کی مطبوعات میں "دی نیچرل مینوپاز" نامی کتاب شامل ہے، جو 2009 میں اے ایم یو پریس، علی گڑھ سے شائع ہوئی۔ پروفیسر ناز نے اکیڈمک ایڈمنسٹریشن اور پیشہ ورانہ اداروں میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ وہ اے ایم یو کورٹ، اکیڈمک کونسل، فیکلٹی کمیٹی اور فیکلٹی آف یونانی میڈیسن کے بورڈ آف اسٹڈیز سے وابستہ رہی ہیں۔ وہ یوپی ایس سی اور یوپی پی ایس سی کی مشاورتی کمیٹی کی رکن بھی ہیں اور یونانی طب سے متعلق مختلف پیشہ ورانہ و تحقیقی تنظیموں سے بھی وابستہ رہی ہیں۔

قیامِ امام حسین علیہ السلام امت کو ظلم کے خلاف بیداری کا ذریعہ: سید محمد یوسف

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ شب ایام عزا کا آخری جلوس بسلسلہ شہادت پدر بزرگوار امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ الفرجہ الشریف، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام امامیہ ہال نیشنل کالونی علی گڑھ سے برآمد ہوا اور قدیمی راستوں گوشت والی گلی، دودھ پور چوراہا، عامر نشاں مارکیٹ سے گزرتا ہوا جناب مظہر حیدر زیدی صاحب کی رہائش گاہ پر اختتام پذیر ہوا۔ امام بارگاہ امام ہال سے مجلس کا آغاز ہوا جہاں مولانا سید محمد یوسف صاحب قبلہ نے مجلس کو خطاب کیا اور دودھ پور چوراہے پر بھی تقریر کی۔ مولانا یوسف صاحب نے وجہ شہادت امام حسین علیہ السلام اور اس کے آفاقی پیغام، اہمیت اور ابدیت پر تحقیقی و متاثر کن تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ امام حسینؑ کی شہادت کا مقصد دینِ اسلام کی بقا، امامت کا تحفظ، اور یزید جیسے جابر حکمران کی بیعت سے انکار کر کے امت کو ظلم و استبداد کے خلاف بیدار کرنا تھا۔ آپؑ نے کلمہ حق بلند کیا تا کہ اسلامی اقدار بحال ہوں اور شریعتِ محمدیؐ میں ہونے والی تحریفات کا خاتمہ ہو۔ اہم مقاصدِ قیام و شہادت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تھا۔ معاشرے میں نیکی کا حکم دینا اور برائی کو روکنا تھا۔ آپ ع کے قیام سے یزیدیت کی شناخت اور رسوائی ہوئی۔ باطل اور فاسق حکومت کے حقیقی چہرے کو دنیا کے سامنے بے نقاب کیا۔ مولانا یوسف صاحب نے کربلا کا آفاقی پیغام پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ ظلم اور جبر کے نظام کے خلاف ابدی مزاحمت، دینِ الٰہی کی بقا، اور حق وصداقت کی سربلندی ہے۔ امام حسینؑ نے اپنے اہل خانہ اور اصحاب کے ساتھ جان کا نذرانہ پیش کر کے انسانیت کو سکھایا کہ ظالم حاکم کی بیعت کرنے کے بجائے عزت کی موت کو ترجیح دی جائے۔ امام حسین علیہ السلام نے سخت ترین حالات اور مصائب میں بھی خدا کی رضا پر راضی رہنا کا درس دیا۔ آپ ع کے قیام، صبر واستقلال سے مہاتما گاندھی متاثر ہوا اور دنیا میں جہاں کہیں بھی ظلم کے خلاف انقلاب برپا ہوتا وہ امام حسین علیہ کا قیام ہی بنیادی وجہ ہے۔ انجمنوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرتے ہوئے مظہر زیدی صاحب کی رہائش گاہ پر ماتمی جلوس اختتام ہوا جہاں نذر مولاع کا انتظام کیا گیا۔ اس الوداعی مجلس وجلوس کا اہتمام پروفیسر عابد علی خان اور جناب سید مظہر حیدر زیدی صاحب کی جانب سے تھا۔

جنگل میں شہد توڑنے گئے دو حقیقی بھائی مشکوک حالات میں لاپتہ

دیوبند، 22/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) جنگل میں شہد توڑنے گئے دو حقیقی بھائی مشکوک حالات میں لاپتہ ہو گئے۔ دونوں بچوں کی گمشدگی سے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ اہل خانہ نے دونوں بچوں کو بہت تلاش کیا لیکن ان کا کوئی سراغ حاصل نہیں ہوسکا۔ بعدازیں غمزدہ ماں نے تھانہ دیوبند میں گمشدگی کی شکایت درج کرائی، جس میں پولیس سے اپنے پیارے بیٹوں کو تلاش کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ دیوبند کے محلہ فولاد پورہ کے رہائشی عشرت کا خاندان جنگل سے توڑ کر بازار میں فروخت کرنے کا کام کرتا ہے۔ جمعرات کی صبح عشرت علی کے بیٹے جنید (20) اور انس (18) شہد توڑنے کا سامان اور بالٹیاں لے کر یہ کہہ کر گھر سے نکلے کہ وہ ساپلہ روڈ پر جنگل کی طرف جا رہے ہیں۔ لیکن شام تک وہ واپس نہیں آئے۔ پریشان ہو کر اہل خانہ نے دونوں بچوں کی تلاش کی لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں چلا۔ بچوں کے والد عشرت علی نے بتایا کہ انہوں نے جمعرات کی شام 4 بجے کے قریب اپنے بیٹوں کو ان

قومی وملی اتحاد کانفرنس میں بھائی چارے اور ہم آہنگی کا پیغام

امروہہ: مسلم کمیٹی (رجسٹرڈ) امروہہ کے زیرِ اہتمام شہر کے خان ایم پی کمیونٹی ہال میں ایک عظیم الشان "قومی وملی اتحاد کانفرنس" کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں تمام طبقات کے مابین باہمی اتحاد، رواداری اور سماجی بہتری کے لیے یکجہتی پر زور دیا گیا۔ پروگرام کی صدارت صدرِ کمیٹی اقبال احمد خان نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض کمیٹی کے ترجمان سالار غازی اور روبی شفاعت ایڈوکیٹ نے مشترکہ طور پر حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیے۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز مولانا سعد امروہوی کی تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے ہوا، جس کے بعد قاری مرزا انس امروہوی نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ کانفرنس میں بطورِ مہمانِ خصوصی امروہہ کے رکنِ اسمبلی وصدر پی اے سی (اتر پردیش) حاجی محبوب علی نے شرکت کی، جبکہ سابق ایم ایل سی و نوجوان رہنما پرویز علی بھی خصوصی طور پر موجود رہے۔ اپنے خطاب میں حاجی محبوب علی نے ملک وملت کی ترقی کے لیے باہمی اتحاد اور گنگا جمنی تہذیب کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ اس موقع پر اسٹیج پر سرپرست حاجی ناصر صدیقی، محمد آصف قریشی، سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری، خورشید سیفی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر جمشید کمال امروہوی، عادل عباسی، خورشید حیدر زیدی، ڈاکٹر چندن نقوی، ڈاکٹر نجم النبی اور علی امام رضوی ایڈووکیٹ سمیت متعدد جلیل القدر شخصیات جلوہ افروز رہیں۔ مختلف مقررین نے فکر انگیز خطاب کرتے ہوئے معاشرتی اصلاح اور یکجہتی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ محمد آصف قریشی نے اتحاد کو ترقی کی بنیاد بتاتے ہوئے کہا کہ نئی نسل کی تعلیمی بیداری اور سماجی مسائل کے حل کے لیے متحد ہونا لازمی ہے۔ ڈاکٹر جمشید کمال امروہوی نے تعلیم کے ساتھ ساتھ نوخیز نسل کی اخلاقی تربیت، نظم وضبط اور شہری ذمہ داریوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انجمن رضا کارانِ حسینی کے جنرل سکریٹری خورشید حیدر زیدی نے امروہہ کے تاریخی بھائی چارے اور مشترکہ ورثے کی حفاظت کو امن کی ضمانت قرار دیا، جبکہ ڈاکٹر چندن نقوی نے تمام طبقات کو ایک ہی پلیٹ فارم پر آ کر سماجی ہم آہنگی فروغ دینے کی اپیل کی۔ پروگرام کے اختتام پر صدرِ جلسہ اقبال احمد خان، کنوینر عارف ملک ایڈوکیٹ، روبی شفاعت ایڈوکیٹ اور ڈاکٹر نجم النبی نے تمام مہمانانِ گرامی اور حاضرین کا پرخلوص شکریہ ادا کیا۔ اپنے صدارتی کلمات میں اقبال احمد خان نے اعادہ کیا کہ قومی وملی اتحاد کو استحکام بخشنا مسلم کمیٹی کی اولین ترجیح ہے اور امروہہ کی عوام نے ہمیشہ امن ومحبت کی مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ کمیٹی مستقبل میں بھی ایسے جڑنے اور جوڑنے والے پروگراموں کا سلسلہ جاری رکھے گی۔

امروہہ میں تاریخی جلوسِ عماری ہوا برآمد، عزاخانوں سے اتارے گئے سیاہ پرچم

امروہہ: امروہہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کی مناسبت سے مجلس کا اہتمام کیا گیا، جس کے بعد روایتی جلوسِ عماری برآمد ہوا۔ محرم الحرام کا یہ آخری جلوس قاضی زادہ میں واقع امام بارگاہ چاند سورج سے برآمد ہوا۔ 8 ربیع الاول کو گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام کا یومِ شہادت پر دن بھر مجالس اور نذر کا سلسلہ جاری رہا۔ اس موقع پر سبطِ سجاد اور ان کے ہم نواؤں نے مرثیہ خوانی کی، جبکہ مولانا اظہر عباس نے فضائل و مصائب بیان کرتے ہوئے کہا کہ دیگر ائمہ کی طرح امام حسن عسکری علیہ السلام کو بھی زہر دے کر شہید کیا گیا تھا۔ ترتیب جلوس میں سب سے آگے اونٹ تھے جن پر عماریاں بندھی ہوئی تھیں، جبکہ ان کے پیچھے علم، تابوت اور ذوالجناح کی شبیہ چلی۔ یہ جلوس قاضی زادہ سے روانہ ہو کر سدّو، نقشبی، دربار میراں خاں، چاہ گوری، مجاپوتا، کوٹ، دانشمنداں، بنگلہ، شفاعت پوتا، کٹرا غلام علی، گجری، مچھ رہٹا، منڈی چوب، دربار کلاں، احمد نگر، کٹکوئی، کالی پگڑی، جعفری اور پچدرا سے ہوتا ہوا جب قاضی گلی کے امام بارگاہ پہنچی پہنچا تو مدثر علی خاں اور ان کے ساتھیوں نے مرثیہ خوانی کی اور مولانا شہوار حسین نے مجلس سے خطاب کیا۔ مولانا نے شہادت حضرت امام حسین کا بیان پیش فرمایا اور رخصتی مصائب پر مجالس کا اختتام کیا۔ یہاں سے گزر کر جلوس نوبت خانہ پہنچا جہاں امام بارگاہ سید چاند سے علم اتارا گیا۔ جلوس ٹی، حقانی اور گھیر کرم علی خاں سے ہوتا ہوا محلہ دربار شاہ ولایت پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ اس دوران تمام امام بارگاہوں سے سیاہ علم اتار لیے گئے اور اس آخری جلوس کے ساتھ ہی شیعہ سماج میں 2 ماہ 8 دن سے جاری غم و عزاداری کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ جلوس کے راستے میں شہر کی مختلف ماتمی انجمنوں جیسے انجمنِ اصغری، بنی ہاشم، رضا حسینی، گلزارِ حیدری، سجادیا، محمدی، معصومیہ، سادات، امامیہ، اکبری، حسینی اور ہاشمی نے نوحہ خوانی اور ماتم داری کی۔ اس جلوس کا نظم و ضبط انجمنِ رضا کارانِ حسینی کی 6 عہدیداران کی موجودگی اور قیادت میں مکمل ہوا، جس کے قائد شانِ مجتبیٰ اور جنرل سکریٹری خورشید حیدر زیدی نے محرم، چہلم اور جلوسِ عماری کے کامیاب انعقاد پر ضلع انتظامیہ، پولیس، نگر پالیکا، محکمہ بجلی اور میڈیا کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شیراز غالب، غلام سجاد، سید مجتبیٰ، رضا شمیم، امداد عابدی، ڈاکٹر چندن نقوی، وسیم زیدی، محمد تقی حسن کاظم، حسین عباس اور نذیر حیدر وغیرہ انتظام سنبھالتے نظر آئے، جبکہ ڈی ایم کی جانب سے نامزد خصوصی کمیٹی کے اراکین ضیا اعجاز، لیاقت علی، باقر رضا نقوی، ندیم نقوی، شہزاد رضا اور قاسم زیدی نے بھی پورے جلوس کی نگرانی کی۔

چکروڑ کے تنازع پر فریقین میں تصادم، چار افراد زخمی

دیوبند، 22/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند تحصیل کے گاؤں سوہن چڑا میں چکروڑ کو لیکر چلی آ رہی پرانی رنجش جھگڑے میں تبدیل ہوگئی جس کے نتیجہ میں چار افراد زخمی ہوگئے۔ دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کے خلاف پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ اطلاعات کے مطابق گاؤں سوہن چڑا کے رہائشی مسرور عالم اور اسرار کے درمیان چکروڑ کو لے کر کافی عرصے سے تنازع چل رہا تھا۔ صبح کے وقت اسی معاملہ پر دونوں فریقین میں ہوئی کہاسنی جھگڑے میں تبدیل ہوگئی۔ جس کے سبب دونوں جانب سے چار افراد زخمی ہوگئے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور معاملے کی تفتیش کی۔ مسرور اور اسرار نے ایک دوسرے پر مارپیٹ اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دینے کا الزام لگاتے ہوئے تھانہ دیوبند میں شکایات درج کرائی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ شکایت کی بنیاد پر معاملے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں، جانچ کے بعد ضروری کارروائی کی جائے گی۔

رسول اکرم سے سچی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر ایک لمحہ سنت نبوی کے مطابق گزارا جائے: ابوبکر بادی

کانپور: ماہ ربیع الاول آتے ہی عالم اسلام میں نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ مساجد مدارس، گھروں اور مختلف مقامات پر محافل سیرت، نعتیہ مشاعروں اور ذکر رسول کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ درود وسلام کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور مسلمان اپنے آقا و مولی سے عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ بلا شبہ رسول اکرم سے محبت ایمان کا لازمی تقاضا ہے لیکن ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ کیا ہمارے نبی کو صرف ربیع الاول کے چند دنوں میں یاد کرنا کافی ہے؟ رسول اللہ سے سچی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کو صرف محفلوں تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ اسے ہماری پوری زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ ربیع الاول ہمیں محبت رسول کی یاددہانی ضرور کراتا ہے، مگر محبت کا اصل امتحان ہمارے روزمرہ کے اعمال میں ہوتا ہے۔ مذکورہ خطاب مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور نے شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام وزیر سرپرستی قاضی شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش منعقدہ رحمت عالم کے ساتویں منعقدہ پروگرام بمقام مسجد عائشہ صدیقہ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کا پور سے کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مزید کہا کہ قرآن کریم نے رسول اللہ کو ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دیا: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" یعنی بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ اس لئے مسلمان کو چاہیے کہ وہ عبادات کے ساتھ اپنے اخلاق، معاملات، تجارت، معاشرت، گفتگو، پڑوسیوں کے حقوق، والدین کی خدمت، بچوں کی تربیت فریبوں کی مدد اور کمزوروں کے ساتھ حسن سلوک میں بھی نبی کریم کی سنت کو اپنائے۔ اگر ہم ربیع الاول میں نعتیں پڑھیں، درود وسلام بھیجیں اور سیرت کے واقعات سنیں لیکن سال کے باقی مہینوں میں جھوٹ، بددیانتی، وعدہ خلافی، بدزبانی ظلم اور حقوق العباد کی پامالی سے نہ بچیں تو ہمیں اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہیے۔ محبت صرف جذبات کا نام نہیں، اطاعت اور اتباع کا نام بھی ہے۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ربیع الاول کا پیغام صرف ایک مہینے تک محدود نہیں ہوگا۔ جس طرح ہم اس مہینے میں اپنے نبی کی سیرت کا ذکر کرتے ہیں، اس طرح پورے سال آپ کی سنت کو اپنی زندگی میں زندہ رکھیں گے۔ ہمارے گھر نبی کی تعلیمات کا مرکز ہوں، ہماری تجارت امانت و دیانت کی مثال ہو، ہماری زبان سچائی اور نرمی کی ترجمان ہو اور ہمارا کردار دوسروں کیلئے اسلام کی خوبصورت تصویر بن جائے۔ ربیع الاول ختم ہوسکتا ہے، مگر عشق رسول، درود وسلام اور اتباع سنت کا سفر کبھی ختم نہیں ہونا چاہیے۔ یہی حقیقی خراج عقیدت ہے اور یہی سیرت طیبہ کا

جلسہ سیرت پاک میں علماء نے دیا اصلاحی بیان

امروہہ: مسلم کمیٹی امروہہ کے زیر اہتمام محلہ کٹکوئی فاٹک ہرن والی میں 7 ویں جشنِ عید میلاد النبیؐ وجلسہ سیرتِ پاک کا پروقار انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام کی صدارت بلال احمد نے کی جبکہ نظامت کے فرائض حاجی خورشید انور نے انجام دیے۔ جلسے کا بابرکت آغاز حافظ مقارم امروہوی کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت ومنقبت کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت مولانا سعد امروہوی، حافظ انس مرزا، حافظ مقارم، حسان صدیقی اور فہیم سلمانی نے حاصل کی۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی حضرت مولانا توحید رضا صاحب نے سیرتِ طیبہ پر تفصیلی و بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ شفقت، دیانت داری، انصاف اور عاجزی کی ایک بے مثال اور بہترین عملی تصویر ہے۔ آپؐ کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبے میں ہماری کامل رہنمائی کرتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپؐ نے عورتوں کو ان کے حقوق عطا فرمائے، محتاجوں اور ضرورت مندوں کی دستگیری کی، اور اپنے صادق وامین کردار سے عالمِ انسانیت کے سامنے ایک عالی مقام قائم کیا۔ آپؐ کی اسوۂ حسنہ، صداقت، عدل، رحم دلی اور رواداری کا درس دیتی ہے، جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے معاشرے میں مثبت اور خوبصورت تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اس نورانی اور پروقار محفل میں حاجی منصور احمد ایڈوکیٹ، حاجی خورشید انور، سرتاج عالم منصوری، حاجی عبدالقیوم رائمہ، سید قمر نقوی، محمد قاسم خان، نوید ایاز، عمران خان سیفی ایڈوکیٹ، اقبال خان امروہوی جذبہ، فیروز خان، سرکار عالم فہیم صدیقی، یاسر انصاری ایڈوکیٹ، غفران خان سوری (سابق کونسلر)، محمد حنان، حاجی افضال احمد، زہیب خان، بابو، حماد، نوید خان، مجمل جگا اور ظفر انصاری سمیت کثیر تعداد میں مقامی معززین نے شرکت کی پروگرام کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور رقت انگیز دعا پر ہوا۔ کنوینر حسان شیخ نے تمام حاضرین ومہمانان کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کیا۔

11 اگست سے اسکالرشپ کے آن لائن درخواست فارم بھرنے کا عمل شروع

نئے (فریش) درخواست دہندگان 21 ستمبر 2026 تک آن لائن فارم جمع کرا سکتے ہیں

UTTAR PRADESH
SCHOLARSHIP
2026-27

CLASS	DATE OF START	LAST DATE
Class 9–12 (Pre-Matric)	11 August 2026	25 August 2026
Class 9–12 (Post-Matric)	11 August 2026	21 September 2026
Class 12 and above (Pre-Matric)	15 September 2026	15 October 2026
Class 12 and above (Post-Matric)	15 September 2026	31 October 2026

بلند شہر 22/ اگست (پریس ریلیز) اسکالرشپ کا انتظار کر رہے ہزاروں طلبہ کے لیے اچھی خبر ہے۔ اتر پردیش حکومت نے تعلیمی سیشن 27-2026 کے لیے پری ڈگری یعنی جماعت 9ویں، 10ویں اور پوسٹ میٹرک یعنی جماعت 11ویں اور 12ویں کے طلبہ کے لیے اسکالرشپ کے آن لائن درخواست فارم جمع کرنے کا شیڈول جاری کر دیا ہے۔ جاری پروگرام کے مطابق 11 اگست 2026 سے اسکالرشپ کے لیے آن لائن درخواست کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اہل طلبہ گھر بیٹھے آن لائن درخواست جمع کرا سکتے ہیں۔ ضلع پسماندہ طبقات بہبود افسر نے بتایا کہ یہ اسکالرشپ اسکیم درج فہرست ذات (ایس سی)، دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی)، عام زمرے اور اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والے اہل طلبہ کے لیے نافذ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نئے یعنی فریش درخواست دہندگان 11 اگست سے 21 ستمبر 2026 تک آن لائن درخواست جمع کرا سکتے ہیں، جبکہ رینیول یعنی تجدید کے لیے درخواستیں 11 اگست سے 25 اگست 2026 تک قبول کی جائیں گی۔ ضلع پسماندہ طبقات بہبود افسر نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ مقررہ وقت سے قبل اپنے تمام ضروری دستاویزات تیار رکھیں اور آخری تاریخ کا انتظار کیے بغیر آن لائن درخواست مکمل کر لیں، تا کہ آخری وقت میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسکالرشپ کے لیے درخواستیں صرف اتر پردیش اسکالرشپ پورٹل کے ذریعے آن لائن قبول کی جائیں گی۔ طلبہ سے اپیل کی گئی ہے کہ درخواست فارم بھرتے وقت اپنی تمام تفصیلات انتہائی احتیاط سے درج کریں اور فارم جمع کرنے سے قبل اس کی مکمل جانچ کر لیں۔ افسران نے واضح کیا کہ مقررہ مدت ختم ہونے کے بعد درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ لہٰذا تمام اہل طلبہ مقررہ تاریخ کے اندر اپنی درخواستیں ضرور جمع کرائیں۔

ضلع پسماندہ طبقات بہبود افسر نے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ ارنیا کا معائنہ کیا

اسکول میں زیر تعلیم طالبات کو فراہم کی جانے والی بنیادی سہولیات کا بھی جائزہ لیا گیا

بلند شہر 22/ اگست (پریس ریلیز) ضلع پسماندہ طبقات بہبود افسر بلند شہر کی جانب سے 21 اگست 2026 کو کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ ارنیا حلقہ کے گاؤں دشہرہ کھرلی کا موقع پر معائنہ کیا گیا۔ معائنہ کے دوران اسکول کی تعلیمی، جسمانی اور انتظامی سہولیات کے ساتھ ساتھ طالبات کی حفاظت، صفائی ستھرائی، بنیادی سہولیات اور دیگر انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ معائنہ کے وقت اسکول کی پرنسپل مدھو سنگھ موجود تھیں۔ افسر نے سب سے پہلے اسکول کی اساتذہ کا حاضری رجسٹر اور طلبہ حاضری رجسٹر کا جائزہ لیا۔ ریکارڈ کے مطابق اسکول میں مجموعی طور پر 7 اساتذہ تعینات ہیں اور معائنہ کے وقت تمام اساتذہ موجود تھیں۔ اسکول میں کل 100 طالبات رجسٹرڈ ہیں، جن میں سے معائنہ کے وقت 87 طالبات حاضر پائی گئیں۔ اس کے علاوہ زیر تعلیم طالبات کو فراہم کی جانے والی بنیادی سہولیات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اس دوران طالبات کی یونیفارم، جوتے، اسکول بیگ اور کتابوں کی بھی جانچ اور تصدیق کی گئی۔ معائنہ کے دوران اسکول کی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ طالبات کی حفاظت سے متعلق انتظامات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ افسر نے بتایا کہ اسکول کی تعلیمی، انتظامی اور حفاظتی انتظامات مجموعی طور پر اطمینان بخش پائے گئے ہیں۔ تاہم معائنہ کے دوران سی سی ٹی وی کیمروں کی مانیٹرنگ اور ریکارڈنگ سے متعلق ڈیوائس میں خرابی پائی گئی، جس کی مرمت کرانے کی ہدایت دی گئی۔ اس کے علاوہ طالبات کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لیے واٹر کولر کی مرمت کرانے کے بھی احکامات دیے گئے۔ ضلع پسماندہ طبقات بہبود افسر نے اسکول انتظامیہ کو ہدایت دی کہ طالبات کو کسی قسم کی کمی نہ آنے دی جائے اور خراب آلات کی فوری طور پر مرمت کرائی جائے، تا کہ طالبات کو بہتر اور محفوظ تعلیمی ماحول فراہم کیا جا سکے۔

اسکولوں کی گمراہ کن ویڈیوز پر ہوگی ایف آئی آر

ذخیرہ اندوزوں پر بھی کسا جائے گا شکنجہ ☆ سیلاب سے متاثرہ 19 اضلاع میں الرٹ، نشیبی علاقوں میں اضافی پمپنگ اسٹیشن اور فوری صفائی کی ہدایت

لکھنؤ۔ اسکولوں اور کالجوں کے حوالے سے غلط اور گمراہ کن ویڈیوز بنا کر ماحول خراب کرنے والوں کے خلاف اب براہ راست ایف آئی آر درج کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے ایسی ویڈیوز نشر کیے جانے پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹوں کو قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایات دی ہیں۔ ساتھ ہی چینی کی وافر دستیابی کے باوجود ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کرنے والوں کے خلاف بھی شکنجہ کسنے کو کہا ہے۔ ضلع مجسٹریٹوں کو چینی کی قیمت اور دستیابی پر نظر رکھنے کے ساتھ مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اسکولوں کے حوالے سے کسی بھی طرح کی غلط معلومات پھیلانے سے ماحول خراب ہوتا ہے۔ اس لیے گمراہ کن ویڈیوز اور اطلاعات کی جانچ کروا کر قصورواروں کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ ساتھ ہی صرف کارروائی تک محدود نہ رہتے ہوئے اسکولوں کی حقیقی صورتحال بھی سامنے لائی جائے۔ انہوں نے مڈ ڈے میل، بچوں کے لیے بیت الخلا، کلاس رومز اور دیگر سہولیات کی موقع پر جا کر جانچ کرانے کو کہا۔ ضلع مجسٹریٹوں کو باقاعدگی سے اسکولوں کا معائنہ کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ بال واٹیکاؤں کا بھی آپریشن یقینی بنانے کو کہا گیا۔ چینی کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ ریاست میں تقریباً چھ ماہ کی ضرورت کے برابر ذخیرہ موجود ہے۔ ایسی صورت میں ذخیرہ اندوزی یا بلیک مارکیٹنگ کے ذریعے مصنوعی قلت پیدا کرنے کی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ اپنے اپنے اضلاع میں چینی کی قیمت اور دستیابی پر نظر رکھیں گے۔ افسران اور تاجروں کے ساتھ میٹنگ کر کے نظام کو درست رکھنے کو کہا گیا ہے۔ لوگوں کو چینی کے ذخیرے کی صحیح معلومات دینے کی ہدایات بھی دی گئی ہیں، تاکہ افواہ کی وجہ سے بازار پر غیر ضروری دباؤ نہ پڑے۔ ضرورت پڑنے پر چینی ملوں کو چلانے کا انتظام کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ موجودہ حکومت کی مدت کار میں کسانوں کو اب تک 25.3 لاکھ کروڑ روپے کی گنے کی قیمت ادا کی جا چکی ہے۔ کسانوں کی ادائیگی میں کسی بھی طرح کی تاخیر نہ ہو، اس کے لیے ہدایات دی گئی ہیں۔ پریاگ راج، وارانسی، لکھنؤ، کانپور، گورکھپور، میرٹھ، سہارنپور اور غازی آباد میں پانی جمع ہونے کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نشیبی علاقوں کی نشاندہی کر کے ضرورت کے مطابق اضافی پمپنگ اسٹیشن لگانے اور بند نالوں کی فوری صفائی کرانے کو کہا گیا۔ نالوں پر تجاوزات بھی ہٹائی جائیں گی۔ وہیں ریاست کے تمام 762 شہری بلدیاتی اداروں کی نگرانی ہیڈکوارٹر کی سطح سے کی جائے گی۔ میئر اور شہری بلدیاتی اداروں کے چیئرمینوں کو کونسلروں کے ساتھ موقع پر جا کر پانی جمع ہونے اور صفائی کے انتظامات کا جائزہ لینے کو کہا گیا ہے۔ سنگل یوز پلاسٹک کی پیداوار اور استعمال پر بھی کارروائی کی ہدایات دی گئی ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ 19 اضلاع کے ضلع مجسٹریٹوں کو الرٹ رہنے اور کنٹرول روم مسلسل فعال رکھنے کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہر متاثرہ خاندان تک راحت پہنچانے کے ساتھ پکا ہوا کھانا اور خشک راشن دستیاب کرانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ جہاں دریا کا بہاؤ آبادی کی جانب بڑھ رہا ہے، وہاں وقت رہتے ڈریجنگ کرانے کو کہا گیا۔ حساس مقامات کی پہلے ہی نشاندہی کی جائے گی۔ سیلاب میں مکانات کے نقصان سے متاثرہ افراد کو زمین کا پٹہ دے کر وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ اسکیم کے تحت گھر دلانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ بہرائچ میں انسان اور جنگلی جانوروں کے درمیان تنازع کو دیکھتے ہوئے گشت بڑھانے اور سرحدی اضلاع میں اسمگلنگ پر مسلسل نظر رکھنے کو کہا گیا۔ اسمگلنگ میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایات دی گئی ہیں۔

اتر پردیش: ریاست کے اسکولوں میں کام کرنے والے ساڑھے تین لاکھ باورچیوں کا اعزازیہ بڑھا، اب ہر ماہ 2000 کے بجائے ملیں گے 3000 روپے

اتر پردیش حکومت نے بنیادی تعلیم محکمہ کے تحت چلائی جانے والی پردھان منتری پوشن یوجنا (مڈ ڈے میل) کے تحت کام کرنے والے باورچیوں کو بڑا تحفہ دیا ہے۔ حکومت نے باورچیوں کے ماہانہ اعزازیے میں 1000 روپے کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اضافے کے بعد اب باورچیوں کو ہر ماہ 3000 روپے کا اعزازیہ ملے گا۔ خصوصی سکریٹری یتیندر کمار کی جانب سے بنیادی تعلیم سیکشن-4 سے جاری حکم کے مطابق، بڑھا ہوا اعزازیہ ستمبر 2026 سے نافذ ہوگا، جس کی ادائیگی اکتوبر 2026 کے مہینے میں کی جائے گی۔ یہ اعزازیہ سال میں 10 ماہ کے لیے براہ راست باورچیوں کے بینک کھاتوں میں بھیجا جائے گا۔ حکومت نے مڈ ڈے میل اتھارٹی کو اس فیصلے پر فوری عمل درآمد یقینی بنانے کی ہدایات دی ہیں۔

آر ایل ڈی اور سماج وادی پارٹی میں سیاسی تلخیاں بڑھیں

سہارنپور میں سوابھیمان ریلی کی تیاری ★ جینت چودھری 3 ستمبر کی ریلی میں کریں گے شرکت، آر ایل ڈی نے طاقت کے مظاہرے کے دیے اشارے

اکھلیش کے بیان سے مغرب کی سیاسی گرمیوں میں اضافہ، تین ستمبر کو سہارنپور میں آر ایل ڈی کی سوابھیمان ریلی

سہارنپور، 22 اگست (یو این آئی) سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کے حالیہ تبصرے کے بعد راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) اور سماج وادی پارٹی کے درمیان سیاسی تلخیاں بڑھتی دکھائی دے رہی ہیں۔ اسی دوران آر ایل ڈی نے تین ستمبر کو سہارنپور میں منعقد ہونے والی سوابھیمان ریلی کو طاقت کے مظاہرے کے طور پر لینے کے اشارے دیے ہیں، جس میں مرکزی وزیر اور آر ایل ڈی کے صدر جینت چودھری کے شرکت کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ آر ایل ڈی کے قومی جنرل سکریٹری اور بجنور سے رکن پارلیمنٹ چندن چودھری نے ہفتہ کو یہاں بتایا کہ رام پور منیہاران واقع کوچر زرعی انٹر کالج کے میدان میں آل انڈیا گوجر ودیا پرچارنی سبھا کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب میں جینت چودھری کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کارکن اس پروگرام کو تاریخی بنانے میں مصروف ہیں۔ واضح رہے کہ حال ہی میں سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے اپنے ایک بیان میں بغیر نام لیے سابق اتحادیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ جنہیں آگے بڑھایا گیا، وہ بھی ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کے اس تبصرے کو سیاسی حلقوں میں جینت چودھری کی طرف اشارہ سمجھا گیا۔ سال 2022 کے اسمبلی انتخابات میں سماج وادی پارٹی اور آر ایل ڈی نے اتحاد کر کے الیکشن لڑا تھا، لیکن بعد میں آر ایل ڈی قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کا حصہ بن گئی اور جینت چودھری مرکزی حکومت میں وزیر بنے۔ آر ایل ڈی لیڈر چندن چودھری نے کسی کا نام لیے بغیر کہا کہ سیاست میں حالات اور اتحاد بدلتے رہتے ہیں، لیکن معاشرہ ہی سیاسی جماعتوں کی تشکیل کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی زندگی میں سینئر رہنماؤں کو اپنے الفاظ کے انتخاب میں تحمل برتنا چاہیے اور سیاسی اختلافات کے باوجود کسی کو تکلیف پہنچانے والی زبان سے گریز کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی اتر پردیش کا گنے کا علاقہ چودھری چرن سنگھ، چودھری اجیت سنگھ اور اب جینت چودھری کی سیاسی وراثت کا علاقہ رہا ہے۔ آر ایل ڈی کارکن پورے جوش و خروش کے ساتھ سوابھیمان ریلی کو کامیاب بنانے میں مصروف ہیں۔ گنے کے کسانوں کے مسئلے پر چندن چودھری نے کہا کہ گزشتہ پرائی سیزن میں جینت چودھری نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کر کے گنے کی قیمت بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا، جس کے بعد گنے کی امدادی قیمت 400 روپے فی کوئنٹل مقرر کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ چینی کی بڑھتی قیمتوں کو دیکھتے ہوئے مستقبل میں گنے کی قیمت میں اضافے کے امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہنر مندی کے فروغ و صنعت کاری اور وزارت تعلیم کی ذمہ داری سنبھال رہے جینت چودھری اپنے سہارنپور دورے کے دوران علاقے کے کھلاڑیوں اور نوجوانوں کے لیے رننگ ٹریک، انڈور اسٹیڈیم اور آڈیٹوریم جیسی سہولتوں سے متعلق اعلانات کر سکتے ہیں۔

راہل گاندھی کے 'طلبہ کی گونج' پروگرام کی تشہیر پر بی جے پی کا کانگریس پر حملہ

لکھنؤ، 22 اگست (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے الزام لگایا ہے کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے پونے میں منعقدہ 'طلبہ کی گونج' پروگرام کی تشہیر کے لیے سوشل میڈیا پر اثر و رسوخ رکھنے والے افراد کو 25، 25 ہزار روپے ادا کیے گئے۔ بی جے پی نے کہا کہ کانگریس کی جانب سے پیسوں کی بنیاد پر تشہیر اور عوامی رابطہ مہم چلانے کی بات مسلسل سامنے آ رہی ہے۔ بی جے پی کے ترجمان راکیش ترپاٹھی نے کہا کہ "کانگریس پارٹی کس طرح پیسوں کی بنیاد پر تشہیر کا دکھاوا اور عوامی رابطہ کر رہی ہے، یہ باتیں ایک ایک کر کے مسلسل ثابت ہوتی جا رہی ہیں۔" انہوں نے کہا کہ ان انکشافات سے واضح ہو رہا ہے کہ 'گونج' پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے کانگریس پارٹی بڑے پیمانے پر بدعنوانی کے ذریعے جمع کی گئی رقم کا استعمال کر رہی ہے۔

کے جی ایم یو کے ایم بی بی ایس انٹرن بھوک ہڑتال پر

12 ہزار سے بڑھا کر 30 ہزار وظیفہ کرنے کا مطالبہ

لکھنؤ: 22 اگست (پی این ایس) کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) کے ایم بی بی ایس انٹرن نے اپنے وظیفہ میں اضافے کا مطالبہ کرتے ہوئے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کے جی ایم یو کے مین گیٹ پر بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ انہیں فی الحال 12,000 روپے ماہانہ وظیفہ ملتا ہے، جو کہ دیگر ریاستوں کے مقابلے میں کافی کم ہے۔ وہ 30,000 روپے ماہانہ اضافے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ طلباء کے مطابق ملک بھر کی کئی دوسری ریاستوں میں ایم بی بی ایس انٹرن کو 30,000 سے 35,000 روپے ماہانہ وظیفہ ملتا ہے۔ اس کے برعکس، اتر پردیش میں انٹرن کو دیا جانے والا وظیفہ نمایاں طور پر کم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایم بی بی ایس کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ اپنی انٹرن شپ کے دوران ہسپتال کی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات میں باقاعدہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے باوجود انہیں جو وظیفہ ملتا ہے وہ دوسری ریاستوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم نہیں ہے۔ احتجاج کے دوران طلبہ نے واضح کیا کہ اگر ان کے مطالبات پر جلد کوئی فیصلہ نہ ہوا تو تحریک کو مزید وسعت دی جائے گی۔ انہوں نے مطالبات تسلیم نہ ہونے کی صورت میں غیر معینہ مدت تک ہڑتال کرنے کی دھمکی بھی دی ہے۔ طلباء کا کہنا ہے کہ ان کا مطالبہ صرف وظیفہ میں اضافے کا نہیں ہے بلکہ انٹرن ڈاکٹروں کے کام اور ذمہ داریوں کے مطابق ایک منصفانہ اعزازیہ کا مطالبہ ہے۔ ان کا الزام ہے کہ ان کے کام کے بوجھ اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو دیکھتے ہوئے موجودہ وظیفہ میں مناسب اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ طلباء کے احتجاج کے پیش نظر کے جی ایم یو کے مین گیٹ پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ پولیس اور انتظامیہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کی کوششیں جاری ہیں کہ احتجاج کے دوران ہسپتال کے آپریشنز میں خلل نہ پڑے اور مریضوں اور ان کے لواحقین کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ KGMU ریاست کے سب سے بڑے طبی اداروں میں سے ایک ہے، اور بڑی تعداد میں مریض علاج کے لیے آتے ہیں۔ اس لیے اگر انٹرن طلبہ کا احتجاج طویل عرصے تک جاری رہا تو اس سے ہسپتال کی سہولیات متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ ہسپتال انتظامیہ کو چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، خاص طور پر انٹرن ڈاکٹروں کے فرائض سے متعلق خدمات کے حوالے سے کافی اہم ہے۔

امبیڈکر نگر: زیارت کے لئے آئے نوجوان کی زہریلے جانور کے کاٹنے سے موت

امبیڈکر نگر: 22 اگست (پی این ایس) کشی نگر کا ایک 22 سالہ شخص جو اتر پردیش کے امبیڈکر نگر میں زیارت کرنے آیا تھا، جمعہ کی شام دیر گئے ایک زہریلے جانور کے کاٹنے سے فوت ہو گیا۔ مقامی لوگوں کا شبہ ہے کہ موت سانپ کے ڈسنے سے ہوئی ہے۔ یہ حادثہ کچھوچھا واقع بسکھاری کے کربلا میدان میں پیش آیا۔ کشی نگر کے کسیا علاقے کے پریواڈار گاؤں کا رہنے والا معراج (22) جمعہ کو کچھوچھا درگاہ کے کربلا میدان میں زیارت کے لیے آیا تھا۔ اسے میدان کربلا میں جھاڑیوں کے قریب ایک زہریلی شئے نے کاٹ لیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی حالت خراب ہونے لگی۔ گھر والے اور آس پاس موجود لوگ اسے علاج کے لیے لے جانے کی تیاری کر رہے تھے لیکن اس سے پہلے ہی اس کی موت ہو گئی۔ اطلاع ملنے پر بسکھاری پولیس موقع پر پہنچی اور جائے وقوعہ کا معائنہ کرنے کے بعد وہاں موجود لوگوں سے معلومات اکٹھی کیں۔ پولیس نے متوفی کے لواحقین کو اطلاع دی۔ اطلاع ملنے پر اہل خانہ دیر رات کشی نگر سے کچھوچھا پہنچے۔ نوجوان کی موت سے اہل خانہ میں صف ماتم بچھ گئی جب کہ زیارت کے لیے آئے ہوئے لوگوں میں بھی غم کی لہر دوڑ گئی۔ ہفتہ کو گھر والوں نے پوسٹ مارٹم کرانے سے انکار کر دیا۔ اس پر پنچنامہ کر کے لاش لواحقین کے حوالے کر دی گئی۔ انسپکٹر انچارج بھوپیندر سنگھ نے بتایا کہ لواحقین کے مطالبے پر لاش حوالے کر دی گئی ہے۔

وکی پیڈیا سے آگے علمی دنیا کے نئے دروازے کھولنے کی کوشش، دو روزہ ورکشاپ کا انعقاد

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں طلبہ و اساتذہ نے وکی میڈیا کے مختلف منصوبوں کی افادیت جانی

لکھنؤ، 22 اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی اور بالارک و ناز فاؤنڈیشن کے باہمی اشتراک سے اردو، فارسی اور عربی شعبے کے زیر اہتمام یونیورسٹی کیمپس میں 'انٹروڈکشن ٹو وکی پیڈیا' کے عنوان سے دو روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس اہم ورکشاپ کا مقصد طلبہ، اساتذہ اور دیگر شرکا کو وکی پیڈیا اور وکی میڈیا فاؤنڈیشن کے مختلف علمی و معلوماتی منصوبوں سے روشناس کرانا، ان کی افادیت سے آگاہ کرنا اور طلبہ کو ان منصوبوں میں رضا کارانہ طور پر حصہ لینے کے لیے تیار کرنا تھا۔ اس ورکشاپ کے دوران وکی پیڈیا اور وکی پیڈیا کے مختلف منصوبوں سے وابستہ ماہرین نے شرکا کو نہ صرف نظریاتی معلومات فراہم کیں بلکہ عملی مشقوں کے ذریعے مختلف منصوبوں کے استعمال اور ان میں علمی تعاون کے طریقۂ کار سے بھی آگاہ کیا۔ ورکشاپ کے پہلے روز یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے مہمانان خصوصی اور ماہرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ عام طور پر بہت سے لوگ صرف وکی پیڈیا سے واقف ہیں لیکن اس ورکشاپ کے ذریعے یہ جاننے کا موقع مل رہا ہے کہ وکی پیڈیا دراصل وکی پیڈیا فاؤنڈیشن کے متعدد منصوبوں میں سے ایک اہم منصوبہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ وکیمیڈیا کے دیگر منصوبے بھی علم، تحقیق اور معلومات کی ترویج میں نہایت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ وائس چانسلر نے مزید کہا کہ یونیورسٹی کے لیے یہ ایک اہم موقع ہے کہ طلبہ اور اساتذہ کو ایک ایسے عالمی ادارے اور اس کے مختلف منصوبوں کے بارے میں جاننے کا موقع مل رہا ہے، جو دنیا بھر میں علم کو مفت اور عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ورکشاپ میں شرکت کرنے والے طلبہ اس علمی تحریک سے وابستہ ہو کر رضاکارانہ طور پر اپنا کردار ادا کریں گے اور اردو سمیت دیگر زبانوں میں علمی و معلوماتی مواد کی ترویج میں معاون ثابت ہوں گے۔ اس ورکشاپ وکی پیڈیا کے ماہرین فیض انجم اور عائشہ پروین نے ابتدائی مرحلے میں وکی پیڈیا فاؤنڈیشن کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وکی پیڈیا فاؤنڈیشن ایک غیر منافع بخش عالمی ادارہ ہے جس کے تحت متعدد آزاد اور باہمی طور پر مربوط علمی منصوبے کام کر رہے ہیں۔ ان منصوبوں میں وکی پیڈیا، وکی میڈیا کامنز، وکی ڈیٹا، وکشنری اور وکی سورس سمیت متعدد پلیٹ فارمز شامل ہیں جو دنیا بھر کے لوگوں تک مفت اور قابلِ رسائی معلومات پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ورکشاپ کے ایک اہم سیشن میں ستدیپ گل نے آن لائن شرکت کرتے ہوئے وکی سورس کی اہمیت اور افادیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انھوں نے بتایا کہ وکی سورس ایک ایسا منصوبہ ہے جہاں قدیم اور اہم متون، کتابیں اور دیگر تحریری مواد ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کیا جاتا ہے جس سے محققین، طلبہ اور عام قارئین کو علمی و ادبی مواد تک آسان رسائی حاصل ہوتی ہے۔ اس موقع پر شرکا کو وکی سورس پر موجود مواد سے استفادے اور اس میں نئے مواد کے اضافے کے طریقوں سے بھی آگاہ کیا گیا۔ اس موقع پر وکی میڈیا کے لیڈ پارٹنر شپ، ساؤتھ ایشیا مینیجر نے بھی وکی میڈیا فاؤنڈیشن کے اہم منصوبوں اور اس کے بنیادی مقاصد پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ وکی میڈیا ایک ایسی عالمی تنظیم ہے جو معلومات اور علم کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک مفت پہنچانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انھوں نے شرکا پر زور دیا کہ وہ صرف وکیپیڈیا کے قارئین بننے تک محدود نہ رہیں بلکہ رضا کار کی حیثیت سے اس علمی مشن کا حصہ بنیں اور اپنی صلاحیتوں کے ذریعے معلومات کے ذخیرے میں اضافہ کریں۔ پروگرام کے اختتامی مرحلے میں سید رضا حسین زیدی (ناز فاؤنڈیشن) نے وکی میڈیا کے تحت جاری مختلف منصوبوں کا تعارف کرایا۔ انھوں نے شرکا کو بتایا کہ وکی میڈیا کے مختلف علمی و تحقیقی منصوبوں میں کام کرنے کے خواہش مند افراد کے لیے متعدد مواقع موجود ہیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ بعض منصوبوں کو مکمل کرنے اور علمی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لیے فاؤنڈیشن کی جانب سے فیلورشپ سمیت مختلف مواقع فراہم کیے جاتے ہیں جن سے طلبہ، محققین اور رضا کار استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہ دو روزہ ورکشاپ مجموعی طور پر طلبہ اور اساتذہ کے لیے ایک مفید اور معلوماتی تجربہ ثابت ہوئی، جس نے انہیں وکی پیڈیا سے آگے وکی میڈیا کے وسیع تر علمی منظرنامے سے متعارف کرایا اور علم کو آزاد، مفت اور عالمی سطح پر قابل رسائی بنانے کی کوششوں میں رضاکارانہ شرکت کے نئے امکانات بھی فراہم کیے۔ اس ورکشاپ کے انعقاد میں ڈاکٹر موسیٰ رضا نے اہم کردار ادا کیا اور انھیں کی کوششوں سے ورکشاپ کی عملی صورت بن سکی۔ اس ورکشاپ کی نظامت پروفیسر ثوبان سعید اور ڈاکٹر اکمل شاداب نے انجام دی اور اختتامی کلمات اور اظہار تشکر ڈاکٹر محمد حفیظ نے ادا کیے۔ انھوں نے ورکشاپ کے کامیاب انعقاد پر تمام ماہرین، مہمانان، منتظمین اور شرکا کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ اس علمی سرگرمی کے نتیجے میں یونیورسٹی کے طلبہ و اساتذہ وکی میڈیا کے مختلف منصوبوں سے وابستہ ہو کر علمی مواد کی تیاری، تدوین، ترجمہ اور فروغ میں مؤثر کردار ادا کریں گے۔ اس ورکشاپ کے لیے ایک سو سے زائد رجسٹریشن موصول ہوئیں، جو طلبہ میں اس موضوع سے گہری دلچسپی کی عکاسی کرتی ہیں۔ اس ورکشاپ میں ڈاکٹر وصی اعظم انصاری، ڈاکٹر مرتضیٰ علی اطہر، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر ظفر النقی، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر سدھارت سدیپ، ڈاکٹر اخلاق، ڈاکٹر عبدالرحمٰن، ڈاکٹر مزمل، ڈاکٹر مدثر اور ڈاکٹر عائشہ شہناز کے علاوہ ریسرچ اسکالرس اور طلبہ نے شرکت کی۔

اکھلیش یادو جاٹ سماج سے معافی مانگیں: مایاوتی

لکھنؤ: 22 اگست (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے ہفتہ کے روز سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) کے صدر اور مرکزی وزیر جینت چودھری کے بارے میں ان کے مبینہ غیر مہذب تبصرے پر انہیں پورے جاٹ سماج سے معافی مانگنی چاہیے۔ اس معاملے میں اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے بھی اکھلیش یادو پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ انہیں مرکزی وزیر جینت چودھری سے فوری طور پر معافی مانگنی چاہیے۔ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ اکھلیش یادو کا اپنے سابق اتحادی کے بارے میں عوامی طور پر یہ کہنا کہ "ہم نے ان کو چونی سے روپیہ بنا دیا" انتہائی غیر مہذب، نامناسب اور شرمناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اکھلیش یادو کو آر ایل ڈی اور اس کے رہنما کے ساتھ ساتھ سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ کے خاندان کی توہین کرنے پر پورے جاٹ سماج سے معافی مانگنی چاہیے۔ [illegible] اس کا سیاسی فائدہ اکثر بی جے پی کو ملا اور سیکولر طاقتیں کمزور ہوئیں۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے اسی رویے کی وجہ سے 1993 میں قائم ہونے والا سپا-بسپا اتحاد ٹوٹ گیا اور 2 جون 1995 کو بدنام زمانہ لکھنؤ اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس واقعہ پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے لیے اکھلیش یادو کی یقین دہانی پر بی ایس پی نے ایک مرتبہ پھر سماجوادی پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا، لیکن انتخابی نتائج توقع کے مطابق نہ آنے کے بعد سپا کے مبینہ متکبرانہ اور مفاد پرستانہ رویے کی وجہ سے یہ اتحاد بھی ٹوٹ گیا۔ مایاوتی نے الزام لگایا کہ سماجوادی پارٹی اتحاد کا استعمال صرف اپنا کام نکالنے کے لیے کرتی ہے اور مقصد پورا ہونے کے بعد دوسری جماعتوں کے خلاف غیر مناسب زبان استعمال کرتی ہے۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کے پی ڈی اے (پسماندہ، دلت اور اقلیت) فارمولے پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ اکھلیش یادو سیاسی مفاد کے مطابق پی ڈی اے میں 'ڈی' کا مطلب [illegible] پسماندہ طبقات، اقلیتوں اور اعلیٰ ذات کے لوگوں، خاص طور پر برہمنوں کا استحصال ہوا اور ان کے لیے مثبت اقدامات نہیں کیے گئے۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ سماجوادی پارٹی کی حکومتوں میں غنڈوں، جرائم پیشہ افراد، مافیا اور انتشار پسند عناصر کو فائدہ پہنچا، جبکہ خواتین کی سلامتی کی صورتحال بھی خراب رہی۔ مایاوتی نے تمام طبقات کے لوگوں سے اپیل کی کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی کو اقتدار میں واپس آنے سے روکا جائے۔ چند روز قبل اکھلیش یادو نے کسی کا نام لیے بغیر طنز کیا تھا کہ اتحاد میں نہ جانے کہاں کہاں سے لوگ آئے تھے، جنہیں انہوں نے "چونی سے روپیہ بنا دیا"، لیکن اس کے باوجود وہ پارٹی چھوڑ کر چلے گئے۔ 2022 کے اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی کے ساتھ اتحاد کرنے والی کئی جماعتیں بعد میں قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کا حصہ بن گئیں، جن میں سب سے نمایاں راشٹریہ لوک دل ہے۔ آر ایل ڈی کے سربراہ اور مرکزی وزیر جینت سنگھ چودھری نے دیر رات ایکس پر پوسٹ کر کے، بغیر نام لیے، اکھلیش یادو کے بیان کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا، "سیاست کی لڑائی میں اگر کچھ سستے الفاظ [illegible]"

اسلامیہ کالج میں جشن رحمت للعالمین ؐ ۲۵ اگست کی شب میں

لکھنؤ ۲۳ راگست۔ ظفریاب جیلانی میموریل سوسائٹی کے زیرِ اہتمام ۴۵ ویں جشن رحمت اللعالمین ﷺ کی تیاریوں کے سلسلہ میں چھٹا مشاورتی جلسہ زیرِ صدارت ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی منعقد ہوا۔ ڈاکٹر عتیق احمد فاروقی کی تلاوتِ کلامِ ربانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ سید کفیل احمد ایڈوکیٹ سرپرست جشنؐ نے جشنؐ کے تعلق سے مختلف موضوعات پر گفتگو کی۔ انہوں نے بتایا کہ جشن کا فتتاح شام ۹ بجے حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی فرمائیں گے اس کے بعد حضرت مولانا کفیل اشرف اور حضرت مولانا ڈاکٹر یٰسین علی عثمانی خطاب فرمائیں گے، رات ۱۲ بجے سے صبح صادق تک نعتیہ مشاعرہ ہوگا، بیانِ ولادت، درود و سلام دعا پر جشن کا اختتام ہوگا۔ مسعود عالم جیلانی کنوینر مشاعرہ نے بتایا کہ مشاعرہ میں حسب سابق مقامی و بیرونی شعرا شرکت کریں گے اور مشاعرہ کی نظامت [illegible]

2027 میں بھوجن سماج کے لوگ متحد ہو کر سماج وادی پارٹی کی حکومت بنائیں گے: مٹھائی لال بھارتی

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے ضلع صدر جے سنگھ جینت کی صدارت میں لکھنؤ ضلع کے ملیح آباد کے موہن روڈ کے رائل گارڈن میں دستور بچاؤ (PDA) جن پنچایت پروگرام منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مٹھائی لال بھارتی، سماج وادی بابا صاحب امبیڈکر واہنی کے قومی صدر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت، آئین اور تحفظات کی حفاظت کی ذمہ داری ہم سب بہوجن سماج کے کندھوں پر ہے۔ بی جے پی حکومت تحفظات پر ڈاکہ ڈال رہی ہے۔ بچوں کا مستقبل خطرے میں ہے۔ یہ آنے والی نسل کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے بہوجن سماج سے چوکس رہنے کی اپیل کی۔ بی جے پی حکومت بابا صاحب کے نظریات کو دبانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست اور ملک میں بی جے پی حکومت نے پوری معیشت کو تباہ کر دیا ہے۔ غریب اور کمزور طبقوں کے طلباء اور نوجوانوں کو بے روزگار کر دیا گیا ہے۔ مناسب تعلیمی نظام نہ ہونے سے طلبا کا مستقبل [illegible] چارج کیا اور انہیں زخمی کر دیا۔ آج، سماج وادی پارٹی کے قومی صدر شری اکھلیش یادو کو آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کے طور پر دوبارہ منتخب کرنے کے لیے ایک قرارداد پیش کی گئی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے موہن لال گنج کے ایم پی آر کے چودھری نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں آئین خطرے میں ہے۔ دلتوں اور پسماندہ طبقات کے تحفظات کو لوٹا جا رہا ہے اور کمزور کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی سڑکوں سے پارلیمنٹ تک پی ڈی اے برادری کے لیے لڑ رہا [illegible] صدر سی ایل ورما نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں بڑے پیمانے پر ظلم، زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے۔ ایس پی بابا صاحب امبیڈکر واہنی کے قومی جنرل سکریٹری راما بابو بھارتی سدرشن نے کہا کہ بہوجن سماج 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے ریاست بھر میں متحرک ہوگا۔ پی ڈی اے سوسائٹی کا اتحاد ہی آئین کی حفاظت کا واحد راستہ ہے۔ اس تقریب میں ریاستی نائب صدر سی ایل ورما، ضلع جنرل سکریٹری شبیر خان، سابق اسمبلی امیدوار سونو کنوجیا، سابق اسمبلی امیدوار راج بالا راوت، [illegible] موجود تھے۔